یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے روز روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا ممصولہ ڈاک

سالانہ.... ششماہی

اخبار مع رسالہ قانونی .. .. ۷... ۴ سے

صرف اخبار..... سے ۶... للعہ

طلباء اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق مے ۵... عا

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جاینگی اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاویگا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۳۵ | امرتسر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

سرحدی ہنگامے

تپہلے ہفتہ سرحدی واقعات کا سلسلہ اس خبر پر ختم ہوا تھا کہ سوات کے کل علاقہ میں امن ہے۔ مہمند کی مہم چند دنوں کے لئے ملتوی ہوگئی ہے اور آفریدی وادی پشاور کے قرب وجوار کو چھوڑ کر وادی کورم کے علاقہ سمانہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ ۱۴ ستمبر کو جمرود سے اسکی تصدیق میں مزید خبر موصول ہوئی کہ طوفان باد و باراں سے جو آفریدی لشکر منتشر ہوگیا تھا وہ پھر جمع ہوگیا ہے۔ اور سید اکبر (از قبیلہ اکاخیل) قاضی نور احمد (از قبیلہ ملک خیل) اور میر بشیر کی زیر کمان سلسلہ کوہ سمانا کیطرف گیا ہے۔ ان میں کمبر خیل۔ ملک دین خیل اکاخیل اور کوکی خیل شامل ہیں۔ یہ لشکر کمبر خیل اور بارہ ذکا خیلوں کی کچھ جمعیت بارہ کی نگرانی کے لئے چھوڑ گیا ہے کہ اگر نیزی فوج اچانک حملہ آور ہو کر ان کے علاقہ پر قابض نہ ہو سکے۔ یہ لشکر بخوبی مسلح بتایا جاتا ہے اور چھ دن کی خوراک ساتھ لیگیا ہے۔ جنرل سر بلڈ جو آجکل بالائی سوات میں ہیں ۲۲ ماہحال کو پشاور پہنچیں گے۔ آج صبح (۱۲ ستمبر) خیبر الفلون کی ایک کمپنی زیر کمان کپتان بارٹن چند خیر خواہ سرکار کوکی خیل دہقانیوں کو ساتھ لیکر درہ خیبر کا معاینہ کرنے گئی اور قلعہ ماڑ سے گذر کر قلعہ علی مسجد سے تین میل دور تک پہنچی اسے کسی جگہ دشمن کا کوئی نشان نہ ملا۔ قلعہ ماڑ تقریباً مسمار شدہ پایا گیا چھت بالکل جلی ہوئی تھی۔ کچی دیواروں پر گولیوں کے بیشمار نشان پائے گئے جن سے ظاہر ہے کہ محصورین پر بہت ہی سخت حملہ کیا گیا تھا۔

سمانا میں لڑائی

(از ہنگو ۱۳ ستمبر) غنیم کی بتعداد کثیر جمع ہونیکی خبر موصول ہونے پر جنرل بگز صاحب کمانڈر انچیف نے ۱۱ ستمبر کو نو بجے صبح کیوقت چند گورکھیوں کو تین گورکھہ کمپنیوں کی پناہ میں دشمن کی جمعیت کی دیکھ بھال کر رپورٹ کرنے کیلئے پہاڑیوں سے نیچے خواجہ کھدر (خضر) کیطرف روانہ کیا۔ اور گورکھہ فوجکی دو کمپنیوں کو روانگی کمک کیلئے عقب میں رکھا۔ ادھر دشمن نے بانبوہ کثیر دریا خانکی کے گذرگاہ کیطرف اترنا شروع کیا تو جرنیل نے گورکھوں کو واپس بلا لیا ایک بجے دوپہر تک دشمن کے ۲۲ جھنڈے اور تقریباً دو ہزار آدمی دریا کی طرف گذرے گورکھوں کے واپس آنے پر شاہو خیل پر دشمن کے حملہ روکنے کیلئے محفوظ مقام کی تلاش میں جرنیل صاحب سمانا کی چوٹی پر سے آگے بڑھے اور گوگرا پہاڑی پر قابض ہونے کیلئے دوسری پنجاب انفنٹری رجمنٹ کو پہلے روانہ کر دیا۔ یہ دیکھکر غنیم کے لشکر کے ایک حصہ نے لوٹنا شروع کر دیا اور رات کیوقت سرکاری فوج کے عقب پر بڑی تیزی سے حملہ کر کے سرکاری فوج سے گتھ گیا۔ سرکاری فوج کے چار گورکھہ قتل ۸ سات زخمی اور چار مفقود ہوگئے۔ دوم پنجاب انفنٹری کے ۴ سپاہی زخمی ہوئے۔ چند اونٹ جن پر راشن بار تھا لڑائی کے شور و شغب میں بے مہار ہو کر گم ہوگئے دشمن کا نقصان یقین کیا جاتا ہے بہت ہوا سرکاری فوج اسوقت مقام لکا پر قابض ہے اور جدھر ضرورت ہو بڑھنے کو تیار ہے عقب کی فوج نے ساری رات جاگتے بسر کی۔ صبح کے وقت ایک چھوٹا سا دستہ اس سامان کو جو راستہ میں رہگیا تھا حاصل کرنے کیلئے بھیجا گیا۔ دشمن نے جو تیرہ جھنڈوں کی جمعیت رکھتا تھا اسپر حملہ کیا۔ اسکے بعد فوج پہاڑی سمانا کے کنارہ کنارہ آگے کو بڑھی مگر کہیں پانی نہ ملنے کیوجہ سے ہنگو کو واپس آگئی۔ جو چار گورکھہ مفقود ہوگئے تھے وہ دوسرے دن واپس آگئے۔ آفریدیوں کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ علاقہ سمانا کی کل چوکیوں پر حملہ کر رہے ہیں۔ زخمی اچھی حالت میں ہیں۔ ڈیرہ جات کی کوہی بیٹری آج صبح یہاں پہنچگئی ہے۔ اس لڑائی کی متعلق سلسلہ سے سرکاری طور پر یہ خبر مشتہر کیگئی کہ ۱۱ کی رات کو دشمن نے نہایت ثابت قدمی سے جنرل ہیٹین بگز کی فوج پر عقب پر حملہ آور ہو کر دست بدست لڑائی شروع کی ہماری چھ سپاہی قتل اور سات زخمی ہوئے۔ دوسری گورکھہ پلٹن کا کپتان ختم شدہ گولی کی ضرب سے خفیف سا زخمی ہوا۔ دشمن کا بہت نقصان ہوا۔ صبح کیوقت تیرہ کمپنی فوج گمشدہ اونٹوں کی تلاش میں کمپ سے جس جگہ رات لڑائی ہوئی تھی گئی۔ وہاں دشمن بتعداد کثیر موجود تھا اسلئے دستہ واپس ہو کر باقی فوج میں آملا۔ سرکاری فوج قلت آب کیوجہ سے ۱۲ کی شام کو لکا سے ہنگو واپس آگئی۔ رات کے چار بجے پہاڑی کی چوٹی والی بجٹ پر غنیم نے بڑی تیزی سے حملہ کیا۔

(پشاور ۱۲ ستمبر) پل بدنی اور آدو زئی میں جو دستے مقیم تھے انکو کل شب قدر کیطرف بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے

اور کہا جاتا ہے کہ ۵ ستمبر کو مہمندیوں کے علاقہ پر پیش قدمی کیجائیگی مگر عام افواہ ہے کہ مہمندی شرائط اطاعت پیش کر رہے ہیں اور شاید اس وجہ سے پیشقدمی ملتوی ہو جائے۔ میجر جنرل الیس بمعہ سٹاف ۱۱ ستمبر کی شام کو یہاں سے شبقدر کو روانہ ہوئے۔ مہاراجہ سر پرتاب سنگھ (مہاراجہ جودھپور کے چچا اور مہتمم ریاست) بمعہ ۳۵ سواروں کے آج شام کو آدوزئی روانہ ہو گئے جہاں وہ امپیریل سروس فوج پیدل کو جا ملیں گے مسٹر مرک پولیٹیکل افسر مہم مہمند کے ماتحت صرف ایک اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر (جو غالباً مسٹر ٹرفیلڈ ہوں گے) رہیگا۔

قلعہ بارا سے ۱۱ ستمبر کو ایک دستہ فوج وادی بارا کے معائنہ کرنیکے لئے گیا غنیم نے اسپر گولیاں چلائیں جن سے ایک گھوڑا ہلاک ہوا۔

سرحد پر جس قدر گورا فوج موجود ہے اسمیں کارڈائیٹ بارود کے کارتوس تقسیم کئے گئے ہیں یہ کارتوس دمدم کے کارخانہ میں جو کلکتہ کے قریب ہی تیار ہو رہے ہیں۔

سول کا نامہ نگار ۱۱ ستمبر کو پشاور سے لکھتا ہے کہ دیسیوں میں افواہ ہے کہ مہمندی اور افریدی ضرور سخت مزاحمت کرینگے۔ ملا ہدی انگریزی پیش قدمی کو روکنے کے لئے مہمندیوں کو جمع کرنے کی بیحد کوشش کر رہا ہے آفریدی درہ خیبر کو چھوڑ کر انگریزی فوج کو تیراہ پر بڑھنے سے روکنے کیلئے سمانہ پر جمع ہو رہے ہیں۔ یہی نامہ نگار مسٹر فتحعلی کی تائید کرتا ہے کہ گو یہ درست نہیں کہ حج کی بندش ان فسادوں کی اکیلی وجہ ہے مگر اسمیں شک نہیں کہ اس ممانعت کا بھی سرحدیوں کو مشتعل کرنے میں کچھ کم دخل نہیں۔ افواہ قبائل کی ناراضگی کا ایک اور عجیب باعث بتایا جاتا ہے وہ یہ کہ آفریدی اور مہمندی ہماری اس بدعہدی سے ناراض ہو کر کہ ہمنے واقعہ بالا کہنڈ کے بعد سوات کے علاقہ پر چڑھائی کر دی برسرفساد ہو گئے ہیں انکا بیان ہے کہ سرکار انگریزی نے یہ چڑھائی صریح ۱۸۶۳ء کے معاہدہ کے برخلاف کی ہے جسمیں سواتیوں کی کامل آزادی کی ذمہ داری کی گئی تھی۔ اس سے اونکو اپنے علاقوں کی نسبت بھی اندیشہ پیدا ہو گیا سواتیوں کی شورش انکی رائے میں صرف ایک مذہبی معاملہ تھا اور سرکار کو اس سے چشم پوشی کرنا واجب تھا۔ نامہ نگار مذکور اس افواہ کو درج کرتے ہوئے ساتھ ہی یہ ریمارک اب پھر کرتا ہے کہ اس دفعہ عام افواہیں بالعموم بالکل ٹھیک نکلتی رہی ہیں۔ اسکے متعلق ناظرین یہ معلوم کر کے شاید اور زیادہ متحیر ہونگے کہ اس دفعہ شروع شروع میں جو افواہیں یہاں اڑتی رہی ہیں اسی زمانہ میں تقریباً ویسی ہی افواہیں ولایت میں عام مشہور ہو رہی تھیں چنانچہ اگست کے مہینہ میں پنجاب کی چھاؤنیوں اور شہروں میں (کہ گو بالکل غلط تھا) یہ عام چرچا تھا کہ ولایت سے کئی ہزار گورہ فوج منگوائی گئی ہے اور لارڈ رابرٹس کو جلد ہندوستان جانے کا حکم دیا گیا ہے بعینہٖ یہی چرچا اگست میں انگلستان کے کوچہ و بازار میں تھا۔

جرنیل ٹیمین بگڑ کی فوج پر حملہ ہونے سے پہلے سمانہ کی سرحدی چوکیوں کو ایک ایک ماہ کا راشن اور سامان حرب پہنچا دیا گیا تھا سلسلہ کوہ سمانہ مشرق ہی جنوب کیطرف جاتا ہے اسکے شمال میں خانکی وادی اور جنوب میں میران زئی وادی ہے خواجہ خضران دو وادیوں کے محل اتصال پر کوہاٹ اور ہنگو کے درمیان کوہاٹ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے شاہ خیل خواجہ خضر سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر دریائے خانکی کے قریب ہے۔ آفریدی غالباً بمقام خان گل پور جو قلعہ کیو گنڈی سے نیچے ہے اور کرمیوں سے آملے اور پھر کچھ حصہ وادی کے راستہ خضر کو ہو گیا اور باقی پہاڑیوں پر چڑھ کر سمانہ کے قلعوں پر حملہ آور ہوئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر آفریدیوں کے علاقہ پر وادی لیشاور اور کوہاٹ دونوں طرف سے حملہ کیا گیا تو انکو بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں رہیگا اور انگریزی فوج انکو انہیں کی پہاڑیوں میں محصور کر کے تباہ ڈالیگی مگر یہ خیال غلط ہے گو کوہ سفید اُن کے علاقہ کو ایک طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ گرد و اور نہایت آسان راستے بھاگنے کے اُن کے لئے کھلے ہوئے ہیں ایک مقام ڈاکہ ہے جو سرامقام جلال آباد کو جاتا ہے پس جبتک امیر صاحب کی افواج یا انگریزی فوج درہ خیبر سے گذر کر ان دونوں راستوں کی ناکہ بندی نہ کرے آفریدیوں کو محصور کرنا بالکل ناممکن ہے موجودہ تجویز کے مطابق اُن کے خاک پر حملہ ہونیکی صورت میں اگر انہوں نے اپنے میں تاب مقاومت نہ دیکھی تو وہ اپنا لنگر کھنگر اور ریوڑ وغیرہ لیکر بڑی آسانی کے ساتھ ان دونوں راستوں سے امیر صاحب کے علاقہ میں چلے جاوینگے۔

ہمارا معزز ہمعصر سیاسی اخبار ۵ ستمبر کے پرچہ میں منشی محمد سلطان (سابق یا خصتی) میر منشی دولت خداداد افغانستان کی رائے سے اتفاق ظاہر کر کے گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے کہ سرحدی قبائل گورنمنٹ کے جاہ و جلال سے جس کے چند ہفتوں میں اسقدر فوج سرحد پر جمع کر دی ہے کہ وہ نہ فقط کل سرحدی قبیلوں کی کافی سرکوبی بلکہ بشرط ضرورت افغانستان کو فتح کرنے کیلئے کفایت کرتی ہے اب بخوبی متخالف ہو گئے ہیں اور اُن پر اب چڑھائی کرنا خواہ مخواہ بیشمار مخلوق اور خزانہ کو برباد کرنا ہے۔ سرکار انگلشیہ جب معمول اپنی دریا دلی سے کام لیکر چند رسمی شرائط پر اُن کی خطا معاف کر دے۔ البتہ ملا لوگون اور ملکون سے جو ذاتی غرض و مفاد کیلئے ان تمام شورشون کے بانی مبانی ہوتے ہیں کوئی رعایت نہ کرے اور آئندہ کے لئے اُن کے وظیفے بند کر دے"۔

ہم ہمعصر موصوف کی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے اور نہ ہی کوئی اور شخص جس نے ان قبائل کی گذشتہ چند صدیوں کی تاریخ پر غور کیا ہوگا کبھی اس سے اتفاق کریگا۔ اکبر جہانگیر۔ شاہجہان۔ اورنگ زیب اور رنجیت سنگھ نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق ان سے نرم سے نرم اور سخت سے سخت سلوک کیا۔ مگر یہ کسی کے رام نہ ہوئے۔ جب موقعہ ملا یا کوئی اشتعال دلایا گیا وہ برسرفساد ہو گئے۔ یہ لوگ طبعاً آزادی پسند ہیں اور ان کے علاقہ کی قدرتی بناوٹ انکی آزادی کے قیام میں بڑی معاون ہے پس یہ صریح ناممکن ہے کہ خواہ ان سے کیسی رعایت کی جائے ان کے علاقہ میں گو ایک سپاہی حقیر اور ضعیف کیوں نہ ہو کچھ دخل ہی نہ کہا جائے اور ساتھ ہی امن قایم رہنے کی بھی توقع رکھی جائے۔ اس ہمیشہ کے خونخشے کا دو ہی طرح علاج ہو سکتا ہے یا تو ان سے بالکل قطع تعلق کر کے انکو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور جنگی سڑکوں کی تیاری یا درون کی محافظت الغرض کسی بہانہ سے بھی انکے علاقوں میں مداخلت نہ کیجائے اس صورت میں وہ اپنے حال میں مست رہیں گے اور غالباً انگریزی علاقہ پر کبھی یورش نہ کرینگے۔ یا ان علاقوں کو باقاعدہ ممالک محروسہ میں شامل کر کے رعایا کو بالکل نتھ کر دیا جائے خواہ اسکی تکمیل میں سکاٹ لینڈ کی طرح رعایا کا قتل عام کرنا اور اپنی کل طاقت و ہمت صرف کرنی پڑے ان میں سے کسی ایک کا اختیار کرنا امپیریل پالیسی سے تعلق رکھتا ہے اور امپیریل گورنمنٹ کو خارجہ معاملات میں کوئی مشورہ دینا حکمت بالغہ آموختن ہے وہ خود جیسی مصلحت سمجھے گی عمل کریگی۔

مہاراجہ پرتاب سنگھ کے ہمراہ جودھپور امپیریل سروس ٹروپس کے ۳۲ سوار اور تین افسر ہیں مہاراجہ پٹیالہ بھی بمعہ فوج سے اڈیکانگ کے ۱۱ ستمبر کو سرحد جاتے ہوئے لاہور سٹیشن پر انکا وداع کرنے گئے مگر اُن کو فرنگیانہ لباس میں دیکھکر انگشت بدندان ہو گئے مہاراجہ صاحب بہادر کے ہمراہیوں کے گھوڑے اتار کر اُن پیشل ٹرین پر گئے مہاراجہ صاحب جنرل الیس کے اڈیکانگ مقرر ہوئے ہیں مگر وہ خود اتنی اڈیکانگ ہمراہ لیگئے تھے کہ اسقدر جنرل کا کل اسٹاف بھی نہ تھا اس امر پر بعض انگریزی اخباروں نے بھی ریمارک کیا تھا اور غالباً جنرل موصوف نے بھی کچھ لکھا کیا ہوگا۔ الغرض خواہ کسی کے ایما سے یا خود بخود مہاراجہ صاحب نے تمام زاید ہمراہی دو تین دن ہوئے پشاور سے واپس بھیج دئے۔ اور صرف ایک اڈیکانگ اپنے ساتھ رکھ لیا۔

گورہ فوج کو تازہ ترکاری بہم پہنچانیکے لئے گورنمنٹ نے پڑہ جات کی سرحد پر ترکاریوں کی کاشت کیلئے نو باغ لگانے کا حکم صادر کئے ہیں۔

سرحدی فسادوں کی نسبت اخبار پایونیر تین خیالات پیش کرتا ہے جو لوگوں کے نزدیک اسکے حد کی خیرش کا باعث ہے اور پیران تینوں کی تردید کرتا ہے اول ترکوں کے انگلستان پر ناراض ہونے یا ترکوں کے تسلی فتح کرنیکے معاملات کی رائے میں سرحد کی قوموں کی شورش سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ سرحدی پٹھان ایسے نہیں ہیں جو انگلش پارلیمنٹ کی ایسی فتح تسلی سے باخبر رہنے کی تکلیف گوارا کریں اور نہ وہ اتنا ایثار کرنیکے ہی عادی ہیں کہ ترکی کی خاطر اپنے آپ کو خواہ مخواہ کی تکلیف میں ڈالیں دوم یہ خیال بھی ٹھیک نہیں معلوم ہوتا کہ امیر عبدالرحمن خان کا صدر کی شورش سے کچھ تعلق ہے کیونکہ پہلے تو یہ قریب قریب ناممکن نظر آتا ہے کہ عبدالرحمن خان خود پردہ کے پیچھے رہا ہو اور صرف پوشیدہ کارروائی کے ذریعہ سے تمام سرحد پر آگ لگانے کے عمال کیلئے جب امیر علیخان انگریزوں سے بگاڑ کر کے کابل سے بھاگا تھا اسوقت اس نے سرحدی قوموں کو برانگیختہ کرنے میں بڑی کوشش کی انکے دلوں میں جو اعتقادات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں وہ بیحد اور سلجھے ہوئے ہیں کہ انگریزوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں مگر کوئی مستعد فائدہ نہ ہوا اور اب جبکہ امیر عبدالرحمن خان اپنے آپ کو مخفی رکھنا چاہتا ہے اور اسوجہ سے اپنے مقصد کی ایسی وسیع اشاعت بھی نہیں کر سکتا کس طرح ہو سکتا ہے کہ تمام سرحدی قوموں کے بھڑکانے میں کامیاب ہوا ہو اور بالغرض اگر امیر ہی نے سرحد پر فساد مچانے کی تحریک کی ہے تو طبعاً دیکھنا پڑتا ہے کہ اسکا

ہمیں کیا فایدہ ہی اور کیا نقصان ہی - امیر عقلمند اور دور اندیش آدمی مشہور ہی جبکہ اس بات کے باور کرنے مین کہ آخر کار لڑائی کے بعد قومون کو سخت شکست اور بربادی نصیب ہوگی کسیکو بھی تامل نہین تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہی کہ امیر اسبارہ مین کوئی دوسری رای رکھتا ہوا جب وہ جانتا ہی کہ سرکار انگریزی ہی قومون کو لڑاکر سوای انہیں برباد کرنیکے کچھ فایدہ نہین اور اگر انگریزون کو یقین ہو جاوے کہ وہ لڑائی امیر صاحب کی تحریک سے ہوئی تھی تو پھر امیر صاحب کی سلطنت کی بھی خیر نہین تو پھر کس غرض سے امیر ایسی تحریک کا بانی ہو سکتا ہی کہ جسمین اسکا تخت و تاج بھی معرض خطر مین پڑ جائے - سوم اور آخری بات جو اس سرحدی سرکشی کیوجہ قرار دیجاتی ہی وہ بقول پاینیر رعایا گورنمنٹ ہند کی ایک بہت بڑی جماعت ہے جو سرحدی لوگون کو گورنمنٹ کی خلاف بھڑکاتی ہی اور انہین فساد پر آمادہ کرتی ہے بہت بڑی جماعت اسلیئے کہ چار سو میل کے علاقہ مین بدخواہی پھیلانے کیلئے کوئی بہت بڑا گروہ رعایا کا حضور فیصلہ کا ہونا چاہیئے جو حضور ممدوحہ کی گورنمنٹ کی خلاف جنگ چھیڑنیکی تحریک کرتا ہو پاینیر خود ہی اسکا جواب دیتا ہی کہ یہ ممکن نہین ہے کہ عرصہ سے کوئی ایسی جماعت اس کام پر متعین ہو اور سرکار کو اسکا پتہ نہ لگا جاوے اسلیئے یہ بات بھی غلط ہی اور علاوہ برین ثبوت ہی کہا جاتا ہے کہ ہندوستان مین ایسی ہیوغائی (غداری) موجود نہین ہی جو کسی بڑی جماعت کی گردنون کو معرض خطر مین ڈالے کم از کم (اگر کسی اور وجہ سے نہین تو) خود غرضی اور حفاظت ذاتی کے واسطے" اس آخری فقرہ کیلئے بھی پاینیر کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اس نے ہندوستانیونکی کسی بڑی جماعت کو غداری اور بیوفائی کرنیکے قابل نہین سمجھا خواہ وجوہات کچھ ہی ہون - بہرحال وہ بہت ہی فضول اور انکل پچو رائین جو شرد عمین صدی شورشون کیوجہ قرار دیجاتی نہین اب غائب ہوتی جاتی ہین اور گورنمنٹ کی مدبر بہت جلد صحیح حالات معلوم کرلینگے جن تک رہنمائی کرنے اور ایسے پیچیدہ معاملات کے وقت حکام کو بہترین راے دینے سے ہمین آگہی مدد کرنی چاہیئے مگر ہم اس قابل نہین ہین یا سمجھ نہین جاتے -

کلکتہ کا اخبار کیپٹل موجودہ سرحدی ہمون پر بحث کرتا ہوا ایک بات پتہ کی کہتا ہی - وہ لکھتا ہی کہ یہ یقینی امر ہے کہ جعلی فوجی اخراجات کے نقشے بنانے فرضی جانور اور گدام وغیرہ خریدنے اور غبن و خیانت کا جہانتک تعلق ہے یہ مہم بھی پہلی مہمون سے کسیطرح مختلف نہین ہوگی - ایک بنگالی بابو نے خود اقبال کیا ہی کہ میری تنخواہ صرف ۱۵ روپیہ ماہوار تھی مگر مین نے صرف خچرون کی خرید مین ایک پچھلی مہم مین تیس ہزار روپیہ کمایا تھا اس چھوٹے سے معاملہ مین چار پانچ ٹرانسپورٹ (فوجی) افسر اور کئی ٹھیکیدار وغیرہ وغیرہ شامل تھے منجملہ افسرون کے دو خالص انگریز تھے انہین سے ہر ایک نے ۴۰ - ۴۰ ہزار روپیہ پیدا کیا - ایک انگریز افسر نے البتہ کمال ایمانداری دکھلائی وہ سر سی پیرتک قندھار مین ڈیوٹی پر رہا تھا مگر اس نے حرام کی کمائی سے ایک پیسہ لینا پسند نکیا - وہ ابھی پچھلے دنون مستعفی ہوا ہی وہ چاہتا تو اپنا تمام قرضہ بیباق کر دیتا اور جبتک مرضی ہوتی فوجی ملازمت بھی کرتا رہتا لیکن اوس نے روپیہ پر دیانتداری کو ترجیح دی" - اس اقتباس سے ہماری غرض بعض خاین افسرون کی کرتوت ظاہر کرنیکی نہین ہی فوجی غبن و تغلبات سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہی - بلکہ ہم یہ جتانا چاہتے ہین کہ فوجی اخراجات ایسی بے احتیاطی اور دریا دلی سے اور ایسی افراتفری مین کئے جاتے ہین کہ انگریز لوگ بھی جو بالعموم دیانت پسند ہوتے ہین بمشکل اپنی دیانت داری کو قایم رکھ سکتے ہین - فوجی مہمون کے جایز خرچ بھی ملک کے خزانہ کو خالی کرنیکے لئے کیا تھوڑے ہین کہ ذمہ دار حکام اپنی لاپروائی سے موئے پر اور سود رسے لگانیکا کام کر رہے ہین - گورنمنٹ کا اور انکا اہم فرض ہی کہ جہانتک ممکن ہو پیلک کے روپیہ کو اس طرح سے برباد نہ ہونے دین -

دوسری لڑائی

جنرل ہیٹین بگز کی فوج جو وقت لنڈی کوتل سے واپس آئی اسوقت آفریدی اور اورکزئی سپاہ کے مختلف قلعون پر حملہ کر رہی تھے چنانچہ ۱۲ ار کی صبح کو ایکہزار اورکزیون نے قلعہ ساراگری پر جسمین ۳۶ سکھ پلٹن کے صرف ۱۴ ار آدمی تھے حملہ کر کے اسے فتح کر لیا محصورین ۶½ گھنٹہ کامل مقابلہ کرتے رہے غنیم دیوارین سوراخ کر کے اور سیڑھیان لگا کر قلعہ مین داخل ہوا اور کل سرکاری سپاہیونکو قتل کر دیا - سکھ کہا جاتا ہی بڑی دلاوری سے لڑے ایک سکھ نے ۲۰ سرحدیون کو قتل کیا - تاریا بر آخری وقت تک برابر خبرین بھیجتا رہا جسے پٹھانون نے رحم کھا کر زندہ رہنے دیا - اس قلعہ کے ساتھ ہی گلستان اور قلعہ لوکہارٹ پر بھی حملہ کیا گیا تھا آخر الذکر کی امداد کیلئے ۱۳ ستمبر کو ہنگو سے ۴ توپین اور ۵ دستہ وار روانہ کئے گئے اور اسی تاریخ آدھی رات کو جنرل صاحب بذات خود گلستان کی کمک کو روانہ ہوئے - ۱۳ ستمبر کو سمانا مین آفریدیون اور اورکزیون

بالای سوات

جنرل جعفری مہم مالاکہنڈ کی فوج کا ایک بریگیڈ ٹلیکر ۱۴ ار کو بلا مزاحمت درہ رامبت کے شمالی دہن تک پہنچ گئے - مگر رات کے وقت گردونواح سے کامل چھ گھنٹے آن کے کیمپ پر گولیان پڑتی رہین - دو یورپین لفٹنٹ ہلاک اور ایک سخت زخمی ہوا - ایک دیسی حوالدار اور ایک اردلی بھی ہلاک ہوا - اور پانچ سپاہی زخمی ہوئے - ۴۵ - گھوڑے اور خچرین ضایع ہوئین - مہم شبقدر کی وہ فوج جو جنرل ایلس کے ماتحت ہی ۵ اکو گنڈاؤ نالہ کے راستہ آگے بڑھی - ملاکنڈ ڈاگنڈاؤ مین بتایا جاتا ہے - اس تاریخ فوج گہاٹی کراپاتک بلا مزاحمت پہنچی راستہ میدانی علاقون کے اونٹون کے لئے خراب ہی -

خیبر رایفل کے شنواری سپاہی جو لنڈی کوتل کی فوج کا ایک حصہ تھے - بمعہ رایفلون کے ۴ ستمبر کو جمرود پہنچ گئے ان کے صوبہ دار کا نام خواص خان ہے - وہ لنڈی کوتل کے محاصرہ مین سخت زخمی ہوا تھا مگر کمال دلاوری سے اپنی فوج کے ساتھ پیدل چلا آیا - زخمی ہونے کے بعد بھی وہ کئی گھنٹون تک اپنے سپاہیون کو حملہ آورون کا مقابلہ کرنے کے لئے دلیری دیتا رہا - وہ اور اسکے سپاہی مقام نواگی کے شنواری ہین - وہ ابتک آفریدیون کی اس دھمکی کیوجہ سے واپس نہین آئے تھے کہ اگر تم گئے تو تمہارے دیہات جلا دیئے جائین گے - علاوہ برین وفادار سپاہی اپنے زخمی صوبیدار کو پیچھے چھوڑ آنا نہین چاہتے تھے - جمرود کی فوج نے بڑی خوشی سے اسکی مشایعت کی -

اور کہا جاتا ہے کہ وہ اس کو مہمندیوں کے علاقہ پر پیش قدمی کیجائیگی مگر عام افواہ ہے کہ مہمندی شرائط اطاعت پیش کر رہے ہیں اور شاید اس وجہ سے پیشقدمی ملتوی ہو جائے۔ میجر جنرل الیس بمعہ سٹاف ۱۱ کی شام کو یہاں سے شبقدر کو روانہ ہوئے۔ مہاراجہ سر پرتاب سنگھ (مہاراجہ جودھپور کے چچا اور مہتمم ریاست) بمعہ ۲۵ سواروں کے آج شام کو آدوزئی روانہ ہو گئے جہاں وہ امپیریل سروس فوج پیدل کو جا ملیں گے۔ مسٹر مرک پولیٹیکل افسر مہم مہمند کے ماتحت صرف ایک اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر (جو غالباً مسٹر اڈفیلڈ ہونگے) رہیگا۔

قلعہ بارا سے ۱۱ کو ایک دستہ فوج وادی بارا کے معائنہ کرنیکے لئے گیا غنیم نے اسپر گولیاں چلائیں جن سے ایک گھوڑا ہلاک ہوا۔

سرحد پر جس قدر گورا فوج موجود ہے اسمیں کارڈائیٹ بارود کے کارتوس تقسیم کئے گئے ہیں یہ کارتوس دمدم کے کارخانہ میں جو کلکتہ کے قریب ہی تیار ہو رہے ہیں۔

سول کا نامہ نگار ۱۱ ستمبر کو پشاور سے لکھتا ہے کہ دیسیوں میں افواہ ہے کہ مہمندی اور افریدی ضرور سخت مزاحمت کرینگے۔ ملا ہدی انگریزی پیش قدمی کو روکنے کے لئے مہمندیوں کو جمع کرنے کی سعی کوشش کر رہا ہے آفریدی درہ خیبر کو چھوڑ کر انگریزی فوج کو شاہراہ پر بڑھنے سے روکنے کیلئے سمانہ پر جمع ہو رہے ہیں۔ یہی نامہ نگار مسٹر فتحعلی کی تائید کرتا ہے کہ گو یہ درست نہیں کہ حج کی بندش ان فسادیوں کی اکیلی وجہ ہے مگر اسمیں شک نہیں کہ اس ممانعت کا بھی سرحدیوں کو مشتعل کرنے میں کچھ کم دخل نہیں۔ افواہ قبائل کی ناراضگی کا ایک اور عجیب باعث بتایا جاتا ہے وہ یہ کہ آفریدی اور مہمندی ہماری اس بدعہدی سے ناراض ہوئے کہ ہمنے واقعہ بالا کہنڈ کے بعد سوات کے علاقہ پر چڑھائی کر دی پر سرفساد ہو گئے ہیں انکا بیان ہے کہ سرکار انگریزی نے یہ چڑھائی صریح ۱۸۶۳ء کے معاہدہ کے برخلاف کی ہے جسمیں سواتیوں کی کامل آزادی کی ذمہ داری کیگئی تھی۔ اس سے اونکو اپنے علاقوں کی نسبت بھی اندیشہ پیدا ہو گیا۔ سواتیوں کی شورش انکی رائے میں صرف ایک مذہبی معاملہ تھا اور سرکار کو اس سے چشم پوشی کرنا واجب تھا۔ نامہ نگار مذکور اس افواہ کو درج کرتے ہوئے ساتھ ہی یہ ریمارک اب پھر کرتا ہے کہ اس دفعہ عام افواہیں بالعموم بالکل ٹھیک نکلتی رہی ہیں۔ اسکے متعلق ناظرین یہ معلوم کر کے شاید اور زیادہ متحیر ہونگے کہ اس دفعہ شروع شروع میں جو افواہیں یہاں اڑتی رہی ہیں اسی زمانہ میں تقریباً ویسی ہی افواہیں ولایت میں عام مشہور ہو رہی تھیں چنانچہ اگست کے مہینہ میں پنجاب کی چھاؤنیوں اور شہروں میں (گو بالکل غلط تھا) یہ عام چرچا تھا کہ ولایت سے کئی ہزار گورہ فوج منگوائی گئی ہے اور لارڈ رابرٹس کو جلد ہندوستان جانے کا حکم ہو گیا ہے یہی چرچا اگست میں انگلستان کے کوچہ و بازار میں تھا۔

جنرل ٹیمین بگزئی فوج پر حملہ ہونے سے پہلے سمانہ کی سرحدی چوکیوں کو ایک ایک ماہ کا راشن اور سامان حرب پہنچا دیا گیا تھا یہ سلسلہ کوہ سمانہ مشرق سے جنوب کیطرف جاتا ہے اسکے شمال میں خانکی وادی اور جنوب میں میران زئی وادی ہے خواجہ خضران دو وادیوں کے محل اتصال پر کوہاٹ اور ہنگو کے درمیان کوہاٹ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے شاہ خیل خواجہ خضر سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر دریا خانکی کے قریب ہے۔ آفریدی غالباً بمقام خان گل پور جو قلعہ کیو گنڈی سے نیچے ہے اور کک زیوں سے آملے اور پھر کچھ حصہ وادی کے راستہ خضر کو ہو گیا اور باقی پہاڑیوں پر چڑھ کر سمانہ کے قلعوں پر حملہ آور ہوئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر آفریدیوں کے علاقہ پر وادی پشاور اور کوہاٹ دونوں طرف سے حملہ کیا گیا تو انکو بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں رہیگا اور انگریزی فوج انکو انہیں کی پہاڑیوں میں محصور کر کے یہاں ڈالیگی مگر یہ خیال غلط ہے گو کوہ سفید اُن کے علاقہ کو ایک طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ گردو اور نہایت آسان راستے بھاگنے کے اُن کے لئے کھلے ہوئے ہیں ایک مقام ڈاکہ ہے جو سرحد مقام جلال آباد کو جاتا ہے پس جبتک امیر صاحب کی افواج یا انگریزی فوج درہ خیبر سے گذر کر ان دونوں راستوں کی ناکہ بندی نہ کرے آفریدیوں کو محصور کرنا بالکل ناممکن ہے موجودہ تجویز کے مطابق اُن کے ملک پر حملہ ہونیکی صورت میں اگر انہوں نے اپنے میں تاب مقاومت نہ دیکھی تو وہ اپنا لنگر کھنگر اور ریوڑ وغیرہ لیکر بڑی آسانی کے ساتھ ان دونوں راستوں سے امیر صاحب کے علاقہ میں چلے جاوینگے۔

ہمارا معزز ہمعصر سیاسی اخبار ۵ ستمبر کے پرچہ میں منشی محمد سلطان (سابق یارخصتی) میر منشی دولت خداداد افغانستان کی رائے سے اتفاق ظاہر کر کے گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے کہ سرحدی قبائل گورنمنٹ کے جاہ و جلال سے جس کے چند ہفتوں میں اسقدر فوج سرحد پر جمع کر دی ہے کہ وہ نہ فقط کل سرحدی قبیلوں کی کافی سرکوبی بلکہ بشرط ضرورت افغانستان کو فتح کرنے کیلئے کفایت کرتی ہے اب بخوبی متخالف ہو گئے ہیں اور اُن پر اب چڑھائی کرنا خواہ مخواہ بیشمار مخلوق اور خزانہ کو برباد کرنا ہے۔ سرکار انگلشیہ حسب معمول اپنی دریا دلی سے کام لیکر چند رسمی شرائط پر اُن کی خطا معاف کر دے۔ البتہ ملا لوگون اور ملکون سے جو ذاتی غرض و مفاد کیلئے ان تمام شورشون کے بانی مبانی ہوتے ہیں کوئی رعایت نہ کرے اور آئندہ کے لئے اُن کے وظیفے بند کر دے"۔

ہم ہمعصر موصوف کی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے اور نہ ہی کوئی اور شخص جس نے ان قبائل کی گذشتہ چند صدیوں کی تاریخ پر غور کیا ہوگا کبھی اس سے اتفاق کریگا۔ اکبر جہانگیر۔ شاہجہان۔ اورنگ زیب اور رنجیت سنگھ نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق ان سے نرم سے نرم اور سخت سے سخت سلوک کیا۔ مگر یہ کسی کے رام نہ ہوئے۔ جب موقعہ ملا یا کوئی اشتعال دلایا گیا وہ برسرفساد ہو گئے۔ یہ لوگ طبعاً آزادی پسند ہیں اور ان کے علاقہ کی قدرتی بناوٹ انکی آزادی کے قیام میں بڑی مؤید ہے پس صریح ناممکن ہے کہ خواہ ان سے کیسی رعایت کی جائے ان کے علاقہ میں کوئی کمپنی حقیر اور خفیف کیوں نہ ہو کچھ دخل بھی نہ کہا جائے اور ساتھ ہی ہمن قایم رہنے کی بھی توقع رکھی جائے۔ اس ہمیشہ کے خرخشے کا دو ہی طرح علاج ہو سکتا ہے یا تو ان سے بالکل قطع تعلق کر کے انکو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور جنگی سڑکوں کی تیاری یا درہ کی محافظت الغرض کسی بہانہ سے بھی انکے علاقوں میں مداخلت نہ کیجائے اس صورت میں وہ اپنے حال میں مست رہیں گے اور غالباً انگریزی علاقہ پر کبھی یورش نہ کرینگے۔ یا ان علاقوں کو باقاعدہ ممالک محروسہ میں شامل کر کے رعایا کو بالکل نتھ کر دیا جائے خواہ اسکی تکمیل میں سکاٹ لینڈ کی طرح رعایا کا قتل عام کرنا اور اپنی کل طاقت و ہمت صرف کرنی پڑے ان میں سے کسی ایک کا اختیار کرنا امپیریل پالیسی سے تعلق رکھتا ہے اور امپیریل گورنمنٹ کو خارجہ معاملات میں کوئی مشورہ دینا حکمت بالقمان آموختن ہے وہ خود جیسی مصلحت سمجھے گی عمل کریگی۔

مہاراجہ پرتاب سنگھ کے ہمراہ جودھپور امپیریل سروس ٹروپس کے ۳۲ سوار اور تین افسر ہیں مہاراجہ پٹیالہ بھی بمعہ فوج سے ایڈیکانگ کے ۱۱ ستمبر کو سرحد جاتے ہوئے لاہور سے گذرے کئی خالصہ سردار لاہور سٹیشن پر انکا دیدار کرنے گئے مگر ان کو فرنگیانہ لباس میں دیکھ کر انگشت بدندان ہو گئے مہاراجہ صاحب بہادر کے ہمراہیوں کے گھوڑے اتوار کے دن پیشل ٹرین پر گئے مہاراجہ صاحب جنرل الیس کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے ہیں مگر وہ خود اپنے ایڈیکانگ ہمراہ لیگئے ہیں کہ امتعدد جنرل بالکل اٹیچ ہی نہ تھا اس معاملہ پر بعض انگریزی اخباروں نے بھی ریمارک کیا تھا اور غالباً جنرل موصوف نے بھی کچھ ایسا ہی کیا ہوگا۔ الغرض خواہ کسی کے ایما سے یا خود بخود مہاراجہ صاحب نے تمام زاید ہمراہی دو تین دن ہوئے پشاور سے واپس بھیج دئے۔ اور صرف ایک ایڈیکانگ اپنے ساتھ رکھ لیا۔

گورہ فوج کو تازہ ترکاری بہم پہنچانیکے لئے گورنمنٹ نے پڑہ جات کی سرحد پر ترکاریوں کی کاشت کیلئے نو باغ لگانے کا حکم صادر کئے ہیں۔

سرحدی فسادوں کی نسبت اخبار پایونیر مسٹر ولیمز جو ہانے پیش کرتا ہے جو لوگوں کے نزدیک سرحد کی خیریت کا باعث ہے اور پہلے تینوں کی تردید کرتا ہے اول ترکوں کے انگلستان پر ناراض ہونے یا ترکوں کے تھسلی فتح کرنیکے معاملات کو بھی رائے میں سرحد کی قوموں کی شورش سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ سرحدی پٹھان ایسے نہیں ہیں جو انگلش پارلیمنٹ کی رائے فتح تھسلی سے باخبر رہنے کی تکلیف گوارا کریں اور نہ وہ اتنا ایثار کرنیکے عادی ہیں کہ ٹرکی کی خاطر اپنے آپ کو خواہ مخواہ کی تکلیف میں ڈالیں دوم یہ خیال بھی ٹھیک نہیں معلوم ہوتا کہ امیر عبدالرحمن خان کا سرحد کی شورش سے کچھ تعلق ہے کیونکہ پہلے تو یہ قریب قریب ناممکن نظر آتا ہے کہ عبدالرحمن خان خود پردہ کے پیچھے رہکر اور صرف پوشیدہ کارروائی کے ذریعہ سے تمام سرحد پر آگ لگا سکے علاوہ بریں شیر علیخان انگریزوں سے بگاڑ کر کے کابل سے بھاگا تھا اسلئے اس نے سرحدی قوموں کو برانگیختہ کرنے میں بڑی کوشش کی انکے مذہبی اعتقادات کو حرکت دیگئی انہیں روپیہ اور سلحہ سے مدد دیگئی کہ انگریزوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں مگر کوئی معتدبہ فایدہ نہ ہوا اور اب جبکہ امیر عبدالرحمن خان اپنے آپ کو مخفی رکھنا چاہتا ہے اور اسوجہ سے اپنے مقصد کی ایسی وسیع اشاعت بھی نہیں کر سکتا کس طرح ہو سکتا ہے کہ تمام سرحدی قوموں کے بھڑکانے میں کامیاب ہوا ہو اور بالعرض اگر امیر ہی نے سرحد پر فساد مچانے کی تحریک کی ہے تو طبعاً دیکھنا پڑتا ہے کہ اسکا

اسمین کیا فایدہ ہی اور کیا نقصان ہی - امیر عقلمند اور دور اندیش آدمی مشہور ہی جبکہ اس بات کے باور کرنے مین کہ آخر کار لڑائی کے بعد قومون کو سخت شکست اور بربادی نصیب ہوگی کسیکو بھی تامل نہین تو پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہی کہ امیر اسبارہ مین کوئی دوسری رای رکھتا ہوا ور جب وہ جانتا ہی کہ سرکار انگریزی ہی قومون کو لڑاکر سوای انہین برباد کرنیکے کچھہ فایدہ نہین اور اگر انگریزون کو یقین ہو جاوے کہ وہ لڑائی امیر صاحب کی تحریک سے ہوئی تھی تو پھر امیر صاحب کی سلطنت کی بھی خیر نہین تو پھر کس غرض سے امیر ایسی تحریک کا بانی ہوسکتا ہی کہ جسمین اسکا تخت و تاج بھی معرض خطر مین پڑجاوے - سوم اور آخری بات جو اس سرحدی سرکشی کیوجہ قرار دیجاتی ہی وہ بقول پاونیر یہ ہی کہ گورنمنٹ ہند کی ایک بہت بڑی جماعت ہے جو سرحدی لوگون کو گورنمنٹ کی خلاف بھڑکاتی ہی اور انہین فساد پر آمادہ کرتی ہے بہت بڑی جماعت اسلیئے کہ چار سو میل کے علاقہ مین بدخواہی پھیلانے کیلئے کوئی بہت بڑا گروہ رفقا یا حضور قیصر منیر کا ہونا چاہیئے جو حضور ممدوحہ کی گورنمنٹ کی خلاف جنگ چھیڑنیکی تحریک کرتا ہو پاونیر خود ہی اسکا جواب دیتا ہی کہ ممکن نہین ہے کہ عرصہ ہی کوئی ایسی جماعت اس کام پر متعین ہو اور سرکار کو اسکا پتہ نہ لگجاوے اسلیئے یہ بات بھی غلط ہی اور علاوہ برین ذوق سے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان مین ایسی بیوفائی (غداری) موجود نہین ہی جو کسی بڑی جماعت کی گردنون کو معرض خطر مین ڈالے کم از کم (اگر کسی اور وجہ سے نہین تو) خود غرضی اور حفاظت ذاتی کے واسطے" اس آخری فقرہ کیلیے بھی پاونیر کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اس نے ہندوستانیونکی کسی بڑی جماعت کو غداری اور بیوفائی کرنیکے قابل نہین سمجھا خواہ وجوہات کچھ ہی ہون - بہرحال وہ بہت ہی فضول اور اٹکل پچو رائین جو شرو عمین سرحدی شورشون کیوجہ قرار دیجاتی تھین اب غائب ہوتی جاتی ہین اور گورنمنٹ کو مدد بہت جلد صحیح حالات معلوم کرلینگے جن تک رہنمائی کرنے اور ایسے پیچیدہ معاملات کے وقت حکام کو بہترین رای دینے سے ہمین آنکی مدد کرنی چاہیئے مگر ہم اس قابل نہین ہین یا سمجھہ نہین جاتے -

کلکتہ کا اخبار کیپٹل موجودہ سرحدی ہمون پر بحث کرتا ہوا ایک بات پتہ کی کہتا ہی - وہ لکھتا ہی کہ یہ یقینی امر ہے کہ جعلی فوجی اخراجات کے نقشے بنانے فرضی جانور اور گدام وغیرہ خریدنے اور غبن و خیانت کا جہانتک تعلق ہے یہ مہم بھی پہلی مہمون سے کسیطرح مختلف نہین ہوگی - ایک بنگالی بابو نے خود اقبال کیا ہی کہ میری تنخواہ صرف ۱۵ روپیہ ماہوار تھی مگر مین نے صرف خچرون کی خرید مین ایک پہلی مہم مین تیس ہزار روپیہ کمایا تھا اس چھوٹے سے معاملہ مین چار پانچ ٹرانسپورٹ (فوجی) افسر اور کئی ٹھیکہ دار وغیرہ وغیرہ شامل تھے منجملہ افسرون کے دو مخلص انگریز تھے انمین سے ہر ایک نے ۴۰۰۰ ہزار روپیہ پیدا کیا - ایک انگریز افسر نے البتہ کمال ایمانداری دکھلائی وہ سر سے پیر تک قرضہ مین ڈوبا ہوا تھا مگر اس نے حرام کی کمائی سے ایک پیسہ لینا پسند نکیا - وہ ابھی پچھلے دنون مستعفی ہوا ہی وہ چاہتا تو اپنا تمام قرضہ بیباق کردیتا اور جبتک مرضی ہوتی فوجی ملازمت بھی کرتا رہتا لیکن اوس نے روپیہ پر دیانتداری کو ترجیح دی" - اس اقتباس سے ہماری غرض بعض نخاین افسرون کی کرتوت ظاہر کرنیکی نہین ہی فوجی غبن و تغلبات سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہی - بلکہ ہم یہ جتانا چاہتے ہین کہ فوجی اخراجات ایسی بے احتیاطی اور دریا دلی سے اور ایسی افراتفری مین کئے جاتے ہین کہ اگر یہ لوگ بھی جو بالعموم دیانت پسند ہوتے ہین بمشکل اپنی دیانت داری کو قایم رکھہ سکتے ہین - فوجی مہمون کے جایز خرچ بھی ملک کے خزانہ کو خالی کرنیکے لئے کیا تھوڑے ہین کہ ذمہ دار حکام اپنی لاپروائی سے موئے پر اور سو درے لگانیکا کام کررہے ہین - گورنمنٹ کا اور انکا اہم فرض ہی کہ جہانتک ممکن ہو پلیگ کے روپیہ کو اس طرح سے برباد نہ ہونے دین -

دوسری لڑائی

جنرل ہیین بگز کی فوج جو وقت لنگر سے واپس آئی اسوقت آفریدی اور اورکزئی سہاک کے مختلف قلعون پر حملہ کررہی تھے چنانچہ ۱۲ کی صبح کو ایکہزار اورکزیون نے قلعہ سارگری پر جسمین ۳۶ سکھ پلٹن کے صرف ۱۴ آدمی تھے حملہ کرکے اسے فتح کرلیا - محصورین ۶½ گھنٹہ کامل مقابلہ کرتے رہے غنیم دیوارین سر انجام کرکے اور سیڑھیان لگاکر قلعہ مین داخل ہوا اور کل سترہ سپاہیونکو قتل کردیا - سکھ کہا جاتا ہی بڑی دلاوری سے لڑے ایک سکھ نے ۲۰ سرحدیون کو قتل کیا - تاربابو آخری وقت تک برابر خبرین بھیجتا رہا جسے پٹھانون نے رحم کھاکر زندہ رہنے دیا - اس قلعہ کے ساتھہ ہی گلستان اور قلعہ لوکہارٹ پر بھی حملہ کیا گیا تھا آخر الذکر کی امداد کیلیے ۱۳ ستمبر کو ہنگو سے ۴ توپین اور ۵ دستہ سوار روانہ کئے گئے اور اسی تاریخ آدھی رات کو جنرل صاحب بذات خود گلستان کی کمک کو روانہ ہوئے - ۱۳ ستمبر کو سہاک مین آفریدیون اور اورکزیون کی کل تعداد ۴۷ ہزار کے قریب تھی - جنرل موصوف نے راستہ مین گوگرا پہاڑی پر سے دشمن کو منتشر کردیا اس لڑائی مین ایک گورکھہ قتل اور ۵ زخمی ہوئے - پھر قلعہ سارا گرہی کو دشمن سے چھڑالیا - اس معرکہ مین غنیم کا بہت نقصان ہوا اسکے بعد ۱۴ ستمبر کو ۱۰ بجے کے قریب قلعہ لوکہارٹ کو مخ کرکے دشمن کے محاصرہ سے نجات دلوائی اور وہ بوجہ شام کو گلستان پہنچ گئے وہان سے بھی دشمن کو پیچھے ہٹادیا - گلستان کے قریب سرکاری توپخانہ نے دو میل کے فاصلہ سے سرحدیون کو بڑی کامیابی کے ساتھ منتشر کیا اور کل علاقہ سماکو دشمن سے خالی کرالیا - ۱۴ ستمبر کو سرحد پر کل سرکاری فوج ۵۹ ہزار سپاہی اور نوے توپین تھین -

بالائی سوات کے خوانین جہاروکہار انگریزی فوج کو ہر طرح سے امداد دے رہے ہین - قلعہ بارا سے ۱۳ ستمبر کو سوارون کے دستے غنیم کا تعاقب کرکے پانچ کو گرفتار کرلیا -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ چند ہفتے ہوئے جب انگلو انڈین اخبارات زور دے رہے تھے کہ امیر صاحب کو اپنی وفاداری کا ثبوت دینے کے لئے انگریزی گورنمنٹ کو فوجی مدد اس طریق سے دینی چاہیے کہ وہ افغانی علاقہ سے سرحدیون پر حملہ کردین تو ہمنے رائے ظاہر کی تھی کہ ایسی امداد طلب کرنیکا نہ گورنمنٹ کے منصب حاصل ہے اور نہ ایسی مدد مانگنا یا اسکی توقع رکھنا اسکی شان کے شایان - ۱۵ ستمبر کے سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا ولایتی نامہ نگار بھی اس بارہ مین ہمسے اتفاق رائے کرتا ہے وہ لکھتا ہے کہ "نواب وائسرائے کیلیے اس سے بڑھکر موجب خفت کوئی امر ہو ہی نہین سکتا کہ وہ انگریزی قلعون کو سرحدیون سے پھر فتح کرنے کے لئے امیر صاحب کی امداد کی توقع کرین"

پشاور مین کچھہ دنون سے افواہ مشہور تھی کہ افغانی فوج دریاء کابل کے راستہ مہمندیون کی مدد کیلئے چلی آرہی ہے مگر اب اسکی کامل تردید ہوگئی ہے -

بالائی سوات کی وہ فوج جس سے مہمند علاقہ پر شمال مشرق کیطرف سے حملہ کیا جانیوالا ہے ۱۴ کو درہ رامبت کے دہانہ تک پہنچ گئی -

وزیرستان مین کوئی قابل تذکرہ کارروائی نہین ہورہی - سرکاری فوج ہزار ہزار دو دو ہزار کے دستون مین مختلف دیہات پر یورش کرکے انکو تاخت تاراج کررہی ہے چنانچہ اس ہفتہ سدا خان باتنی فساد کے گاؤن دادم کو جسے سکنای دیہ خالی چھوڑکر بھاگ گئے تھے لوٹا گیا -

مہاراجہ گوالیار اپنی ٹرانسپورٹ پلٹن کو خوشحال گڈھ تک پہنچاکر واپس آگئے ہین واپسی کے وقت مہاراجہ صاحب موصوف دو تین دن کے لئے لاہور مین دیوان لچھمنداس کے مہمان رہے -

بالای سوات

جنرل جیفری مہم مالاکہنڈ کی فوج کا ایک بریگیڈ ٹلیکر ۱۴ کو بلامزاحمت درہ رامبت کے شمالی دہن تک پہنچ گئے - مگرات کے وقت گردونواح سے کافی جمعیت انکے کیمپ پر گولیان پھینکتی رہین - دو یورپین لفٹنٹ ہلاک اور ایک سخت زخمی ہوا - ایک دیسی حوالدار اور ایک اردلی بھی ہلاک ہوا - اور پانچ سپاہی زخمی ہوئے - ۴۵ - گھوڑے اور خچرین ضایع ہوئین - مہم شبقدر کی وہ فوج جو جنرل الیس کے ماتحت ہی ۱۵ کو گنڈاؤنالہ کے راستہ آگے بڑھی - ملاہا ڈاگنڈاؤ مین بتایا جاتا ہے - اس تاریخ فوج گہاٹی کرا پاس تک بلامزاحمت پہنچی راستہ میدانی علاقون کے اونٹون کے لئے خراب ہی -

خیبر رایفل کے شنواری سپاہی جو لنڈی کوتل کی فوج کا ایک حصہ تھے - بمعہ رایفلون کے ۴ ستمبر کو جمرود پہنچ گئے اُن کے صوبہ دار کا نام خواص خان ہے - وہ لنڈی کوتل کے محاصرہ مین سخت زخمی ہوا تھا مگر کمال دلاوری سے اپنی فوج کے ساتھہ پیدل چلا آیا - زخمی ہونے کے بعد بھی وہ کئی گھنٹون تک اپنے سپاہیون کو حملہ آورون کا مقابلہ کرنے کے لئے دلیری دیتا رہا - وہ اور اسکے سپاہی مقام نواگی کے شنواری ہین - وہ ابتک آفریدیون کی اس دھمکی کیوجہ سے واپس نہین آئے تھے کہ اگر تم گئے تو تمہارے دیہات جلادیے جائینگے - علاوہ برین وفادار سپاہی اپنے زخمی صوبیدار کو پیچھے چھوڑ آنا نہین چاہتے تھے - جمرود کی فوج نے بڑی خوشی سے انکی مشایعت کی -

(پشاور ۱۶ ستمبر) سوات کا دستہ فوج ۱۵ کو ناواگئی پہنچ گیا ہوگا۔ جو ستر میل کے فاصلہ پر ہے۔
یہ فوج امید ہے ۱۴ ستمبر کو بھندی علاقہ سے ہوتی ہوئی پشاور پہنچ جاویگی۔ مہم بھمند کے لئے
ایک میکسم توپ سولھویں رسالہ کے چند سوار دنکی نگرانی میں شبقدر کو بھیجی گئی تھی مگر پشاور پہنچنے پر ایک
گھوڑا بیمار ہوگیا اور اُسے وہیں چھوڑ دیا گیا وہ تھوڑی دیر میں مرگیا اور معاینہ طبی سے معلوم ہوا کہ اُسے
کلیسنڈر کی بیماری تھی اُسیوقت کل گھوڑوں کا معاینہ کیا گیا اور ایک اور گھوڑا مشتبہ حالت میں پایا گیا
اسکو فوراً گولی سے مار دیا گیا اور دستہ سواران و توپ مجبوراً پشاور چھوڑ جانی پڑی جہاں سے وہ اپنے
ہیڈکوارٹر کو جاکر علیحدہ کیمپ میں رکھی جائینگے۔ سول کا نامہ نگار اسکو سخت بدقسمتی تصور کرتا ہے مگر ہمیں اس
بھمندی میکسم توپ کے نہ ہونیکو اپنی خوش قسمتی تصور کرینگے۔

سر اوٹوفی صاحب کمشنر پشاور کی رائے میں آٹھ ہزار فوج درہ کوہاٹ میں سے گزر سکتی ہے اسلئے غالباً مہم تیراہ
کا وہ دستہ جو پشاور سے روانہ ہوگا درہ کوہاٹ اور کوہاٹ کے راستہ جائیگا۔ اور فوج متانی میں جمع کیجائیگی
لیکن عام رائے ہے کہ حملہ آور فوج بارا میں مجتمع ہوگی۔

ایک انگریز افسر کو ۴۵۰ اونٹ بشرح فی شتر ایک سو دس روپیہ سوا لی لینڈ (آفریقہ) بھیجا گیا ہے تاکہ ان
اونٹوں کی آزمایش کیجائے کہ وہ یہاں محکمہ کمسریٹ کو کیسا کام دیسکتے ہیں۔ راولپنڈی میں نو پونڈ گولہ والی
ریمنگٹن توپوں کی فیلڈ بیٹری کے جو ہودے جمع ہیں انکو ۱۲ پونڈر گولہ والی بریچ لوڈر توپوں کی فیلڈ بیٹری کی تیاری
کے لئے کام میں لایا جائیگا۔

میجر راجکمار بیر کرم سنگھ فرزند ثانی مہاراجہ صاحب سرمور ماہن سرمور سفر مینا پلٹن کے ہمراہ کوہاٹ گئے ہیں۔
مہاراجہ صاحب گو بیمار ہیں مگر انہوں نے اپنے فرزند کو بڑی خوشی سے سرحد پر جانیکی اجازت دیدی۔ اس پلٹن
میں ۱۵۰ آدمی ہیں جو تقریب سب کے سب راجپوت ہیں۔

کوہاٹ سے سول کا نامہ نگار ۱۳ ستمبر کو لکھتا ہے کہ چھ ہفتے پہلے کسیکو خیال ہی نہیں ہوسکتا تھا کہ کوہاٹ عنقریب
ایک عظیم الشان چھاونی بننے والا ہے تقریباً ۲۵ ہزار اونٹ۔ خچر۔ بیل اور گدھے جمع ہو چکے ہیں اور
جو فوج تیراہ پر مشیقدی کرے گی۔ ۴۵ دن کا راشن ہیڈکوارٹر میں تیار ہوگا۔ اسکے بعد وہ بنوں کے
جور و ظلم کی شکایت کرکے استہزا لکھتا ہے کہ ان خون چوسنے والوں نے غلہ کی قیمت اس قدر گران کردی
ہے کہ خواہ مخواہ آرزو پیدا ہوتی ہے کہ خدا کرے آفریدی کوہاٹ میں در آئیں اور کچھ نہیں تو ان انسانی گرگوں
کو تو اچھی طرح سے لوٹ لیجائیں۔ نامہ نگار آفریدیوں کے قدوقامت۔ شہ زوری اور تفنگ اندازی کی
بہت تعریف کرتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امیر صاحب انگریزوں کو چھوڑکر روس کیساتھ شامل ہونیکی نیت رکھتے ہیں مگر ولایت کا
اخبار مندرجہ ذیل واقعہ سنا کر انکی تشفی کرتا ہے۔ چند برس ہوئے ہیں روسی گورنر ترکستان نے امیر صاحب کو
اطلاع دی کہ سرحد پر پانچسو روسی سوار توپچی مشق کرنیوالے ہیں آپنے اسکو کسی اور بات پر محمول نہ کرنا۔ امیر صاحب
نے جواب دیا مجھ ذرہ بھر بھی اعتراض نہیں البتہ میں آپ کو اطلاع دینے والا تھا کہ اس مقام پر پانچہزار افغان سوار
اور توپچی مشق کرنیوالے ہیں۔ یہ جواب سنتے ہی روسی حکام نے اپنی فوج کی قواعد کے لئے کوئی اور مناسب مقام
تجویز کرلیا۔ یعنے پھر سرحد پر قواعد کرانیکا نام تک نہ لیا۔

کشمیر سے ایکہزار ٹٹو کوہاٹ کو جاچکے ہیں اور ابھی سات ہزار اور وہاں سے دستیاب ہوسکتے ہیں۔

علاوہ سامانکی کل لڑائیوں میں ۱۲ سے ۱۴ ستمبر تک ہماری تیس سپاہی قتل اور ۵۹ زخمی ہوئے۔ ۱۶ ستمبر کو جنرل جعفر یز
کی فوج سے ان مہمندیوں کے تعاقب میں جنہوں نے رات کو گولیاں چلائی تھیں سواروں کا ایکدستہ بھیجا گیا
جو ۳۱ مہمندیوں کو قتل کرکے واپس آیا۔ سرکاری فوج کا صرف ایک گھوڑا ہلاک ہوا۔ مہمندیوں کے کئی جرگے مسٹر
ڈیوس پولیٹکل افسر مہم سوات کے پاس آئے اور غالباً وہ اطاعت قبول کرلینگے۔

۱۷ ستمبر کو جینڈ امپیریل سروس ٹرانسپورٹ کور سالیر کوٹلہ سفر مینا سنٹرل انڈیا ہارس اور دوگورکھہ کمپنیاں
کوہاٹ پہنچیں۔

نواح گلگت میں قبیلہ چلکو اور روملی پالا میں کشت وخون برابر جاری ہے۔

راولپنڈی اور لالہ موسی کے درمیان یومیہ ۴۸ ٹرینوں سے زیادہ نہیں آجاسکتیں اسلئے پچھلے دو ہفتوں میں
امرتسر اور میانمیر کے سٹیشنوں پر باربرداری کے جانور بکثرت جمع ہوگئے تھے جواب بسرعت تمام سرحد کو بھیجے جارہے
ہیں۔ ۱۷ ستمبر کو لاہور سے دس ٹرینیں جانوروں اور سامان حرب کی اور چار ٹرینیں فوجکی گذریں دو نوڈاک
گاڑیوں اور مسافر گاڑیوں پر جنگی سامان بھیجا گیا۔ علاقہ پشین کے مقامات شہلا باغ اور سپینا میں آیندہ ایک
ایک کمپنی جسمیں اسی اسی آدمیوں سے کم نہ ہوں رکھی گئی۔

(سملہ ۱۷ ستمبر) اطلاع پہنچی ہے کہ بونیر وال شاکوٹ اور موراہ درون میں پانچہزار آدمی جمع کررہے ہیں
خان نواگئی نے تیسرے بریگیڈ کو ایندہن اور غلہ بہم پہنچایا۔ جنرل بلڈ غالباً آج درہ بدمانی کو جو نواگئی سے ۴ میل
ہے اور ملاکاڈو وہاں بنایا جاتا ہے صاف کردینگے۔ جنرل جعفریز کے کمپ میں رات کی گولیوں سے ۲۶ ہلاک شدہ
کے علاوہ ۵۳ گھوڑے اور خچر زخمی ہوئی تھیں۔

(قلعہ بالا ۱۸ ستمبر) کل صبح اطلاع ملی کہ پانچسو آفریدی لقارون اور جھنڈون کے ساتھ بمقام ڈورا جو یہاں سے
۸ میل بجانب جنوب مغرب ہے جمع ہیں شام کو اسکی تصدیق ہوگئی

(کمپ نواگئی ۱۵ ستمبر) انگریزی فوج کا ایکدستہ درہ لکارک کے راستہ علاقہ آتوخیل واقع بہائی داغ سے گذرتا ہوا درہ نکی
سے گندب کی جانب چھ میل تک گیا۔ کندھاری کے سفی دہقانی بڑی خوشی سے ملے مگر مہمندیوں کے کل گاؤں
خالی پڑے ہوئے تھے۔ درہ نکی شب قدر سے دو منزل ہے اور جنرل غالباً وہاں کل پہنچ جائینگے۔ درہ بدمانی کے
سرحدیوں نے شرائط اطاعت کہلا بھیجی ہیں جنمیں دو یہ ہیں کہ ہم سے ہتیار نہ لئے جائیں اور ہمارے دیہات اور
فصلیں تباہ نہ کی جائیں۔

(رتا خیل ۱۸ ستمبر) ایک دستہ فوج جو داوم والے دستہ کے مدد کو جارہا تھا دریائے توئی میں اچانک سخت طغیانی آجانے سے بمشکل سلامت
بچا۔ پھر بھی چار خچر بہ ایک سپاہی اور ایک سورابی ڈوب گئے۔

سر لیم لوکہارٹ ۱۹ ستمبر کو بنی پہنچگئے وہاں سے سیدھے پہنچکر مہم کے متعلق ہدایات حاصل کرتے ہی سرحد پر پہنچ جائینگے
اور غالباً انکی کمان لیتے ہی مہم تیراہ شروع ہوجائیگی تیراہ جسکا کہ کلکتہ کے باخبر انگلشمین کا خیال ہے کسی گاؤں یا قلعہ کا نام نہیں
بلکہ ایک وسیع مرتفع قطعہ زمین کا نام ہے جسکا رقبہ ۶۰ سو میل مربع ہے اور اسمیں اکثر نہایت ہی زرخیز کہاٹیاں موجود ہیں
جنمیں سے اکثر جنگل اور میدان کی کہاٹیاں ایکہزار یورپین کے قبضہ میں ہیں آجتک کوئی یورپین اس علاقہ میں داخل نہیں ہوا۔
اور جن دروں سے اسکو راستہ جاتے ہیں آفریدیوں کے دعوے میں وہ بہت کٹھن اور دشوار گذار ہیں۔

شب قدر کے معرکہ کے متعلق ایک چشمدید راوی بیان کرتا ہے کہ مہمندیوں میں کئی عورتیں بھی تلوار اور جھنڈا لیکر
ہوسمرانہ وار لڑائی کرتی دیکھی گئیں اور خود مہمندی بھی ایسی باقاعدگی اور نظام و ترتیب کیساتھ لڑے کہ کوئی باقاعدہ فوج
اس سے عمدہ باقاعدگی کیساتھ نہیں لڑسکتی ملا ہدا (نجم الدین) اسکی روایت کے مطابق نہایت ہی کمزور اور کہن سال ہے اور وہ
سہارے کے بغیر کھڑا بھی نہیں ہوسکتا۔

برذراشاعت اخبار سرحد کیطرف سے مندرجہ ذیل حیرت افزا اور قابل افسوس خبریں موصول ہوئی ہیں گذشتہ چند دنوں کی تاریخوں
سے ہر ایک کو یہ پختہ یقین ہوگیا تھا کہ کم از کم علاقہ مہمند کے شمال مشرقی اور جنوب مغربی علاقہ میں کوئی مقابلہ یا مزاحمت
نہیں ہوگی مگر آجکی تاروں نے ان سب امیدوں کو باطل کردیا ہے۔

مہمندیوں کیساتھ لڑائی انگریزی فوجکا نقصان عظیم تفصیل نامعلوم۔

جنرل جعفریز کمانڈر دوم بریگیڈ کو ایک جگہ لڑائی کرنی پڑی تفصیل معلوم نہیں نقصانات یہ ہوئے لفٹنٹ ہفر
(۳۵ سکھ پلٹن) لفٹنٹ کرافورڈ (نمبر ۸ کوہی باتری) قتل ہوئے لفٹنٹ ولسن (انجینیر) لفٹنٹ کنگ (۳۵ سکھ)
اور لفٹنٹ ونٹر (نمبر ۸ کوہی باتری) سخت زخمی ہوئے۔ جنرل جعفریز۔ لفٹنٹ کینز (۳۵ سکھ) اور کپتان برچ (۸ کوہی باتری)
خفیف زخمی ہوئے۔ گورہ پلٹن بفر میں ایک قتل ۲ زخمی۔ ۳۵ سکھ پلٹن میں ۲۱ سپاہی قتل ۳۲ زخمی۔ گائیڈز پلٹن میں ۴ قتل
۱۰ زخمی۔ توپخانہ میں سات قتل اور ۱۶ زخمی گیارہ بنگالی لینسر (رسالہ) میں ۲ زخمی کل نو افسر اور ۱۲۹ سپاہی قتل و زخمی ہوئے

(سملہ ۱۸ ستمبر) جنرل جعفریز کی مہمندیوں کیساتھ جو حال میں لڑائی ہوئی ہے اسمیں کپتان رائیڈر (۱ کمپنی فرنٹیر فورس رائفلز) بھی خفیف زخمی ہوا

(سملہ ۱۸ ستمبر) جنرل جعفریز کے زخمی ہونیکی جو لڑائی کے حالات بہت مجمل موصول ہوئی ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جنرل جعفریز کپتان کول کے
پیچھے گئے تھے جو کچھ دستہ فوج لیکر ان قبائل کو جنہوں نے ۱۴ کی رات کو کمپ پر گولیاں چلائی تھیں پہنچا یا تھا سنرادیے

آنریبل مسٹر تلک کا مقدمہ ۱۴ - ستمبر کو ختم ہو گیا -

مسٹر ممدوح کو مسٹر سٹریچی جج نے ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی - و دم ملزم مسٹر بل بری کر دیا گیا - ۸ و ۹ ستمبر کی کارروائی پچھلے ہفتہ کے اخبار مین درج ہو چکی ہے - باقی روئیداد کا خلاصہ تاریخوار ذیل مین درج کیا جاتا ہے

تیسرے روز (۱۰ - ستمبر) کی کارروائی - اجلاس گیارہ بجے شروع ہوا قبل اسکے کہ مترجم سرکاری کی جرح شروع ہوئی - مسٹر پیو کونسل مسٹر تلک نے بیان کیا کہ ٹائمس آف انڈیا بمبئی نے مقدمہ زیر تجویز پر بحث کر کے عدالت کی توہین کی - اور جوری کا دل مسٹر تلک کے خلاف یہ لکھکر متعصب کرنا چاہا کہ غیر قانون دان لوگون کی سمجھ مین یہ نہین آتا کہ مسٹر پیو کی پرانے پرچے قیصری کے پیش کرنے سے کیا غرض تھی چنانچہ خود جج صاحب پریشان ہو گئے تھے جج صاحب نے جوری سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ لوگ سوائے شہادت کے جو آپکے روبرو پیش ہے کسی تحریر پر اپنی رائے قایم نہ کیجئے - اور ٹائمس آف انڈیا و دیگر اخبارات کو متنبہ کیا کہ بدوران سماعت مقدمہ اونکو رائے دینے کا اختیار نہین ہے - اسقدر گفتگو کے بعد مترجم صاحب کی جرح شروع ہوئی - اور اونہون نے اس بیان پر مکرر اصرار کیا - کہ اس فقرہ سے کہ "خدا نے ملچھون کو شاہی فرمان تلنبے کے پتر پر حکومت ہند کا نہین دیا" اشارہ انگریزون کی طرف ہے - عرصہ تک الفاظ کے ترجمہ پر بحث ہوتی رہی اور آخر مین جج صاحب نے قرار دیا کہ مجرم سے خود پوچھنا چاہیئے - کہ اوسکا کیا مطلب تھا بعد مترجم صاحب کی شہادت کے پالنڈ کر می نامی ایک گواہ یہ ثابت کرنے کو پیش ہوئے - کہ اخبار قیصری کی بمبئی مین اشاعت ہے - مسٹر تلک کے مطبع کا کلرک پیش ہوا جسنے اونکو مالک مطبع اور بال کو پرنٹر بیان کیا بجواب جرح بیان کیا کہ وہ سنسکرت سے بخوبی واقف ہے اس باعث شاستری کہلاتا ہے - پونا مین دو فریق ہین بامنح الاعتقاد اور ریفارمر مسٹر تلک اول گروہ مین ہین بال بودہ نامی ایک کتاب پیش ہوئی جو گواہ نے بیان کیا - کہ سرکاری حکم سے مدارس بمبئی مین جاری تھی جسمین غربت ہند اور سیواجی کی تعظیم ایسے ہی الفاظ مین درج ہے جیسے تلک کے مضامین ہین - پشوپ نامی رسالہ پیش ہوا جو سرکاری احکام سے نکلتا ہے جسمین مسٹر تلک کے ایسے مضامین درج ہین - اوپدیش ترجمہ مکسمولر پیش ہوا جسمین لکھا ہے کہ جس بادشاہ کو اطمینان جہان برہمن کو بے اطمینانی ہوئی وہ غارت گیا - پرنٹر کی نسبت کہا کہ اوسکا یہ فرض نہین ہے کہ پروف پڑھے - مطبع کا ایک اور ملازم پیش ہوا جسنے بیان کیا کہ بال صرف ایک قایم مقام پرنٹر تھا - جو ن مین تلک بمبئی اور پونا مین نہین تھے - بال پروف ریڈر نہین تھا پوسٹ آفس کے کلرک نے بیان کیا کہ نقشہ ڈاکخانہ پر بطور قایم مقام منیجر کے بال دستخط کرتا تھا - اور یہ بھی کہا کہ مسٹر تلک کی کوشش سے مریضون کے لئے ایک ہسپتال علیحدہ کھلا تھا جسمین ہندو اور مسلمانون کی پرداخت ہوتی تھی - مسٹر گائیڈر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خانہ تلاشی کی بابت شہادت ہوئی جسکے بعد مسٹر تلک نے الفاظ زیر بحث کی نسبت اپنا بیان لکھوایا اور کہا کہ لفظ داسس سے مطلب نہین تھا کہ جسمانی قوت استعمال کیجائے اور اپنے بیان کی تائید مین مصنفین کے حوالے بیان کئے - بال نے اپنے اظہار مین لکھوایا کہ وہ مسٹر گوکھلے کی غیر حاضری مین قایم مقام تھا - مگر واقف نہ تھا کہ اخبار مین کیا چھپتا ہے اور اگر کچھ مغایر مضمون ہوتا بھی تو اوسکی بدنیتی ثابت نہین کیجا سکتی ہے انصرام مطبع کے لئے اونکو ۴۰ ماہوار ملتے تھے - جج صاحب نے مسٹر پیو سے دریافت کیا کہ کیا کوئی اور شہادت پیش کرنی ہے - اونہون نے کہا کہ ملزم کی طرف سے وہ شہادت نہین پیش کرینگے - ایڈوکیٹ جنرل سرکار کیجانب سے تقریر کرنیوالے ہی تھے کہ جج صاحب نے کہا کہ چند الفاظ کے معنی کی نسبت اختلاف ہے پس وہ محققین کی شہادت لینا چاہتے ہین مسٹر پیو نے کہا کہ اگر محققین طلب ہون تو وہ مسلمان نہون جج صاحب نے کہا کہ اگر وہ کسی شخص کو طلب کرینگے تو وہ ایسا محقق ہوگا کہ اوسکی غیر طرفداری اور واقفیت مین کوئی اختلاف نہ ہو سکیگا +

چوتھے روز (۱۱ - ستمبر) کی کارروائی - جج صاحب نے بیٹھتے ہی فرمایا کہ گو اونہون نے خواہش ظاہر کی تھی کہ محقق چند الفاظ کے ترجمہ سمجھانے کے لئے بلائے جائین مگر مزید غور کے بعد اونہون نے یہ رای قایم کی ہے کہ کوئی ضرورت مزید شہادت کی نہین ہے مسٹر لینگ ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی اسپیچ استغاثہ کی جانب سے شروع کی اور بیان کیا کہ فریق مخالف کیجانب سے چونکہ شہادت پیش نہین ہوئی اس باعث وہ کل مقدمہ کا خلاصہ بیان کرینگے اور احتیاط کرینگے کہ مضامین کا ترجمہ دوبارہ پڑھکر وقت ضائع نکرین مقدمہ بمبئی مین اس باعث دائر کیا گیا کہ پونا سے یہان جوڈیشل تحقیقات کے لئے کم شورش تھی یہ امر کہ ملزم ثانی کم تنخواہ پاتا ہے اوسکو قانونی مواخذہ سے بری نہین کرتا - جج صاحب نے قطع کلام کر کے پوچھا کہ آپکا یہ مطلب ہے کہ اگر جوری کو یہ یقین ہو کہ دوسرا ملزم مضامین سے بالکل ناواقف تھا تب بھی وہ بغاوت کا ملزم ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے بیان کیا کہ وہ ضرور ذمہ وار ہے کیونکہ اوسنے پرچہ کی عام اشاعت کی جج صاحب نے کہا کہ آپکو یہ ثابت کرنا ہوگا - کہ دوسرے ملزم نے ناراضی پھیلانیکی کوشش کی - مسٹر لینگ نے کہا کہ وہ اسبارہ مین زیادہ زور دینا نہین چاہتے - اول ملزم کی نسبت اونہون نے جوری سے خواہش کی کہ اونکے مرتبہ کا وہ لحاظ کرین - ملزم صاحب حیثیت ہیں ممبر لیجسلیٹو کونسل گریجوٹ فیلو بمبئی یونیورسٹی اوٹیڈ پروپرائیٹر و مالک اخبار قیصری جسکا بحیثیت سرگروہ ہندو جماعت کے بہت بڑا اثر ہے - اخبار کی اشاعت بمبئی مین ۷ ہزار پرچون کی ہے جسمین سے ۹۰۰ یا ۱۰۰۰ خاص شہر بمبئی مین فروخت ہوتے ہین - مضمون جسپر خاصکر الزام قایم ہوا ہے ۱۳ مئی کے پرچہ مین شایع ہوا ہے جسمین قانون اسلحہ کی بابت گورنمنٹ کو خلاف رای ظاہر کی گئی ہے - دوسرے مضمون مین گورنمنٹ کو غیر ملک کی گورنمنٹ بیان کیا ہے - اور قرار دیا ہے کہ غیر ملک کی گورنمنٹ از خد ظلم کر رہی ہے - یہ خیالات اوس شخص کے ہین جو بخیال لایق کونسلی مخالف کی گورنمنٹ کی مدد کر رہا تھا - جشن سیواجی کی نسبت مسٹر لینگ نے بیان کیا - گورنمنٹ کا مطلق یہ منشا نہین ہے کہ جشن سیواجی مین دست اندازی کیجاوے - مگر اس عرصہ مین کوشش کی گئی ہے کہ اسکو پولیٹکل رنگ دیا جاے - اور اس جشن کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے خلاف ناراضی پھیلائی جاے اس بیان کی تائید مین ایک پرچہ ۲۴ - مئی کا پیش کیا جسمین ابتدا مین رامائن کا ذکر تھا کہ بندر دیوتا ان جزائر سے برہمنون کی دعا مانگنے پر رخصت کیئے گئے مطلب یہ تھا کہ سیواجی کی پرستش کرنیوالے پھر تیار ہون اور سیواجی کی طرح اپنا فرض ادا کرین - مطلب سیواجی کو جشن سے آجکل بھی رکھا گیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی خلاف ناراضی پھیلائی جاے مسٹر لینگ نے سرکاری ترجمہ کی تائید کی اور بیان کیا کہ ہندو تمرجم ہائیکورٹ نے ترجمہ تیار کیا ہے - مسٹر بیگ کو کچھ واسطہ نہ تھا - جوری کو کل مضمون پر غور کرنا چاہیئے نہ کہ خاص حصہ پر - اور ہندو مترجم ہائیکورٹ اور بیگ کی تصدیق پر جوری کو یقین کرنا چاہیئے - نظم جسکا حوالہ دیا گیا ہے ایک مقام پر بیان کرتی ہے کہ رعایا پر بہت ظلم ہے اور ٹیکسون سے ظلم کیا جاتا ہے - مذہب پر ظلم ہے اور دائی مین چند برہمنان قید کیے گئے - جنکی قید کی وجہ یہ تھی کہ اونہون نے مجسٹریٹ کا حکم نہین مانا - اور اونکو سزا دیگئی یہ امر ظاہر ہے کہ برٹش گورنمنٹ کسی مذہب مین دست اندازی نہین کرتی ہے - پس اصحاب جوری کو غور کرنا چاہیئے کہ تمام الزامات بالکل بے بنیاد ہین لوگون سے یہ کہنا کہ وہ ہجڑے ہین اور اسملک مین انصاف نہین ہوتا ہے رعایا کو اشتعال دلانا ہے یہ الفاظ کہ سیواجی اگر چاہتے تو انگریزون کو ملک سے نکالدیتے مگر اونہون نے نکالنے سے درگذر کیا - ایسے سادہ نہین ہین جسسے گورنمنٹ کے خلاف ناراضی نہ پیدا ہو - غرض اسمضمون کی یہ تھی کہ ناظرین برٹش گورنمنٹ سے دو وجوہ سے ناراض ہین اول سوجہ سے کہ اونپر نکمی زیادہ باندھے جاتے ہین دوسرے مذہب مین دست اندازی کیجاتی ہے جوری کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ آیا سیواجی کی زبان سے ملزم یہ نہین چاہتا تھا کہ برٹش گورنمنٹ کو خلاف ناراضی پھیلائے مضمون مین درج تھا کہ اطمینانی ترقی کی جڑ ہے یعنی برٹش گورنمنٹ سے بے اطمینان ہو کر رہنے مین ہندوستانیون کی ترقی ہے جس سے اہل ہند اپنی کھوئی ہوئی آزادی حاصل کر سکتے ہین اگر یہ معنے نہ تھے تو پروفیسر بھانو کو اس خیال کی تردید کو پیش کرنا تھا - یہی رائے دوسرے مقرر پروفیسر جنسی والا کی تھی جنہون نے بیان کیا تھا کہ پنولین نے جب دو ہزار آدمی ماری تو گویا دو سے کانٹے دور کئے جنکو دور کرنیکا اونکو اختیار تھا اور اشارہ تھا کہ مہاراشٹر کے رہنے والے اسی طرح سے اپنے کانٹے دور کرین یہ بیان تھا کہ خدا نے ملچھون کو تلنبے کے پتر پر سند نہین دی تھی - مسٹر لینگ کی رای مین لفظ ملچھ مسلمانون کے واسطے استعمال نہین ہوا تھا بلکہ گورنمنٹ حال کے لئے جوری کو کل مضمون پر ایک ساتھ غور کرنا چاہیئے اور کہنا چاہیئے کہ آیا انمین رعایا کو تحریک کیگئی ہے -

کہ وہ سیواجی - سیرزاد اور پیشوائین کی پیروی کرین - اگر اونہون نے یہ رائے قایم کی تو پھر کوئی شک باقی نہین رہتا کہ یہ مضامین زیر دفعہ ۱۲۴ آتے ہین لایق کونسلی مختلف مضامین پر بحث نہین کرینگے جو ملزم کی طرف سے پیش ہوئی ہین کیونکہ اونکا تعلق اسمقدمہ سے نہین ہے - بال بودہ کے مضمون کی نسبت مسٹر لینگ نے کہا کہ ملزم کو کوئی وجہ باغیانہ مضمون کے اشاعت کی اسوجہ سے نہین تہی کہ اور کتابون اور رسالون مین اسی قسم کی تحریرین درج ہین اگر جوری کی رائے ہو کہ اون مضامین مین سیواجی کی تقریر درج ہے اور جلسہ کا حال بیان کیا گیا ہے اور کوئی منشا گورنمنٹ کے خلاف بغاوت پھیلانیکی نہین تہی تو ضرور ملزم بیگناہ قرار پائیگا لیکن اگر کل مضمون پر غور کیا گیا اور مضامین سے وہی مطلب نکلتا ہے جو مستغاثہ نے نکالا ہے تو جوری پابند ہوگی - کہ ملزم کو سزایاب کرے -

ایڈوکیٹ جنرل کی تقریر ختم ہونے پر مسٹر پیو نے صفائی کی طرف سے تقریر شروع کی بیرسٹر موصوف نے پہلے جوری سے معمولی استدعا کی کہ وہ تمام خارجی بحثون کو فراموش کرکے صرف عدالت کی کارروائی کو مدنظر رکھین - اسکے بعد ان حالات کی توضیح کی جنکی وجہ سے سیواجی کی تخت نشینی کی سالگرہ منانے پر بحث شروع ہوئی تہی - اور اپنا خیال ظاہر کیا کہ اگر مسٹر رینڈ اور لفٹنٹ آیرسٹ قتل نہ ہوتے جنکی بیوقت موت کا خود ملزم کو بھی سخت رنج ہے تو غالبًا یہ استغاثہ کبھی دایر نہ ہوتا - اس مقدمہ کی تحقیقات و تجویز کے لئے پونا مناسب مقام نہا - جہان کی عدالت اور اہالی جوری مرہٹی زبان سے بخوبی واقف تہی - اور اگر رعایا کی عام پرجوشی کیوجہ سے اس مقدمہ کو وہان رکھنا مصلحت وقت نہین تہا - تو اسکی کسی ایسی جگہ منتقل کیا جاتا جہر جگہ کے جج اور اہل جوری مرہٹی زبان سے عالم ہوتے - اب جج - جوری اور خود مین اس زبان سے ناواقف ہون - تاہم مین خوشی کے ساتھ مقدمہ کا تصفیہ جوری و جج کے ہاتھ مین چھوڑتا ہون - جس مضمون پر مقدمہ بنایا گیا ہے وہ ارجاع استغاثہ سے بہت عرصہ پہلے شایع ہوا - ایڈوکیٹ جنرل نے سرکاری ضابطہ کی کارروائی کو توقف کا باعث بتایا ہے - مگر میرے خیال مین گورنمنٹ کو اس مضمون کی نسبت پہلے سے خبر تہی - جسکی طرف ایک نامہ نگار نے جسٹس کے فرضی نام سے ٹایمز آف انڈیا مورخہ ۱۹ جون ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ کو توجہ دلائی تہی - اسپر سرکاری مترجم سے ترجمہ منگوایا گیا اور اس ترجمہ کے پہونچنے کے بعد گورنمنٹ نے مسٹر تلک کے انتخاب ممبری لیجسلیٹو کونسل کو منظور کیا تہا - پس ظاہر ہے کہ یہ مقدمہ صرف اون سوالات کی بدولت قایم کیا گیا ہے - جو ۱۵ - جولائی کو پارلیمنٹ مین پوچھے گئے تہے - یعنی ولایت سے مقدمہ چلانیکی ہدایت کی گئی - اور ۳۰ - جولائی کو مسٹر علی بیگ کو کسی مضمون پر جو وہ منتخب کرے - زیر دفعہ ۱۲۴ الف استغاثہ رجوع کردینے کا حکم دیا گیا - مترجم مذکور نے جج کے روبرو تسلیم کیا ہے کہ تینون ۱۲۴ اے کورٹ کے مترجم نے ترمیم کیا ہے جسنے اصل مضمون کی علامات استعجاب کی جگہ سوال کی علامتین ڈالدین - مسٹر تلک نے وبائی انتظام اور ہندو وبائی ہسپتال کی قیام مین بیجا جانفشانی دکھا کر لوگون کو سرکاری احکام کی تعمیل کرنیکی نصیحت کی - اور اونکو سمجہایا کہ یہ گنا فضول ہے - سرکاری احکام مناسب وقت اور منصفانہ ہین - اونسے اس معاملہ مین یہانتک غلو کیا کہ لوگ اوس سے متنفر ہوگئے - یہ ہرگز قرین قیاس نہین کہ ایک طرف تو وہ ایسی خیرخواہی دکہا رہا ہو - اور دوسری طرف گورنمنٹ کی تباہی کے لئے سازش کر رہا ہو - مین تسلیم کرتا ہون کہ مسٹر تلک نے وبائی انتظام کے متعلق سخت عبارت مین مضامین تحریر کئے - مگر اسکے ساتھ ہی اونسے سرکاری قواعد کے اصل مدعا کو تسلیم کرکے انکی نفاذ مین امداد بہی تو کی - یہ صریح خیر غلط ہے کہ ایسی تشویش کے زمانہ مین مسٹر تلک نے گورنمنٹ کو برباد کرنیکی کوشش کی ہو - علاوہ برین گورنمنٹ یا استغاثہ کسی کی طرف سے یہ ایما نہین ہوا کہ مسٹر تلک نے ایسی کوشش کی تہی - مسٹر پیو کی تقریر ۱۳ - کو ختم ہوئی - اسدن صاحب موصوف نے دفعہ ۱۲۴ الف کے مقصد و غایت کی توضیح کرنیکے لئے کئی ولایتی ججون کی رائے پیش کی - مگر عدالت نے اس مسئلہ پر پریوی کونسل کا وہ فیصلہ جو ۱۸۹۵ء مین صادر ہوا تہا سنا کر باقی سب رایون کی تردید کردی - لایق بیرسٹر نے زیر بحث مضامین کے علاوہ دیگر مضامین پر بہی جو فریقین نے پیش کئے تہے مطویل بحث کی - اور آخر مین وبائی انتظام کے متعلق مسٹر تلک کی سرگرمی کا پہرہ ذکر کرکے تقریر کو ختم کیا +

منگل (۱۴ ستمبر) کے دن اجلاس کے شروع ہوتے ہی مسٹر جسٹس سٹریچی نے جوری کو مقدمہ کا خلاصہ سنانا شروع کیا - سب سے پہلے صاحب ممدوح نے دفعہ ۱۲۴ الف کی توضیح کی - اور جوری کو ذہن نشین کرایا کہ دفعہ کا اصل مطلب و مدعا بتانیکا مجہی ہی منصب حاصل ہے - اور جو معنی مین بتاؤن جوری کو وہی درست سمجہنے چاہئین - صاحب ممدوح نے دفعہ کو پڑہکر "خیالات بدخواہی کا پہیلانا" کے معنے "گورنمنٹ کے حق مین کسی طرح کی نارضامندی" پہیلانیکے بتائے یعنی نارضامندی کی خیالات پہیلانا - خواہ * دفعہ کے رو سے مجرم ہے - مجرم قرار دینے کے لئے عمل نہین بلکہ صرف ایسے خیالات کی موجودگی کافی معیار ہے - جب کوئی شخص اڈیٹوریل مضامین لکہنے یا نظمین شایع کرنے یا تاریخی بحث مباحثہ شروع کرنے سے رعایا کو حکام سے متنفر کرنے یا خیالات بدخواہی پیدا کرنیکی کوشش کرے تو وہ دفعہ مذکور کے مطابق مجرم ہے - گورنمنٹ کے افعال پر ایسی نکتہ چینی کرنا جس سے گورنمنٹ کی طرف سے نفرت یا بدخواہی پیدا ہو اس دفعہ کی رو سے جرم ہے - گورنمنٹ کے افعال و تدابیر مین سب کچہ شامل ہے جو کہ گورنمنٹ نے کیا یا جسکا کرنا گورنمنٹ نے ترک کیا تشریح مین جو ناپسندیدگی کا لفظ ہے اوسکے معنے ہین پسندیدگی کا فقدان اور یہ لفظ صرف نیک نیت اور خیرخواہ اخبار نویسون کی حفاظت اور بچاؤ کے لئے تشریح مین رکھا گیا ہے -

(کاشی) جج موصوف نیک نیت اور خیرخواہ اخبار نویس کی بہی تعریف کردیتے - تاکہ نیک نیتی اور خیرخواہی کا بہی ایک معیار قایم ہوجاتا - اور کل اخبار نویس ایسا بننے کی کوشش کرتے - (وکیل) مگر یہی ناپسندیدگی اگر حد اعتدال سے تجاوز کرجائے تو بدخواہی ہوجاتی ہے - ناپسندیدگی ایسی ہونی چاہئے - جو کہ جایز حکومت کی تابعداری کرنیکی سچی خواہش کے حسب حال ہو - وہ بالکل وفادارانہ ہونی چاہئے اور اوسمین فی الجملہ گورنمنٹ کے اعمال و تدابیر کی تائید پائی جانی چاہئے - مقدمہ زیر بحث مین معیار یہ ہے کہ آیا ملزم ایڈیٹوریل نوٹ یا نظم یا کسی زمانہ سلف کی ناموری کی سوانح عمری پر بحث کرنے سے گورنمنٹ کے برخلاف خیالات بدخواہی پیدا کرنیکی نیت رکہتا تہا - جوری کو نیت کا پتہ اوسکے مضامین سے اور اوس تاثیر سے لینا چاہئے - جس تاثیر کے رعایا کے دل پر پیدا کرنیکی نیت سے وہ لکہے گئے تہے - اہالی جوری کو اپنے ضمیر سے پوچہنا چاہئے کہ "ملزم نے جسوقت یہ مضمون لکہے تہے - اوسکے دل مین اوسوقت کیا خیال ہوسکتا تہا ؟" اونکو متفرق فقرون سے رای قایم نہین کرنی چاہئے - بلکہ فی الجملہ کل مضمون سے - نویسندہ اخبار بعض وقت جلدی مین ہوتا ہے - بعض وقت مناسب الفاظ اور جملہ سوچنے کی تکلیف گوارا کرنیکے بغیر جو لفظ ذہن مین آگیا اوسی کو لکہ بیٹہتا ہے - مضامین کے ترجمون کے متعلق مین یہ ہدایت کرتا ہون کہ جن حصون کی نسبت بحث نہین وہ تو صاف ہین - اور جہان الفاظ کے معانی پر تنازعہ ہوا ہے وہان صرف تحت لفظی ترجمہ کو مدنظر رکہین -

"جسوقت یہ مضمون لکہے گئے اوسوقت رعایا اور حکام مین باہمی رنجیدگی پائی جاتی تہی - اور ۲۲ - جون کو یورپین افسر پونا و گنیش کہنڈ کی سڑک پر قتل کئے گئے - ایسے امتحان اور مشکل کے موقعہ پر جبکہ ہر ایک ایسی خبر سے جو گورنمنٹ کے برخلاف ذرا سی مخالفت پیدا کرسکتی ہو - احتراز کرنا واجب تہا - ملزم تلک نے گورنمنٹ کے احکام کے برخلاف اور سیواجی کے متعلق مضامین تحریر کرنے مناسب خیال کئے - استغاثہ کا بیان ہے کہ نظم سیواجی کے زمانہ اور موجودہ زمانہ کا مقابلہ کرنیکے ارادہ سے شایع کی گئی تہی - لیکن وہ نے وہ تمام مضامین اور باتین جو گورنمنٹ کے برخلاف ہوسکتی تہین جمع کین - اونہ لکہا کہ سیواجی کیوقت انارج سنتا تہا - عورتون کے ناموس کی حفاظت ہوتی تہی - لوگ خوشحال اور فارغ البال تہے - الغرض اس مقابلہ سے اونسے گورنمنٹ کے برخلاف ناراضگی پہیلانیکے لئے کوئی کسر باقی نہ رکہی - اب یہ غور کرنا جوری کا کام ہے کہ آیا جیسا کہ ایڈوکیٹ جنرل کا بیان ہے مضمون مین یہ باتین لکہنے کا مدعا یہ تہا کہ سیواجی تو برہمنون کی حفاظت کیا کرتا تہا - اور انگریزی گورنمنٹ انکو جیلخانون مین ڈالرہی ہے ؟ انگریز بیشک ہندو عورتون کو برہمنون کیطرح بند دقون کا نشانہ بنانے اور گودن کاٹنے کا یک جا ذکر کرنے کا کیا مدعا ہوسکتا ہے ؟ میری رائے مین (یعنے جج کی رائے مین) ان کل بخش پیدا کنندہ

باتون کو جنکا ایکدوسرے سے کوئی تعلق نہین جمع کرنیکا مدعا رعایا کو برافروختہ کرنیکے سوائے اور کوئی نہین ہوسکتا ہے

انگریزی سپاہیون کے عورتون کو ریجیمنٹ کی طرح بندوق کا نشانہ بنانے اور گائے مین کیا تعلق ہو سکتا ہے یہ مختلف اور متضاد امور کیون ایکدوسرے کے ساتھ پیوند کئے گئے۔ اسکا مدعا میرے خیال مین یہی ہو سکتا ہے کہ وہ تمام چیزین جنسے گورنمنٹ کے برخلاف بدخواہی پھیلائی جا سکے اونکو ایک جگہ ڈھیر کر دیا جائے۔ اسکے بعد نویسندہ لکھتا ہے "اے بزدلو۔ تم اپنی عورتون کی بیحرمتی کسطرح گوارا کر رہے ہو" مین یہ جوری کی رائے پر بھی چھوڑتا ہون (جج صاحب جیسا کہ پیچھے کہا گیا اور اپنی رائے ظاہر کر چکے تھے تو وہ اسپر بھی تکلیف اٹھا کر اظہار رائے کر دیتے۔ اسے جوری کی رائے پر چھوڑنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی) کہ کیا اس فقرہ سے نویسندہ نے یہ چارہ کار بتایا تھا۔ کہ گورنمنٹ سے عرضی پر چہ کرکے خرابیون کو دور کرائو یا کہ وہ ان خرابیون کے دفعیہ کا کوئی اور چارہ اور ذریعہ بتا رہا ہے۔ اہالی جوری ان مضامین کو خود ہی پڑھکر دیکھین کہ جسوقت یہ شخص لکھ رہا تھا۔ اوسکے پیش نظر کیا مدعا تھا۔ آیا اوسکا مقصد گورنمنٹ کے برخلاف بدخواہی پھیلانیکا تھا یا نہین۔ اور کیا سیواجی عورتون کے ناموس کی حفاظت کرتا تھا اور گورنمنٹ نہین کرتی؟ کیا سیواجی مرہٹون کی نگہداشت کرتا تھا۔ اور گورنمنٹ نہین کرتی۔ اور کیا سیواجی کیوقت رعایا خوشحال تھی اور انگریزی گورنمنٹ کی حکومت مین نہین ہے؟"

جوری جج صاحب موصوف کی تقریر سنکر پانچ بجے آپسمین مشورہ کرنیکے لئے دوسرے کمرہ مین گئے۔ اور چھ بجے پنچ نے واپس آکر اطلاعدی کہ ۹ مین سے چھ نے تیلک کو مجرم قرار دیا ہے۔ اور سب نے بالاتفاق رائے بل کو بیقصور ظاہر کیا ہے جج نے حکم سنانے سے پہلے مسٹر تیلک سے کہا کہ اگر کچھ کہنا چاہتے ہو تو کہہ لو۔ ملزم نے جواب مین اپنی بیقصوری پر اصرار کیا۔ اسکے بعد عدالت نے جوری کی کثرت رائے سے اتفاق کرکے مسٹر تیلک کو ۱۸ ماہ سخت قید کی سزا دی۔ اور بل کو بری کر دیا۔ حکم سزا سناتے وقت جج موصوف نے ارشاد فرمایا کہ سزا تجویز کرتے ہوئے مین نے مسٹر تیلک کی جفاکشی اور سرگرمی جو اوسنے انتظام وبا کے متعلق ظاہر کی مدنظر رکھ لیا۔ اور نیز اسپر بھی غور کیا ہے کہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) یہ صرف دوسرا استغاثہ دائر ہوا ہے۔ اور اس دفعہ کے روسے کوئی کارروائی نہ ہونے سے اخبار نویسون کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ جو کچھ اون کے دلمین آئے وہ بلا ڈھر لکھ سکتے ہین۔

دوپہر کے بعد عدالت کے صحن مین بیشمار خلقت جمع ہو گئی تھی اور صرف فوجی سوارون کی مدد سے آمد و رفت ہو سکتی تھی۔ جسوقت جوری غور کرنیکے لئے اٹھی تھی مسٹر تیلک کو اوسی وقت کٹھرے سے ہٹا کر اوس کمرہ مین جس کے راستہ جج اجلاس کے کمرہ مین آتے ہین بھیجدیا گیا تھا۔ اور جب حکم سنایا گیا تو اوسے پرائیویٹ گاڑی پر بٹھا کر دوسرے راستہ سے جیلخانہ کو روانہ کر دیا گیا۔ اور خلقت جیلخانہ کی گاڑی کو جو محض نمائش کے لئے معمولی دروازہ پر لاکر کھڑی کر دی گئی تھی دیکھتی رہگئی +

مسٹر تیلک کی سزایابی پر بحث کرتے ہوئے کلکتہ کا اخبار انگلشمین نہایت ناراضگی ظاہر کرتا ہے کہ ایک معمولی حیثیت اور صرف نقل کنندہ اخبار نویس کو تو حبس دوام کی سزا دیجاتی ہے اور تیلک ایسے شخص کو جو کل فساد کا بانی مبانی اور نانا صاحب کا دوسرا بھائی ہے فقط ڈیڑھ برس کیلئے قید کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور گورنمنٹ بمبئی کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ عدالت اپیل مین اضافہ سزا کے لئے درخواست دے۔ اخبار بمبئی گزٹ بھی سزا کو بہت کم سمجھتا ہے مگر پاونیر اور سول سزا کی سختی نرمی پر کوئی بحث نکرکے اوسی ایسی اخبار نویسون کیلئے کافی عبرت بخش گوشمالی تصور کرتے ہین۔ کئی واقف کار دیسی رائے ہے کہ اگر جوری مین یورپین کی تعداد زیادہ ہوتی تو تیلک شاید مجرم نہ قرار پاتا۔ بہرحال جیسا کہ اخبار دی پہو کے مقدمہ مین ہوا ہے۔ اہالی جوری مین اسقدر اختلاف ہوتا۔ کہ پھر نئی جوری بلانی پڑتی۔ مسٹر تیلک کو جیلخانہ پہونچنے ہی دوسرے دن سے مشقت پر لگا دیا گیا۔ مگر چونکہ مسٹر مذکور پچھلے دنون بیمار رہنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو رہے ہین ڈاکٹر نے حکم دیا کہ پہلے ان سے ہلکی مشقت لیجائے اور آہستہ آہستہ سخت کام مین لگایا جائے۔ مسٹر تیلک نے گورنمنٹ مین درخواست دی ہے کہ مجھے کہانا برہمن کے ہاتھ کا پکایا ہوا ملے۔ ہائیکورٹ کے جج اور جوری کے حکم کی اپیل نہین ہو سکتی۔ اور کسی جج اور جوری کا ہو تو پھر بھی فقط قانونی امور پر اپیل ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ مسٹر پیوڈ قانونی امور پر پریوی کونسل سے استصواب کرنیکی اجازت لینے کی غرض سے ہائیکورٹ کے فل بنچ کے پاس درخواست کرنیوالے ہین یہ امور صاحب موصوف نے بحث سے محفوظ رکھے تھے۔ ایک یہ ہے کہ آیا گورنمنٹ بمبئی نے استغاثہ کی جو منظوری دی تھی وہ کافی ہے۔ دوم یہ کہ آیا مسٹر سٹریچی جج نے مقدمہ کا خلاصہ سناتے وقت "بدخواہی" کی جو تعریف کی ہے وہ درست ہے۔

معنویانہ تحریرات کا دوسرا مقدمہ

ہستنکر وشوناتھ کیلکار مالک اور سکارام کرپال پنڈیکار پرنٹر اخبار دی بہو پونا کا مقدمہ مذکور زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) بہی ۱۶ ستمبر کو مسٹر جسٹس سٹریچی اور جوری کے روبرو پیش ہوا۔ سرکار کی طرف سے ایڈوکیٹ جنرل۔ مسٹر میکفرسن اور مسٹر سٹرلنگ ہم اور ملزمون کی طرف سے مسٹر انڈرسن۔ ڈاور اور کرتانی پیروکار تھے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے افتتاحی تقریر مین مضامین زیر بحث کو پڑھنے کے پہلے جوری کو مخاطب کرکے بیان کیا کہ جسوقت یہ مضامین لکھے گئے اسوقت انتظام وبا سے جسکے کرنے پر گورنمنٹ مجبور تھی۔ باشندگان پونا مین قدرتی طور پر سخت اشتعال پھیلی ہوئی تھی۔ ایسے موقعہ پر اڈیٹران و مالکان اخبارات کا فرض تھا کہ وہ رعایا کو اور برافروختہ کرنیکی بجائے اپنے ناظرین کو سمجھاتے کہ گورنمنٹ یہ تدابیر رعایا کی بہتری کے لئے ہی کر رہی ہے۔ مگر اس کے برعکس مضامین مین گورنمنٹ کے جور و ظلم کی شکایت کی گئی اور اوسکو اورنگ زیب کے مظالم سے تشبیہ دیگئی اور لوگون کو بتایا گیا کہ اس ظلم کی وجہ سے سیواجی گو کمزور تھا مسلمانی حکومت کو نابود کرنے مین تقریباً کامیاب ہو گیا۔ کیا جوری اپنی نیک نیتی سے کہہ سکتی ہے کہ یہ مضامین گورنمنٹ کی جائز حکومت کی تابعداری کے حسب حال تصور کر سکتی ہے؟ اسکے بعد مسٹر موصوف نے استغاثہ کے ارجاع کی توقف کی وہی وجہ بتائی جو تیلک کے مقدمہ مین بتائی تھی یہ مضمون ۱۱ اپریل کو شائع ہوا تھا۔ مگر گورنمنٹ باغیانہ مضامین کی طرف مسٹر ریڈ کے قتل سے متوجہ ہوئی۔ استغاثہ کے بیانات کی تائید مین ۴ اپریل کا بھی ایک مضمون پڑھکر سنایا گیا۔ اور آخر مین گورنمنٹ کی منظوری دوبارہ ارجاع استغاثہ عدالت مین پیش کی گئی۔ مسٹر اینڈرسن وکیل ملزم نے اعتراض کیا کہ یہ مجمل اور ناکافی ہے۔ جج نے اعتراض کو مسترد کرکے سرکاری مترجم کی شہادت لینی شروع کر دی۔

۱۷ ستمبر کو استغاثہ کی شہادت اور فریقین کی تقریرین ختم ہونیکے بعد (ملزمون نے کوئی شہادت پیش نہین کی تھی) جج نے مقدمہ کا خلاصہ جوری کو سنا کر فیصلہ دینے کی ہدایت کی۔ اہالی جوری آدہ گھنٹہ کے بعد کمرہ اجلاس مین واپس آئے اور سرپنچ نے اطلاعدی کہ اہالی جوری مین پانچ کی رائے ایکطرف ہے اور چار کی دوسری طرف۔ جج نے سوال کیا کہ کیا مکرر غور سے اس نسبت مین کوئی فرق آسکتا ہے۔ سرپنچ نے کہا۔ ہرگز نہین۔ اسپر عدالت کو اسکے سوا اور کوئی چارہ نہ رہگیا۔ کہ جوری کو رخصت کرکے نئی جوری طلب کرے۔ کیونکہ جبتک کم از کم دو تہائی رائے دہندگان ایکطرف نہون عدالت کوئی کارروائی نہین کر سکتی۔ الغرض دو دن جرح ہونیکے بعد مقدمہ ویسا کا ویسا رہا۔ اور اب پھر از سر نو کارروائی شروع ہو گی۔

مسٹر لینگ ایڈوکیٹ جنرل نے افتتاحی تقریر مین اسبات پر بڑا زور دیا تھا۔ کہ اس قسم کے مقدمات مین اگر مضامین باغیانہ ثابت ہو جائین تو پھر پرنٹرونکو بھی صاف نہین چھوڑ جانے دینا چاہئے۔ کیونکہ اگر اونکی گرفتاری کے لئے پرنٹر بہم نہ پہونچے تو وہ کسی طرح دیدیا مین مشتہر نہین ہو سکتے۔ مضامین کی نسبت صاحب موصوف نے بحث کی کہ اسمین کوئی شک نہین ہے وہ گورنمنٹ کے برخلاف خیالات بدخواہی یا خیالات عناد و نفرت پھیلانیکا موجب ہین۔ جوری کو صرف یہ غور کرنا ہے کہ آیا یہ ایسی ناپسندیدگی ہے جو تشریح کی ذیل مین آسکے۔ مسٹر اینڈرسن نے اپنی تقریر مین جو پونے پانچ بجے شام کو ختم ہوئی۔ اسبات پر بڑا زور دیا کہ جسوقت یہ مضامین لکھے گئے تھے اوسوقت پونا مین دفعیہ وبا کی تدابیر سے جو دیسیونکو لازمی طور پر سخت ناگوار تھین عام جوش پھیلا ہوا تھا۔ اپنے بھائیونکی مصائب دیکھکر کیلکار کو جیسا کہ ہر ایک صاف دل آدمی کو آنا چاہئے سخت غصہ آیا۔ اور اوسنے اپنے خیالات ناراضگی کو ایسی عبارت مین جو مبتک کے مقدر ترش اور غیر معتدل ہے۔ مگر کسیطرح بھی ایسی باغیانہ نہین سمجھی جا سکتی کہ دفعہ کی ذیل مین آجائے۔ ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا +

یہ مقدمہ ایڈوکیٹ جنرل نے شروع ہی کسی نہ کسی ساعت مین کیا تھا اسکے عنوان پہلے دن ہی اچھو نظر نہ آئے۔ مقدمہ کی کارروائی ۱۵ کو شروع ہوئی اور جب ۷ اہل جوری منتخب ہو چکے اور باقی دو کا انتخاب رہگیا تو فریقین نے باقیماندہ ہر ایک طلب شدہ جوار پر یکے بعد دیگرے اعتراضونکی بھرمار کر دی۔ حتی کہ فہرست ختم ہو گئی اور باقی دو جوری منتخب نہ ہوئے۔ اسپر مقدمہ مجبوراً دوسرے دن پر ملتوی کر دیا گیا۔ ہائیکورٹ کے اجلاس مین نو جوری منتخب کرنی پڑتی ہین +

مرثیہ و مراثی

مظلوم مسلمانان کریٹ اور مجروحین عساکر عثمانیہ کیلئے چندہ

ایک لمبے عرصہ سے ہندوستان کے مختلف حصوں مین شور مچ رہا ہے کہ کریٹ کے مجروح اور مظلوم مسلمانون کے واسطے چندہ بھیجا جاوے - چنانچہ اسکے متعلق بڑے بڑے شہرون خاص اس کام کیواسطے کمیٹیان اور انجمین قایم ہوئین - مسجدون مین وعظ کئے گئے جلسون مین لکچر دئے گئے بڑے بڑے سامان ہوئے - اور خاص خاص قواعد وضوابط وضع کئے گئے - لیکن غالباً آجتک ہندوستان سے باہر ایک پائی بھی نہین بھیجی گئی ترکونسی ہمدردی اور اونسے محبت رکھنے کے متعلق ایک سے ایک نیا مضمون اخبارون مین شایع ہوتا ہے - سید صاحب جو اس معاملہ مین کچھ بولے اور ایک سچی بات کہی تو چارو نطرف سے لوگ اونکے پیچھے پڑگئے - اور اونکو بدظنی کی نظر سے دیکھنے لگے کوئی اون سے سوال کرتا ہے کہ عثمانیہ خلافت صحیح کیون نہین ہے - کوئی پوچھتا ہے کہ ہمارا ٹرکی کے مسلمانون کے ساتھ کوئی بھی تعلق کیون نہین ہے غرضکہ اسی بحث مین اخبارونکے کالم کے کالم سیاہ ہوگئے - اور جوش والے لوگون نے شیٹ کے شیٹ لکھ ڈالے لیکن ایک عملی کام کہ جس مین دین و دنیا دونون قسم کی بہبودی ہے اور جسکو واسطے نہ کسیکو اعتراض ہے اور نہ کوئی کسی قسم کا خیال کرسکتا ہے آجتک ایسی مردہ حالت مین پڑا ہوا ہے - تمام یوروپ کے مختلف ملکون سے کریٹ اور جنگ روم اور یونان کے مجروحون کیواسطے نقدی اور جنسی سب طرح کی مدد لاکھون روپئے کی تعداد مین پہنچ چکی لیکن ہندوستان کہ جسمین کریٹ کے چندہ کی تحریک جنگ ہی کی ایک عرصہ پہلے شروع ہوئی تھی - آجتک اپنے زبانی جمع خرچ مین لگا ہوا ہے - تائید اور تردید دونون پہلو طے ہوچکے لیکن اگر کوئی پوچھے کہ اصل مطلب یعنے چندہ کے متعلق کہ کوڑیان بھیجی گئین تو بس پھر وہی زبانی جھک جھک کہ ہان بھئی ہان جلدی کرو کچھ کرنا چاہئے - ایک کمیٹی بناؤ - اوس کے فلان فلان ممبر ہون فلان خزانچی ہو - فلان فلان حرایقہ سے چندہ جمع کیا جاوے بیشک ایک ضروری امر ہے اور ہمکو ٹرکی کے ساتھ یون ہمدردی کرنی چاہئے - اور یون مدد دینی چاہئے وغیرہ وغیرہ +

اسمین کوئی شک نہین کہ جسقدر شان و شوکت کے ساتھ ٹرکی کی فتحیابی کے متعلق جلسے کئے گئے - وہ سب لغو اور بیہودہ تھے - جس صورت مین ہم دیکھ رہے ہین کہ انہی مجروح ترکون کیواسطے کہ جنکی فتحیابی کی خوشیان اس زور و شور کے ساتھ منائی جارہی ہین - ایک پیسہ بھی نہین بھیجا گیا - روشنی کی گئی مولود خوانیان ہوئین مٹھائیان تقسیم ہوئین عمدہ عمدہ کپڑے پہنے گئے - یہ کس کے واسطے محض اپنے حظ النفس کیواسطے اپنا منہ میٹھا کرنے اور اپنا دل خوش کرنیکے واسطے جنکے متعلق یہ خوشیان کی جارہی ہین اونکے زخمون پر نہ تمہارے کسی پیسہ کی قیمت سے مرہم لگایا گیا - نہ تمہاری بھیجی ہوئی کسی نقدی مین سے خرید کر پٹیان باندھی گئین پھر ہم کسطرح کہہ سکتے ہین کہ تمکو اونکے ساتھ ہمدردی یا تم اونکی کسی قسم کی بھی مدد کرنا چاہتے ہو - ہان سید صاحب کو سارے کے ساری ایک سری سے خفا ہونیکو طیار ہوگئے - کیونکہ یہ کام تو صرف زبانی طور پر ادا ہوسکتا تھا - اگر کچھ شرم و حیا تھی تو کچھ کرکے دکھانے کے بعد بھی خفا ہوئے ہوتی - گر جان طلبی مصایقہ نیست - زری طلبی سخن دریں است - یوروپ کے پادری عیسائیون کو سب برا کہنے کو طیار ہین لیکن ذرہ اونکی سی صفات تو پیدا کرلو - وہی یوروپ جو دو سال سے ترکون کو دبا برگالیان دے رہا تھا - آج اونہی مجروح ترکون کیواسطے صرف نقد چندہ ہی جمع نہین کررہا - بلکہ کہین سے اونکے معالجے کیواسطے ڈاکٹر اور جراح چلے آرہے ہین - اور کہین سے زخمون کیواسطے پٹیان بھیجی جارہی ہین اور کہین سے اونکی نیچر بچھانیکے لئے نرم نرم تکئے اور گدے تیار ہوکر آرہی ہین - یہ ساری باتین سنکر بعض تیز طبع ناظرین کچھ منہ پھلا کر کہین گے تو سہی کہ یہان بھی تو چندہ جمع کیا جارہا ہے - جب جمع ہوجائیگا تب بھیجا ہی جائیگا لیکن اے میرے دوستو اس ڈھیل اور سستی سے جو کچھ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے وہ آپ خود ہی سمجھ سکتے ہین - تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود - کریٹ کا فساد ختم ہوئے مدت ہوچکی روم و یونان کی جنگ بند ہوئے عرصہ گذر چکا - پھر ہم نہین سمجھ سکتے کہ آپکے بھیجے ہوئے چندہ سے وہان کونسی سٹور اور شفاخانے تعمیر ہونگے - کہ جن ذخیرون سے کریٹ والے تمام ضروری اشیا سے مستغنی ہوجائینگے - اور جن شفاخانون مین لڑائی کے مجروح آرام کے ساتھ شفایاب ہوتے ہوئے دیکھے جائینگے + ٥

ایک قطرہ بھی ہے کافی ابر خوش ہنگام کا + جل گیا جب کھیت اور برسا تو پھر کس کام کا

اسپر شاید آپ اور بھی خفا ہونگے کہ کیا سلطنت عظمی عثمانیہ ہمارے ہی بھروسہ پر بیٹھی ہے کہ یہانسے ہی چندہ جائے تو کریٹ کے خانہ بدوش آرام پائین اور جنگ کے مجروح شفایاب ہون بیشک اسکا مین بھی مقر ہون کہ آپکے کسی چندہ کی وہان ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہین ہے لیکن اگر ایکا یہی حیا ہے تو پھر یہ شور و شوری کیون ہے - اور کس مصرف کیواسطے یہ چندہ جمع کیا جارہا ہے - اگرچہ یہ بات درست ہے - کہ وہان کسی کے چندہ کی پرواہ نہین ہے لیکن مین تو اسبات کا قایل ہون کہ گو وہان ہماری اس حقیر چندہ کی کچھ بھی حقیقت نہین ہے - لیکن (برگ سبز است تحفہ درویش) کے موافق ہمارے واسطے اوس بارگاہ عالی مین اپنے روحانی بادشاہ کے روبرو کسی حقیر سے حقیر چیز کا پیش کرنا بھی ایک فخر اور عزت کا باعث ہے اور بس -

غرض کہ ہمارا مطلب اس ساری سمع خراشی سے یہ ہے کہ جو کچھ چندہ ہندوستان مین اسوقت تک جمع ہوچکا ہے - وہ تو فوراً روانہ کردیا جاوے اور جو کچھ بعد مین ہوگا وہ دیکھا جائیگا - کیونکہ چندہ جمع کرنیکے متعلق تو اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جاچکا ہے - اور کسی مردہ جسم مین روح پھونکنا خدا کے اختیار مین ہے -

(ق)

خاکسار صادق بلند شہری

حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دامت سلطنتہا کی میٹچیو قایم کرنیکا فنڈ

بخدمت شریف اڈیٹر وکیل امرتسر - جنابعالی - مین حسب فشا مستذکرۃ الصدر فنڈ کی کمیٹی کے ایک کاپی اپیل واسطے چندہ ارسال خدمت کرکے التماس کرتا ہون - کہ آپ براہ نوازش اسکو اپنے اخبار گوہربار مین جگہ دے کر کمیٹی کو مشکور و ممنون فرماوین فقط

آپکا خیر خواہ - ایچ کالڈ ول لیسٹے - جنرل سکرٹری

مستذکرۃ الصدر فنڈ کی کمیٹی بذریعہ آپکے اخبار اور دیگر ہمعصر اخبارونکے تمام باشندگان صوبہ پنجاب سے استمداد کی اپیل کرتی ہے - حضرت **ملکہ معظمہ قیصرہ ہند** کی الماسی جوبلی کے مبارک موقعہ پر ایک عمدہ میٹچیو بطور یادگار بنانے کیلئے مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ درکار ہے - جسمین سے قریباً ترپن ہزار روپیہ کے زر چندہ وصول ہوچکا ہے - جو زیادہ تر غیر ملازم صاحبان نے دیا ہے - اب ڈسٹرکٹ کمیٹیون اور میونسپل کمیٹیون کی معرفت عام لوگون سے جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے مبارک عہد سے مستفید ہورہے ہین - چھوٹی چھوٹی رقوم چندہ جمع کرنیکی تجویز قرار پائی ہے - اور کمیٹی امید کرتی ہے کہ اس نمک حلال صوبہ کے لوگ تجویز مندرجہ صدر مین بہمہ تن مدد کرینگے - چونکہ اب اندیشہ قحط کا پنجاب سے جاتا رہا اور باموقعہ بارش ہوجانے سے آیندہ اچھی فصل کے ہونیکی امید قوی ہوگئی ہے - اس لئے کمیٹی مذکور قیصرہ ہند کی عام رعایا پنجاب سے امداد کے لئے اپیل کرنے مین وسواس نہین کرتی - کمیٹی کو یقین ہے کہ حضرت **ملکہ معظمہ قیصرہ ہند** کو زیادہ تر خوشی اسمین ہوگی - کہ انکی نمک حلال رعایا کثیر التعداد سے فرداً فرداً چھوٹی چھوٹی رقوم چندہ کی اپنی خوشی اور عقیدت سے دیوین بہ نسبت اس کے کہ بڑی بڑی رقوم چندہ کی جمع ہون - اور اپیل ہذا اس امید سے جاری کی گئی ہے - کہ باقیماندہ روپیہ مطلوبہ یا اوسکا بڑا حصہ پنجاب کے زمینداران اور دیگر باشندگان قصبات سے حاصل ہوسکے فقط

اعلیحضرت سلطان المعظم کے حکام کے علاقہ یمن مین شداد کے زمانہ کا خزانہ ملنیکی خبر بالکل بے بنیاد ہے ہمنے اس خبر کو شایع کرتے وقت اسکا گپ ہونا بھی ساتھ ظاہر کردیا تھا - پھر تعجب ہے کہ بعض لوگ اسکو کسطرح معتبر خیال کررہے ہین

تار کی خبریں معہ مختصر حواشی

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ گفتگوئے مصالحت کا ٹیر ھا تنازعہ۔ یونانی تاوان کے متعلق انگلستان اور جرمنی متفق الرائے نہیں ہوسکتے۔ انگلستان مطالبہ کرتا ہے کہ جسوقت یونانی پارلیمنٹ محاصل مخصص پر یورپین نگرانی کو تسلیم کرکے اسکے متعلق قانون منظور کردے ٹرکی اُس تاریخ سے ایک مہینہ کے بعد تہیلی کو خالی کردے۔ جرمن چاہتا ہے کہ اول پہلی قسط تاوان کی ادائیگی کے لئے خاص تاریخ مقرر کیجائے (پہلی قسط کی مقدار دس لاکھ پونڈ ترکی یعنی ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے)

(لنڈن ۱۱ ستمبر) محاصرہ کریٹ کا اُٹھایا جانا ملتوی ہوگیا ہے کیونکہ جرمن اسکا مخالف تھا (لنڈن ۱۲ ستمبر) جرمن کیطرح روس بھی محاصرہ اُٹھائے جانیکا مخالف ہے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ شاید چاندی کی سُنی جائے۔ ٹائمز ایک معتبر نامہ نگار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ بنک آف انگلینڈ نے جو نہ فقط سلطنت برطانیہ بلکہ ایک طرح سے کل دنیا کی مالی معاملات کا مرکز اور روح رواں ہے اپنے ریزرو کا پانچواں حصہ (ریزرو کے نوٹوں اور روپیہ وغیرہ کی مقدار عموماً ۵۰ ساٹھ کروڑ سے کم نہیں ہوتی ہے) چاندی میں رکھنا منظور کرلیا ہے ریزرو یہاں سرمایہ کا ریزرو نہیں بلکہ جو نوٹ اور ہنڈیاں بنک جاری کرتا ہے اُنکے مقابلہ پر اسکو کسی مالیت کا ایک حصہ سونے چاندی کی رسکو میں جمع رکھنا پڑتا ہے اور یہاں ریزرو سے یہی جمع مراد ہے (بنک آف انگلینڈ ۱۶۹۴ء میں مشترکہ سرمایہ سے قایم ہوا۔ اس کا سرمایہ ۴۵۵۳۰۰۰ پونڈ ہے۔ اور سرمایہ کا ریزرو ۷ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ۴۷۸۳۱۲۷ پونڈ تھا۔ اسی تاریخ کو اسکے نوٹ دو کروڑ ۱۸ لاکھ کچھ ہزار پونڈ مالیت کے مروج اور تقریباً ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ کے بنک کے خزانہ میں بیکار پڑے تھے۔ نقدی اور سونا چاندی تاریخ مذکورہ کو بنک اور اُسکی شاخوں میں ۳ کروڑ ۹۵ لاکھ ۴۴ ہزار پونڈ مالیت کا جمع تھا۔ وکیل)

ٹائمز اس انقلاب اور تبدیلی کو سخت مضر خیال کرتا ہے اور اُسکا قیاس ہے کہ گورنمنٹ کو سخت مجبوری کا پیش آنا اسکا باعث ہے۔ حکام بنک اس بارہ میں بالکل خاموش ہیں اور ٹائمز کی تحریر کی تردید یا تصدیق یا تشریح کچھ نہیں کرتے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ ہندوستان کمیٹی پیرس کی کانگرس ماہران علوم، فنون مشرقی نے مصر کی قدیم یادگاران کی تحقیق کنندگان کیطرح کمیٹی تحقیق کنندگان مقرر کی ہے۔

ایضاً ۱۱ ستمبر۔ بحیرہ قلزم میں انگریزی جہاز کا غرق ہونا۔ ایک دخانی جہاز جو کہ لمبوسے لنڈن کو جارہا تھا جبل طارق کے نزدیک بحیرہ قلزم میں غرق ہوگیا۔ کل اہالی جہاز سولے ۲۷ آدمیوں کے غرق ہوگئے ہیں۔ پیرم سے مدد بھیجی گئی ہے (بعد میں تار آئی کہ یہ خبر بالکل غلط ہے)

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ قیصر جرمن ہنگرین فوجوں کی مشق و قواعد دیکھنے کیلئے بمقام نوتیس (واقعہ ہنگری) پہنچگیا ہے شہنشاہ آسٹریا فرانسس جوسف نے نہایت تپاک سے اُسکا خیر مقدم کیا۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ شاہ سیام پیرس پہنچگیا ہے۔ پریسیڈنٹ فار اور وزراء فرانس سٹیشن پر شاہ موصوف کا استقبال کرکے نہایت خاطر سے پیش آئے اور ہوٹل تک ساتھ گئے (لنڈن ۱۳ ستمبر۔ شاہ سیام نے ۱۲ ستمبر کو فرانسیسی وزراء کو سیامی دار السفارت میں دعوت دی۔

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ گفتگوئے مصالحت۔ جرمنی اور انگلستان لارڈ سالسبری کی تجویز پر اصولاً متفق الرائے ہوگئے ہیں تہیلی کا تخلیہ پہلے تاوان ادا ہونے پر مشروط نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ مزدوروں کا قتل۔ صوبجات متحدہ امریکہ کی دریائی ریاست ہنی سلونیا سے خبر آئی ہے کہ بمقام ہیزلٹن حاکم شہر کے اردلیوں نے مزدوروں کے ایک گروہ پر جو اُس کی ہجو ہنسی کررہا تھا بندوقیں چلائیں ۲۱ مزدور مرگئے اور ۴۱ زخمی۔ انمیں سے اکثر ہنگریا کے تارک الوطن تھے۔ مزدوروں نے ایکا کرکے کام چھوڑ دیا تھا۔

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ شاہ سیام نے فرانسیسی وزیر خارجہ سے کل مخلصانہ ملاقات کرکے اُسے یقین دلایا کہ میں فرانس کا سچا دوست ہوں۔ شاہ موصوف نے ایم فار پریسیڈنٹ فرانس کو طبقہ زرد نشان کا تاج عطا کیا۔ یہ نشان صرف بادشاہوں کیلئے مخصوص ہے۔

ایضاً ۔ بربر پر تصرف۔ کرنیل ہنڑ نے جو گن بوٹا در مصری فوج کو لیکر آگے بڑھے تھے بربر پر قبضہ کرلیا ہے۔ گن بوٹوں نے بربر سے تیس میل جنوب میں درویشوں کی چودہ کشتیاں جنپر غلہ بار تھا گرفتار کیں۔

ایضاً ۔ وزیر ہند نے ایکسالہ میعاد کی جو ہنڈیاں ۲۵ لاکھ پونڈ کی جاری کرنیکا اعلان کیا تھا انگلو فیصدی ۱۶ پونڈ ۵ شلنگ ۳ پنس پر بیچنا منظور کیگئے ہے۔ کل درخواستیں ۱۷ لاکھ کئی ہزار کیلئے موصول ہوئیں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ گفتگوئے مصالحت۔ تجارتی تعلقات شروع ہوگئی۔ دول نے یونان کی درخواست قبول کرلی ہے کہ اُسکے تجارتی تعلقات پھر ٹرکی سے قایم کرادیئے جائیں۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ مسٹر تیلک کا مقدمہ۔ لنڈن کے اخبارات بالعموم مسٹر تیلک کی سزا کو واجبی اور مناسب خیال کرتے ہیں البتہ اخبار ڈیلی کرانیکل نے اُسے پسند نہیں کیا۔ اُسکی رائے میں کمیسری کی تحریرات صرف شرارت انگیز مزخرفات تھیں نہ کہ فی الواقع مفسدانہ اور بغاوت انگیز۔

ایضاً ۔ شاہ سیام اور پریسیڈنٹ فرانس نے کل ساٹھ ہزار فرانسیسی فوج کا معائنہ کیا۔ اہالی پیرس شاہ موصوف سے دوستانہ طور پر پیش آئے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ گفتگوئے مصالحت۔ مسئلہ کریٹ۔ گورنر کریٹ نے منجانب باجالی مشترکہ یورپین عدالت قایم کئے جانے پر اعتراض کیا ہے کہ اس سے حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے شاہی حقوق میں نقص وارد ہوتا ہے۔

قاہرہ ۶ ستمبر۔ ابو حمد تک سلسلہ تار برقی مکمل ہوگیا ہے۔

ملبورن ۶ ستمبر۔ آسٹریلیا کے صوبہ وکٹوریہ کے دار الخلافہ ملبورن میں ۵ ستمبر کو مزدوروں کی عام ضیافت میں ایک شخص نے ملکہ معظمہ کے جام صحت نوش کئے جانیکی تجویز پیش ہونے پر اُس کی مخالفت کی۔ اس ناشائستہ حرکت سے تمام حاضرین دعوت سخت برافروختہ ہوئے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ چین کیلئے جو تین کروزر (نیم جنگی جہاز) بمقام سٹیتنگ بن رہے تھے اُنمیں سے ایک کل سمندر میں آتارا گیا۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ مہاراجہ کپورتھلہ روس سے قسطنطنیہ پہنچگئے ہیں۔

ایضاً گفتگوئے مصالحت۔ آخر تصفیہ ہوگیا۔ سفراء دول متعینہ قسطنطنیہ نے بالآخر عہدنامہ صلح مابین روم و یونان کی مسودہ میں نئی شرائط کو قطعی طور پر داخل کردیا ہے (بعد میں خبر آئی ٹرکی و یونان نے عہدنامہ پر دستخط کردیئے ہیں)

ایضاً قطعی شرائط۔ سفراء دول نے جس عہدنامہ صلح پر قطعی طور پر اتفاق کیا ہے اُسمیں شرط درج کیگئی ہے کہ یونان کی مفوضہ محاصل پر یورپین مالی نگرانی قایم ہوجانیسے ایک مہینہ بعد تہیلی خالی کیجائے۔ لارڈ سالسبری نے تجویز پیش کی تھی کہ جسوقت یونانی پارلیمنٹ ایسی نگرانی کا قیام منظور کرے۔ اُسوقت سے ایک مہینہ بعد تہیلی خالی کیجائے۔ دول نے اس کی جگہ نگرانی کے فی الواقع قایم ہوجانیکی تاریخ سے ایک مہینہ بعد تخلیہ ہونا منظور کیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ابھی یورپین نگرانی کو قواعد وضع ہونے اور ہر ایک سلطنت کو اپنی اپنی طرف سے ممبر مقرر کرنے کیلئے بہت عرصہ درکار ہوگا علاوہ بریں یہ شرط ابھی تک صرف دول نے آپسمیں منظور کی ہے رائیٹر ایجنسی نے یہ نہیں بتایا کہ ٹرکی نے بھی اسے منظور کرلیا ہے اور جبتک اُسکی منظوری حاصل نہ کیجائے دول کا باہمی بحث و تمحیص فضول ہے (وکیل)

ایضاً جہاز نیوبا پر آج گورہ فوج بمبئی کیطرف روانہ ہوگئی۔ جہاز کی روانگی کے موقعہ پر انبوہ کثیر لنگر گاہ کے سواحل پر جمع تھا جسنے زور شور سے چیرزدیئے (یہ وہی فوج ہے جسکی نسبت چند ہفتے ہوئے خبر درج کیگئی تھی کہ وہ ہندوستان کی چند گورہ پلٹنوں کی یہانسے حسب معمول سالانہ تبدیلی کرانیکے لئے ولایت ہی آنیوالی ہے۔ ناظرین کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ کوئی زائد گورہ فوج ولایت سے آئی ہے (وکیل)

ایضاً سر ولیم لاکہارٹ سر جارج وہائٹ کے بعد سپہ سالار افواج ہند ہونگے۔ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان ہوگیا ہے

ایضاً شاہ سیام فرانس سے لنڈن واپس آئے ہیں پیرس چھوڑنے سے پہلے شاہ موصوف نے سر جارج سیام کے

ہندوستان کی خبرین

احاطہ مدراس کی چہادنی پلادرم کے دو گورے شکار کھیلنے گئے۔ ایک گاؤن مین جاکر اونہون نے بے اندازہ شراب پی اور خرمستی کرنے لگے۔ دیہاتیون نے اونکو دق کرنا شروع کیا۔ اسپر ایک گورہ نے مجمع پر بندوق جھونک دی۔ کارتوس مین چھرے تھے۔ آٹھ دیسی زخمی ہوئے۔ شور سُنکر چند پولیس والے سفید کپڑون مین دوڑے آئے۔ اور گورون کو گرفتار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اونمین سے بھی چند ایک زخمی ہوئے۔ چہادنی مین خبر پہنچنے پر ایک لفٹنٹ نے موقعہ پر جاکر گورہ سے بندوق چھین لی۔ فوجی عدالت مین ۱۱ ستمبر کو مقدمہ پیش ہوا۔ +

مدراس ہائیکورٹ کے پختہ فرش کا ایک حصہ جو رنگی اینٹون سے پٹا ہوا ہے اجلاس کے برخاست ہونیسے کچھہ عرصہ پہلے خود بخود یک لخت اُٹھہ کھڑا ہوا جس سے عدالت مین عام ہلچل پڑگئی۔ پہلے خیال ہوا کہ یہ زلزلہ کے آثار ہین۔ جب کوئی زلزلہ نہ محسوس ہوا تو عام جاہل خیال کرنے لگ گئے کہ یہ کسی بھوت پریت کی شرارت ہے۔

بمبئی مین طاعون سے ابھی تک بدستور دو چار جانین روز ضایع ہو رہی ہین نئے مریضون کی روزانہ اوسط پانچ چھ کے قریب ہے۔ پونا مین بھی طاعون برابر موجود ہے۔ بلکہ پچھلے دنون ایک انگریز فوجی افسر بھی بیمار ہوگیا ہے۔ +

سندھ کی طرف سے آنیوالے مسافرون درجہ سوم و انٹرمیڈیٹ کا جو معائنہ خانپور اسٹیشن پر ہوا کرتا تھا وہ بند کر دیا گیا ہے۔ البتہ بمبئی کیطرف سے آنیوالون کے لئے جنوبی پنجاب کے سٹیشنون پر ابھی برابر طبی معائنہ ہوتا ہے۔

دہلی مین مشترکہ سرمایہ سے چرٹ اور سگار بنانیکا کارخانہ جاری ہونیوالا ہے وہان کے چند عالی ہمت سرمایہ دار صنعت و حرفت کو فروغ دینے مین جو سرگرمی دکھلا رہے ہین اوس سے کامل یقین ہوتا ہی کہ ایکدن دہلی پولیٹکل دارالخلافہ نہ سہی ہندوستان کا تجارتی مرکز ضرور بنجائے گا۔ +

ایسٹ انڈیا ریلوے پر نوادیہ کے قریب جو تصادم ہوا تھا اوسکی پاداش مین یورپین ڈرائیور کو ۲۵۰ اور یورپین نائب سٹیشن ماسٹر کو ۱۵۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا اور یورپین گارڈ موقوف کر دیا گیا۔ کیا اگر دیسی ہوتے تو اونکے ساتھہ بھی ایسا ہی سلوک ہوتا۔ +

میسور کی کانہائے طلائی واقع کلار مین ۱۱ ستمبر کی دوپہر کو سخت خوفناک حادثہ ہوا۔ سب مزدور تنخواہ لینے کے لئے کان سے باہر آرہے تھے کہ ایک شخص اوپر لے زینہ سے گرا۔ اور نچلے زینہ والون کو بھی ساتھہ لیتا ہوا کان مین جو ۱۸۰۰ فیٹ گہری تھی اون لوگون پر جو وہان جمع تھے جا پڑا۔ ۵۴ ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔ +

پونا کے مجسٹریٹ نے اون دونون برہمنون سے جو بمبئی مین گرفتار کئے گئے تھے آٹھہ آٹھہ ہزار کے مچلکے اور چار چار ہزار کی دو ضمانتین فی کس ایک سال کیلئے طلب کین جنکو بہم نہ پہونچنے پر وہ ایک ایک برس کے لئے جیلخانہ بھیجدیئے گئے۔ +

کراچی مین ۱۴ ستمبر کی رات کو اینگلو انڈین جماعت نے کمشنر صاحب کی کوٹھی پر جلسہ کرکے ایک دوسرے گورے والنٹیر فوج مین داخل ہونیکی تحریک کی چنانچہ اُسی وقت ایک سے زائد شخص سندہ والنٹیرز یا والنٹیران توپخانہ کی جماعت مین بھرتی ہوگئے۔ +

میرزا ضیاء الدین اکمل لاہوری نے جو چھہ سات برس ہوئے بیرسٹری کیلئے وطن سے ولایت گئے تھے۔ مگر پہروہان جاکر سوداگران چاء کی ایک تجارتی کوٹھی کے ایجنٹ ہوگئے تھے۔ وائینا کے ایک سربرآوردہ ہفتہ وار اخبار کو انگریزی حکومت ہند کے برخلاف سخت مضمون لکھا ہے جس مین زیادہ تر وہی خیالات ظاہر کئے گئے ہین جو نیشنل کانگرس کے حامیون کے ہین۔ میرزا صاحب کو غالباً یہ معلوم نہین کہ رعیت کو سلئے تباہ و برباد نہین ہو رہی کہ گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر دیسی نہین ہین۔ بلکہ اوسکی بربادی اور ناراضمندی کا باعث زیادہ تر خود اونکے دیسی بھائی ہی ہین جو سرکاری ملازمت مین داخل ہوتے ہی بالعموم رعیت کا خون چوسنا اپنا اہم فرض سمجھنا شروع کر دیتے ہین۔ یہ مانا کہ گورنمنٹ اعلی انتظامی عہدے دیسیون کو نہین دیتی۔ مگر یہ تو بتلاؤ ضلع بھر مین کتنے اعلے عہدے یورپین لوگون کے ہاتھہ مین ہوتے ہین۔ زیادہ سے زیادہ تین چار یعنی ڈپٹی کمشنری۔ پولیس کی سپرنٹنڈنٹی۔ سول سرجنی اور اگر کنٹونمنٹ ہے تو اسکی انجنیری۔ اب اگر گورنمنٹ یہ عہدے بھی کل ضلاع مین جیسے کہ بعض اضلاع مین اس وقت بھی پایا جاتا ہے بالکل دیسیون کو دیدے تو ان چار عہدون کے ملجانے سے ضلع کی تمام رعایا کو جو پانچ دس لاکھہ کے قریب ہو کیا فایدہ پہونچ سکتا ہے۔ کیا اونکی تنخواہون کا تین چار ہزار روپیہ دو چار دیسیون کو ملجانیسے کل ضلع کے باشندے خوشحال اور فارغ البال ہوجائینگے۔ اسی طرح اگر پنجاب کے کل کمشنر دیسی ہوجائین تو اونکی تنخواہون کا تیس چالیس ہزار روپیہ ماہوار معدودے چند دیسیون کو ملنا کیا کل صوبہ کے باشندون کو دولتمند بنا دیگا۔ علاوہ برین ایسے عہدون کی تعداد ایک معمولی وسعت کے صوبہ مین سو ڈیڑھ سو سے زیادہ نہین ہوتی۔ اگر یہ سب کے سب دیسیون کو دیدیے جائین۔ اور فاتح قوم کو فتح کے ثمرات سے ہی نہین بلکہ اونکی واقعی اعلی لیاقت اور قابلیت سے فایدہ اُٹھانے سے اونکو اور نیز ملک کو محروم کر دیا جائے تو کیا پھر بھی دیسی متلاشیان روزگار کی روز افزون تعداد کثیر ملازمت نہ ملنے پر شور و شغب برپا کرنے سے باز آجائیگی۔ ہرگز نہین۔ ملک مین عام ناراضمندی (جس سے انگریزی خوان فرسودہ دماغ بیکارون کی جماعت قلیل کی ناراضمندی مراد نہین) کے وجود سے کسی کو انکار نہین۔ مگر اس ناراضمندی کا زیادہ تر باعث کیا ہے۔ ہماری دیسی پولیس۔ جوڈیشل اہلکارون۔ ملازمان نہر و مال۔ الغرض ہر محکمہ کے دیسی ملازمون کی رشوت ستانی۔ بدسلوکی اور فرعون مزاجی۔ یہ درست ہے کہ جسطرح کا دیسی بلا استثنا ہر نہین اوسیطرح کا انگریز عہدہ دار بھی پاک و صاف نہین۔ آخر یہ قوم بھی انسانون کی ہے فرشتے نہین ہین۔ مگر انگریزی جماعت کے بگڑے دل افراد مین بھی زیادہ تر دیسی بھائیون کی مہربانی سے ہی اوصاف ذمیمہ پیدا ہوتے دیکھے جاتے ہین۔ گورنمنٹ کا بڑا قصور یہ ہے کہ وہ انگریز اعلی عہدہ دارون کو ماتحتون کی نگرانی کرنے کی تاکید نہین کرتی۔ اور ان انگریز اعلے افسران پر یہ الزام وارد ہوتا ہے کہ وہ دیسیون کو دیسی بھیڑیون سے بچانے کی پروا نہین کرتے۔ اور رعایا جہالت کی وجہ سے ادنی دیسی عہدہ دار کی بدکاریون کو بھی اوسے گورنمنٹ کا نایب سمجھکر گورنمنٹ ہی کیطرف منسوب کرتی ہے میرزا صاحب یا دیگر مدعیان حب الوطنی و ہمدردی قوم کو گورنمنٹ پر دیسیون کو اعلے عہدے نہ دینے کے بیہودہ اعتراض کرنیکی بجائے اوسی صیغہ ملازمت سرکاری کے گندی اور ناپاک اصطبل کی صفائی کی طرف متوجہ کرکے ملک مین عام تعلیم پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان سب برائیون کی تریاق تعلیم ہے جس وقت عام لوگون مین تعلیم کا رواج ہوگیا۔ اونکے خیالات خود بخود بلند ہوجائینگے۔ اون مین اخلاقی جرات پیدا ہوجائیگی۔ اور اُسوقت وہ کسی خائن ملازم کے ناجائز سلوک کو برداشت نکرینگے۔ اور نہ ہی ملازمون کو اونہین تنگ کرنے کے اس قدر موقعے ملین گے۔ اس مسئلہ پر جو بہت غور طلب ہے ہم مضمون انسداد رشوت مین مفصل بحث کر چکے ہین۔ اور آیندہ بھی انشاء اللہ العزیز گورنمنٹ اور ابنائے ملک کو توجہ دلاتے رہنے کی کوشش کرتے رہینگے۔

میرزا صاحب آجکل ہنگری کے کسی شہر مین ایک شہزادہ کے خاندان مین انگریزی زبان کے اتالیق ہین۔ پچھلے برس جب لنڈن مین انہون نے ایک انگریز عورت سے شادی کی تھی تو اوسوقت ہی ہمکو انکا ذکر خیر کسی قدر شرح و بسط سے کرنیکی ضرورت درپیش آئی تھی۔ اونکی مراسلتین اکثر پیسہ اخبار مین شایع ہوتی رہتی ہین جو بالعموم بہت کچھہ قابل تعریف ہوتی ہین۔ مگر خدا کرے کہ وہ ہمارے معزز ہم عصر کا دماغ کسی ایسی تحریر سے جیسی کہ وائینا کے اخبار مین شایع کرائی ہے کبھی پراگندہ نہ کرین۔ اور اونکو ایسی نالائق تحریر کے مسودون کے چاک کرنیکی زحمت سے بچاسے رکھین۔ +

پونا کے قریب ۱۴ ستمبر کو دو مسافر گاڑیون مین تصادم ہوا۔ مگر آٹومیٹک بریک کی وجہ سے زیادہ نقصان نہ ہونے پایا۔ +

کشمیر کے تلعہ گوراہی کے پاس دریائے کشن گنگا پر جو آویزان پل بنایا گیا تہا وہ ٹوٹ گیا ہے دو مزدور غرق ہو گئے۔ ایک بمشکل جانبر ہوا +

سیتا پور کی گورہ فوج مین ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ دو دن مین ۲۹ سپاہی فوت ہوئے +

گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی سے ڈر کر ضلع پونا کے دیسی اخبارات کے تقریباً بارہ اڈیٹرون اور مالکون نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو عرضی دی ہے کہ اُس اقرار نامہ کی فہرستون سے جو ہر سال مالک اخبارات و مطابع مجسٹریٹ کو بھیجتے ہین ہمارے نام خارج کر دیئے جائین۔ کیونکہ ہم اپنے اپنے اخبارات سے اب کوئی تعلق رکھنا نہین چاہتے ان لوگون نے اپنی جگہہ اور آدمیون کو پیش کیا ہے جو ادنیٰ حیثیت کے آدمی ہین۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اُن لوگون کی تحقیقات کرنیکا جواب اڈیٹر اور مالک بننا چاہتے ہین حکم دیا۔ +

اضلاع مفوضہ حیدرآباد (برار) مین اون جنگی افسرون کو جنکی خدمات سول مین منتقل کر دی گئی ہون دیسی بالونن کے امتحان پاس کرنے پر جو انعام ملین گے وہ آیندہ صوبہ مذکور کے خرچ مین (جو گورنمنٹ حیدرآباد کے سر پڑتا ہے اور اوسکو صرف فاضلہ آمدنی ایک خاص مقدار ریزرو رکہنے کے بعد ملتی ہے) ڈالا جائے گا +

بمبئی کے اخبار مظلوم دکن کے اڈیٹر عظیم الدین بنام امیر الدین کو جو سرکار انگریزی کی رعایا نہین ہی گورنر بمبئی نے اختیارات زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۴ء سے کام لیکر ۲۴ گہنٹون کے اندر انگریزی علاقہ سے نکل جانیکا حکم دیا۔ وارنٹ کی تعمیل ۱۲ ستمبر کو ہو گئی۔ یہ شخص دو برس سے حیدرآباد سے بمبئی مین وارد تہا اور بہنڈی بازار مین کباڑی کی دوکان کرتا تہا۔ اخبار جاری کئے دوسرا برس تہا۔ اس مین وہ نہ فقط سرکار انگریزی بلکہ گورنمنٹ نظام عہدہ داران ریاست اور اکثر دیگر شرفا کو ایسی مغلظات سنایا کرتا تہا کہ گورنمنٹ کی خاموشی سے تعجب پیدا ہوتا تہا۔ اس شخص کی تحریرین پڑہنے سے معلوم ہوتا تہا کہ سر بکف پھرتا ہے سب سے آخری پرچہ مورخہ ۱۴ ستمبر مین بہی اُس نے مسٹر جسٹس بدرالدین۔ گورنمنٹ انگلشیہ۔ خفیہ پولیس بمبئی گورنر مدار المہام سرکار آصفیہ کی شان مین دل کہولکر ہزلیات تحریر کی تہین۔ گورنر بمبئی نے اچہا کیا کہ ایسے نالائق پر مقدمہ بنانے کی بجائے اوسے خارج الملک کر دیا۔ +

اسلامی خبرین

پاوینیر کا مصری نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ اگر مصریون نے کچہہ بہی شورش کی اور مصری فوج بہی اونکے ساتھ شامل ہو گئی تو پہر بہی انگریزی فوج اور سوڈانی پلٹن اونکا ایک دن مین ستیاناس کر دینگی۔ مصری وزارت عظمیٰ کا عہدہ بحالت موجودہ بالکل فضول ہے۔ ہان وہ خدیو اور انگریزی عہدہ دارون مین وکالت کا کام ضرور کرتا ہے۔ مگر یہ سمجہہ مین نہین آتا۔ کہ جب فرانس بندر پیرتاریٹون کا بندرگاہ) کو معاہدون کے برخلاف قلعبند کر رہا ہے۔ تو پہر مصر پر انگریزون کے کامل طور پر قبضہ کر لینے مین کیا چیز مانع ہو سکتی ہے۔ میرے خیال مین کسی دن اچانک جبکہ کسی کو توقع بہی نہو گی۔ ایسا ہو جائیگا۔ مصری رات کو یہ خیال کرتے ہوئے سوئینگے کہ وہ سلطان المعظم کی رعیت ہین۔ اور صبح اوٹہنے پر اون کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ سرکار انگریزی کی رعایا ہین"۔

مسٹر عبدالحمید لی میوریر (موقوف شدہ سولیسٹر اور پولیٹکل ایجنٹ مترا (واقع جزیرہ سیلون) پر ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اونکی پہلی بیوی نے جو عیسائی مذہب ہے، قانونی علیحدگی (تنسیخ نکاح) کی اس بنا پر نالش کی تہی کہ صاحب موصوف ازدواج مکرر کرنے سے زنا کے مرتکب ہو رہے ہین۔ کیونکہ اگر انکی دوسری شادی کو جو مس ریوٹ کرناک سے کی گئی ہے مذہب اسلام جائز بہی مان لیا جائے پہر بہی انگریزی رعیت اور برطانیہ نژاد ہونیکی وجہ سے وہ دوسری شادی نہین کر سکتے تہے +

عورت مذکورہ نے شہادت دی کہ مین فرانسیسی نژاد ہون۔ مگر نکاح سے پہلے زیادہ تر انگلستان مین رہتی تہی۔ میری شادی ۲۵ فروری ۱۸۸۵ء کو لندن مین ہوئی۔ مین رومن کیتہولک مذہب ہون سنہ ۱۸۹۱ء تک خاوند کے ساتھ رہی۔ بعد ازان اوس سے علیحدہ ہو گئی۔ اوسنے سپر ظالمانہ سلوک کرنیکا دعوے کیا جو خارج ہو گیا۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین اوسنے طلاق حاصل کرنیکے لئے میرے برخلاف دعوی کیا وہ بہی خارج ہو گیا۔ میرے چلے آنے کے بعد اوسنے بہت کوشش کی کہ مین واپس چلی آؤن۔ مگر مینے انکار کر دیا تہا۔ یہ معاملہ نالش طلاق کی سماعت سے پہلے ہوا تہا۔

مسٹر عبدالحمید لی میوریر نے شہادت دی کہ میرا باپ انگریزی توپخانہ مین کرنیل تہا مین انگریزی رعیت تو ضرور ہون مگر انگریز نہین کہلا سکتا۔ مین جزایر یونین (متصل یونان) مین پیدا ہوا۔ میری ماں کردش نژاد (صوبہ کردستان واقعہ آسٹریا) تہی۔ میری والدہ کے کئی رشتہ دار مسلمان ہین اور قبرس و کریٹ مین رہتے ہین۔ میرا دادا الجیریا مین پیدا ہوا تہا۔ مین مسلمان ہون۔ علانیہ کلمہ شہادت پڑہے مجہے دو برس ہوئے ہین۔ تقریباً ۱۰ برس ہوئے ہین مسلمان ہونے لگا تہا مگر گنڈی (سیلون کا مشہور ضلع اور شہر) کے لاٹ پادری کے سمجہانے پر جو میرا دوست ہے عیسوی مذہب کو نہ چہوڑا۔ جب خانگی جہگڑے شروع ہوئے۔ تو مین علانیہ مسلمان ہو گیا۔ اور بمقام کولمبو مسٹر حنیفہ کے مکان پر مسلمان شرفا کی جماعت کثیر کے روبرو ۱۲ ستمبر ۹۵ء کو مذہب اسلام مین داخل ہوا۔ اور ۱۵ اکتوبر ۹۵ء کو مینے اسلامی شریعت کے مطابق دوسری شادی کر لی۔

مقدمہ مذکور کولمبو کے ڈسٹرکٹ جج کے روبرو پیش تہا۔ اوسنے آخر کار مدعا علیہ کے برخلاف اور مدعیہ کے حق مین فیصلہ دیکر مسٹر عبدالحمید کے چلن پر سخت حملہ کیا ہے۔ جج مذکور کی رای مین مسٹر موصوف نے فقط اس لئے اسلام قبول کیا تہا کہ اونکو مس ریوٹ کرناک سے نکاح کرنیکا موقعہ ملجاوے۔ بغرض محال اگر دونون نیک نیتی سے مسلمان ہوئے ہون پہر بہی سیلون مین مسٹر لی میوریر ایک عیسائی کی حیثیت رکہتے ہین۔ اور عیسائی قوانین کے تابع ہین۔ بنابرین اونکا دوسرا نکاح ناجائز۔ اور مباشرت زانیانہ تہی۔ جج نے مسٹر عبدالحمید پر یہ بہی اعتراض کیا ہے کہ وہ ۱۰ برس تک باطن مین مسلمان رہے۔ مگر بظاہر عیسائی بنے رہے اور عیسائی عورت کو اس دہوکہ مین رکہکر اوس سے تعلق زناشوئی قایم رکہا۔ یہ اخفا اونہون نے صرف ملازمت قایم رکہنے کے لئے کیا۔

انگلستان کے قصبہ وڈرلنگ مین ۱۹۔ اگست کو ایک ۳۶ سالہ نوجوان انگریز نے جو کئی قانونی کتابون اور ناولونکا مصنف اور محاسبی کے کام پر مامور تہا خودکشی کر لی۔ یہ شخص ماغی فتور کیوجہ سے ایکدفعہ پاگلخانہ بہی بہیجا گیا تہا۔ جہانسے رہا ہوئے اوسے تہوڑا ہی عرصہ ہوا تہا۔ اس شخص کے پرائیویٹ کاغذات پڑہنے پر معلوم ہوا کہ اسکو وارث تاج و تخت انگلشیہ ہونیکا خبط تہا۔ قیصرہ ہند اوسکی خیال مین غاصبہ تہین یہ شخص تو فوت ہو گیا اور اسبارہ مین مسٹر سٹیڈ کا مرید تہا۔ اور روحانیات کا علم حاصل کرنیکے شوق نے اسکو دیوانہ بنا دیا تہا۔ جوری اور عدالت نے عارضی جنون سے خودکشی کرنیکا فیصلہ دیا +

مسٹر عبدالحمید نے بہی ایک دیوانی مقدمہ نا جائیداد موقوفی کے ہرجانہ مین ایک لاکھ دسہزار روپیہ دلا پانے کی لئے گورنمنٹ سیلون پر دائر کیا ہوا ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے طویل جواب دعوی داخل کیا۔ کہ مدعی کا دعوے چل ہی نہین سکتا۔

بچی جوانمردی۔ پچہلی جنگ مین قصبہ دبرہ کا ایک تیرہ سالہ لڑکا مسمی عبداللہ بن امیر اللہ مجاہد بنکر عساکر عثمانیہ مین داخل ہوا اور کئی معرکون مین کمال شجاعت و دلاوری کے ساتھ لڑا۔ اس امر کی جب امیر المومنین کو اطلاع ملی۔ تو حضور ممدوح نے فی الفور والی مناسطر کو حکم بہیجا کہ حضور اینجانب نے اوس شجیع و بہادر لڑکے کو دربار شاہی کا چاوش مقرر فرمادیا ہے اوس کو جلد آستانہ علیہ بہیجدو۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کر دی گئی۔ بہادری بہی اسی کا نام ہے۔ اور قدرشناسی بہی اسی کو کہتے ہین +

فارسی اخبار اختر (جو کچہہ عرصہ سے بند ہے) کا مالک طلب مہدی آفندی قسطنطنیہ مین اب پہر فارسی اخبار بنام خورشید جاری کرنے والا ہے + اعلیٰ حضرت امیر المومنین سے ایک عجائب گھر قائم کرنیکا حکم صادر ہوا ہے جسمین اون تمام نوادر کو جمع کیا جائیگا جو آثار قدیمہ کے کھودنے سے برآمد ہونگے +

ہندوستان کی خبرین

احاطہ مدراس کی چہادنی پلادرم کے دو گورے شکار کھیلنے گئے۔ ایک گاؤن مین جاکر اونہون نے بے اندازہ شراب پی اور خرمستی کرنے لگے۔ دیہاتیون نے اونکو دق کرنا شروع کیا۔ اسپر ایک گورہ نے مجمع پر بندوق جھونک دی۔ کارتوس مین چھرے تھے۔ آٹھ دیسی زخمی ہوئے۔ شور سنکر چند پولیس والے سفید کپڑون مین دوڑے آئے۔ اور گورون کو گرفتار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اونمین سے بھی چند ایک زخمی ہوئے۔ چہادنی مین خبر پہنچنے پر ایک لفٹنٹ نے موقعہ پر جاکر گورہ سے بندوق چھین لی۔ فوجی عدالت مین ۱۱ ستمبر کو مقدمہ پیش ہوا۔ +

مدراس ہائیکورٹ کے پختہ فرش کا ایک حصہ جو رومنی اینٹون سے پٹا ہوا ہے اجلاس کے برخاست ہونیسے کچھہ عرصہ پہلے خود بخود یک لخت اٹھہ کھڑا ہوا جس سے عدالت مین عام ہلچل پڑگئی۔ پہلے خیال ہوا کہ یہ زلزلہ کے آثار ہین۔ جب کوئی زلزلہ نہ محسوس ہوا تو عام جاہل خیال کرنے لگ گئے کہ یہ کسی بہوت پریت کی شرارت ہے۔

بمبئی مین طاعون سے ابھی تک بدستور دو چار جانین روز ضایع ہو رہتی ہین نئے مریضون کی روزانہ اوسط پانچ چھ کے قریب ہے۔ پونا مین بھی طاعون برابر موجود ہے۔ بلکہ پچھلے دنون ایک انگریز فوجی افسر بھی بیمار ہوگیا ہے۔ +

سندھ کی طرف سے آنیوالے مسافرون درجہ سوم و انٹرمیڈیٹ کا جو معائنہ خانپور اسٹیشن پر ہوا کرتا تھا وہ بند کردیا گیا ہے۔ البتہ بمبئی کیطرف سے آنیوالون کے لئے جنوبی پنجاب کے سٹیشنون پر ابھی برابر طبی معائنہ ہوتا ہے۔

دہلی مین مشترکہ سرمایہ سے چرٹ اور سگار بنانیکا کارخانہ جاری ہونیوالا ہے وہان کے چند غالی الہمت سرمایہ دار صنعت و حرفت کو فروغ دینے مین جو سرگرمی دکھلا رہے ہین اوس سے کامل یقین ہوتا ہے کہ دہلی پولیٹکل دارالخلافہ نہ سہی ہندوستان کا تجارتی مرکز ضرور بنجائے گا۔ +

ایسٹ انڈیا ریلوے پر نوادیہ کے قریب جو تصادم ہوا تھا اوسکی پاداش مین یورپین ڈرائیور کو ۲۵۰ اور یورپین نایب سٹیشن ماسٹر کو ۱۵۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا اور یورپین گارڈ موقوف کردیا گیا۔ کیا اگر دیسی ہوتے تو اونکے ساتھہ بھی ایسا ہی سلوک ہوتا۔ +

میسور کی کانہائے طلائی واقع کلار مین ۱۱ ستمبر کی دوپہر کو سخت خوفناک حادثہ ہوا۔ سب مزدور تنخواہ لینے کے لئے کان سے باہر آرہے تھے کہ ایک شخص اوپر لے زینہ سے گرا۔ اور نچلے زینہ والون کو بھی ساتھہ لیتا ہوا کان مین جو ۸۰۰ فیٹ گہری تھی اون لوگون پر جو وہان جمع تھے جا پڑا۔ ۵۴ ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔ +

پونا کے مجسٹریٹ نے اون دونون برہمنون سے جو بمبئی مین گرفتار کئے گئے تھے آٹھہ آٹھہ ہزار کے مچلکے اور چار چار ہزار کی دو ضمانتین فی کس ایک سال کیلئے طلب کین جنکو بہم نہ پہونچنے پر وہ ایک ایک برس کے لئے جیلخانہ بھیجدیئے گئے۔ +

کراچی مین ۱۴ ستمبر کی رات کو اینگلو انڈین جماعت نے کمشنر صاحب کی کوٹھی پر جلسہ کرکے ایک دوسرے کو والنٹیر فوج مین داخل ہونیکی تحریک کی چنانچہ اُسی وقت ایک سو سے زائد شخص سندہ والنٹیرز یا والنٹیران توپخانہ کی جماعت مین بھرتی ہوگئے۔ +

میرزا ضیاء الدین اکمل لاہوری نے جو چھہ سات برس ہوئے بیرسٹری کیلئے وطن سے ولایت گئے تھے۔ مگر پہر وہان جاکر سوداگران چار کی ایک تجارتی کوٹھی کے ایجنٹ ہوگئے تھے۔ وائینا کے ایک سربرآوردہ ہفتہ وار اخبار کو انگریزی حکومت ہند کے برخلاف سخت مضمون لکھا ہے جس مین زیادہ تر وہی خیالات ظاہر کئے گئے ہین جو نیشنل کانگرس کے حامیون کے ہین۔ میرزا صاحب کو غالباً یہ معلوم نہین کہ رعیت اسلئے تباہ و برباد نہین ہو رہی کہ گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر دیسی نہین ہین۔ بلکہ اوسکی بربادی اور نارضامندی کا باعث زیادہ تر خود اونکے دیسی بھائی ہی ہین جو سرکاری ملازمت مین داخل ہوتے ہی بالعموم رعیت کا خون چوسنا اپنا اہم فرض سمجھنا شروع کردیتے ہین۔ یہ مانا کہ گورنمنٹ اعلی انتظامی عہدے دیسیون کو نہین دیتی۔ مگر یہ تو بتاؤ ضلع بہر مین کتنے اعلے عہدے یورپین لوگون کے ہاتھہ مین ہوتے ہین۔ زیادہ سے زیادہ تین چار یعنی ڈپٹی کمشنری۔ پولیس کی سپرنٹنڈنٹی۔ سول سرجنی اور اگزکٹو انجینری۔ اب اگر گورنمنٹ یہ عہدے بھی کل ضلاع مین جیسے کہ بعض اضلاع مین اس وقت بھی پایا جاتا ہے بالکل دیسیون کو دیدے تو ان چار عہدون کے ملجانے سے ضلع کی تمام رعایا کو جو پانچ دس لاکھہ کے قریب ہو کیا فایدہ پہونچ سکتا ہے۔ کیا اونکی تنخواہون کا تین چار ہزار روپیہ دو چار دیسیون کو ملجانیسے کل ضلع کے باشندے خوشحال اور فارغ البال ہوجائینگے۔ اسی طرح اگر پنجاب کے کل کمشنر دیسی ہوجائین تو اونکی تنخواہون کا تیس چالیس ہزار روپیہ ماہوار معدودے چند دیسیون کو ملنا کیا کل صوبہ کے باشندون کو دولتمند بنا دیگا۔ علاوہ بریں ایسے عہدون کی تعداد ایک معمولی وسعت کے صوبہ مین سو ڈیڑھ سو سے زیادہ نہین ہوتی۔ اگر یہ سب کے سب دیسیون کو دیدیے جائین۔ اور فاتح قوم کو فتح کے ثمرات سے ہی نہین بلکہ اونکی واقعی اعلی لیاقت اور قابلیت سے فایدہ اٹھانے سے اونکو اور نیز ملک کو محروم کردیا جائے تو کیا پہر بھی دیسی متلاشیان روزگار کی روز افزون تعداد کثیر ملازمت نہ ملنے پر شور و شغب برپا کرنے سے باز آجائیگی۔ ہرگز نہین۔ ملک مین عام نارضامندی (جس سے انگریزی خوان فرسودہ دماغ بیکارون کی جماعت قلیل کی نارضامندی مراد نہین) کے وجود سے کسی کو انکار نہین۔ مگر اس نارضامندی کا زیادہ تر باعث کیا ہے۔ ہماری دیسی پولیس۔ جوڈیشل اہلکارون۔ ملازمان نہر و مال۔ الغرض ہر محکمہ کے دیسی ملازمون کی رشوت ستانی۔ بدسلوکی اور فرعون مزاجی۔ یہ درست ہے کہ جسطرح کا دیسی بلا استثنا ہر نہین اوسیطرح کا انگریز عہدہ دار بھی پاک و صاف نہین۔ آخر یہ قوم بھی انسانون کی ہے فرشتہ نہین ہین۔ مگر انگریزی جماعت کے بگڑے دل افراد مین بھی زیادہ تر دیسی بھائیون کی مہربانی سے ہی اوصاف ذمیمہ پیدا ہوتے دیکھے جاتے ہین۔ گورنمنٹ کا بڑا قصور یہ ہے کہ وہ انگریز اعلی عہدہ دارون کو ماتحتون کی نگرانی کرنے کی تاکید نہین کرتی۔ اور ان انگریز اعلے افسران پر یہ الزام وارد ہوتا ہے کہ وہ دیسیون کو دیسی بہتریون سے بچانے کی پروا نہین کرتے۔ اور رعایا جہالت کی وجہ سے ادنی دیسی عہدہ دار کی بدکاریون کو بھی اوسے گورنمنٹ کا نایب سمجھکر گورنمنٹ ہی کیطرف منسوب کرتی ہے میرزا صاحب یا دیگر مدعیان حب الوطنی و ہمدردی قوم کو گورنمنٹ پر دیسیون کو اعلے عہدے نہ دینے کے بیہودہ اعتراض کرنیکی بجائے اوسی صیغہ ملازمت سرکاری کے گندی اور ناپاک اصطبل کی صفائی کی طرف متوجہ کرکے ملک مین عام تعلیم پہیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان سب برائیون کی تریاق تعلیم ہے جس وقت عام لوگون مین تعلیم کا رواج ہوگیا۔ اونکے خیالات خود بخود بلند ہوجائینگے۔ اون مین اخلاقی جرات پیدا ہوجائیگی۔ اور اُسوقت وہ کسی خائن ملازم کے ناجایز سلوک کو برداشت نکرینگے۔ اور نہ ہی ملازمون کو اونہین تنگ کرنے کے اس قدر موقعے ملینگے۔ اس مسئلہ پر جو بہت غور طلب ہے ہم مضمون انسداد رشوت مین مفصل بحث کرچکے ہین۔ اور آیندہ بھی انشاء اللہ العزیز گورنمنٹ اور ابنائے ملک کو توجہ دلاتے رہنے کی کوشش کرتے رہینگے۔

میرزا صاحب آجکل ہنگری کے کسی شہر مین ایک شہزادہ کے خاندان مین انگریزی زبان کے اتالیق ہین۔ پچھلے برس جب لنڈن مین انہون نے ایک انگریز عورت سے شادی کی تھی تو اوسوقت ہی ہمکو انکا ذکر خیر کسی قدر شرح و بسط سے کرنیکی ضرورت درپیش آئی تھی۔ اونکی مراسلتین اکثر پیسہ اخبار مین شایع ہوتی رہتی ہین جو بالعموم بہت کچھہ قابل تعریف ہوتی ہین۔ مگر خدا کرے کہ وہ ہمارے معزز ہم عصر کا دماغ کسی ایسی تحریر سے جیسی کہ وائینا کے اخبار مین شایع کرائی ہے کبھی پراگندہ نہ کرین۔ اور اونکو ایسی نالایق تحریر کے مسودون کے چاک کرنیکی زحمت سے بچاسے رکھین۔ +

پونا کے قریب ۱۴ ستمبر کو دو مسافر گاڑیون مین تصادم ہوا۔ مگر آٹومیٹک بریک کی وجہ سے زیادہ نقصان نہ ہونے پایا۔ +

کشمیر کے قلعہ گوراہی کے پاس دریائے کشن گنگا پر جو آویزان پل بنایا گیا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے دو مزدور غرق ہو گئے۔ ایک بمشکل جانبر ہوا +

سیتا پور کی گورہ فوج مین ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ دو دن مین ۲۹ سپاہی فوت ہوئے +

گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی سے ڈر کر ضلع پونا کے دیسی اخبارات کے تقریباً بارہ اڈیٹرون اور مالکون نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو عرضی دی ہے کہ اُس اقرار نامہ کی فہرستون سے جو ہر سال مالک اخبارات و مطابع مجسٹریٹ کو بھیجتے ہین ہمارے نام خارج کر دیئے جائین۔ کیونکہ ہم اپنے اخبارات سے اب کوئی تعلق رکھنا نہین چاہتے ان لوگون نے اپنی جگہہ اور آدمیون کو پیش کیا ہے جو اونی حیثیت کے آدمی ہین۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اُن لوگون کی تحقیقات کرنیکا جواب اڈیٹر اور مالک بننا چاہتے ہین حکم دیا۔ +

اضلاع مفوضہ حیدرآباد (برار) مین اون جنگی افسرون کو جنکی خدمات سول مین منتقل کر دی گئی ہون دیسی بالون کے امتحان پاس کرنے پر جو انعام ملین گے وہ آیندہ صوبہ مذکور کے خرچ مین (جو گورنمنٹ حیدرآباد کے سر پڑتا ہے اور اوسکو صرف فاضلہ آمدنی ایک خاص مقدار ریزرو رکھنے کے بعد ملتی ہے) ڈالا جائے گا +

بمبئی کے اخبار مظلوم دکن کے اڈیٹر عظیم الدین بن امیر الدین کو جو سرکار انگریزی کی رعایا نہین ہے گورنر بمبئی نے اختیارات زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۴ء سے کام لیکر ۲۴ گھنٹون کے اندر انگریزی علاقہ سے نکل جانیکا حکم دیا۔ وارنٹ کی تعمیل ۱۴ ستمبر کو ہو گئی۔ یہ شخص دو برس سے حیدرآباد سے بمبئی مین وارد تھا اور بھنڈی بازار مین کباڑی کی دوکان کرتا تھا۔ اخبار جاری کئے دوسرا برس تھا۔ اس مین وہ نہ فقط سرکار انگریزی بلکہ گورنمنٹ نظام عہدہ داران ریاست اور اکثر دیگر شرفا کو ایسی مغلظات سنایا کرتا تھا کہ گورنمنٹ کی خاموشی سے تعجب پیدا ہوتا تھا۔ اس شخص کی تحریرین پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ سر بکف پھرتا ہے سب سے آخری پرچہ مورخہ ۱۴ ستمبر مین ہی اُس نے مسٹر جسٹس بدرالدین۔ گورنمنٹ انگلشیہ۔ خفیہ پولیس بمبئی گورنر مدار المہام سرکار آصفیہ کی شان مین دل کھولکر ہزلیات تحریر کی تھین۔ گورنر بمبئی نے اچھا کیا کہ ایسے نالائق پر مقدمہ بنانے کی بجائے اوسے خارج الملک کر دیا۔ +

اسلامی خبرین

پاونیر کا مصری نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ اگر مصریون نے کچھ بھی شورش کی اور مصری فوج بھی اونکے ساتھ شامل ہو گئی تو پھر بھی انگریزی فوج اور سوڈانی پلٹن اونکا ایک دن مین ستیاناس کر دینگی۔ مصری وزارت عظمیٰ کا عہدہ بحالت موجودہ بالکل فضول ہے۔ ہان وہ خدیو اور انگریزی عہدہ دارون مین وکالت کا کام ضرور کرتا ہے۔ مگر یہ سمجھہ مین نہین آتا۔ کہ جب فرانس بندرگاہ تارٹیون کا بندرگاہ کو معاہدون کے برخلاف قلعبند کر رہا ہے۔ تو پھر مصر پر انگریزون کے کامل طور پر قبضہ کر لینے مین کیا چیز مانع ہو سکتی ہے۔ میرے خیال مین کسی دن اچانک جبکہ کسی کو توقع بھی نہو گی۔ ایسا ہو جائیگا۔ مصری رات کو یہ خیال کرتے ہوئے سوئینگے کہ وہ سلطان المعظم کی رعیت ہین۔ اور صبح اوٹھنے پر اون کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ سرکار انگریزی کی رعایا ہین۔"

مسٹر عبدالحمید لی میسوریر (موقوف شدہ سولیسٹر اور پولیٹیکل ایجنٹ متراد (واقع جزیرہ سیلون) پر ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اونکی پہلی بیوی نے جو عیسائی مذہب ہے، قانونی علیحدگی اور تنسیخ نکاح کی اس بنا پر نالش کی تھی کہ صاحب موصوف ازدواج مکرر کرنے سے زنا کے مرتکب ہو رہے ہین۔ کیونکہ اگر انکی دوسری شادی کو جو بس ریوٹ کرناٹک سے کی گئی بروے مذہب اسلام جائز بھی مان لیا جائے پھر بھی انگریزی رعیت اور برطانیہ نژاد ہونیکی وجہ سے وہ دوسری شادی نہین کر سکتے تھے +

عورت مذکور نے شہادت دی کہ مین فرانسیسی نژاد ہون۔ مگر نکاح سے پہلے زیادہ تر انگلستان مین رہتی تھی۔ میری شادی ۲۵ فروری ۱۸۸۵ء کو لندن مین ہوئی۔ مین رومن کیتھولک مذہب ہون ۱۸۹۱ء تک خاوند کے ساتھ رہی۔ بعد ازان اوس سے علیحدہ ہو گئی۔ اوسنے سپر ظالمانہ سلوک کرنیکا دعوے کیا جو خارج ہو گیا۔ ۱۸۹۲ء مین اوسنے طلاق حاصل کرنیکے لئے میرے برخلاف دعوی کیا وہ بھی خارج ہو گیا۔ میرے چلے آنے کے بعد اوسنے بہت کوشش کی کہ مین واپس چلی آؤن۔ مگر مینے انکار کر دیا تھا۔ یہ معاملہ نالش طلاق کی سماعت سے پہلے ہوا تھا۔

مسٹر عبدالحمید لی میسوریر نے شہادت دی کہ میرا باپ انگریزی تو پنجانہ مین کرنیل تھا مین انگریزی رعیت تو ضرور ہون مگر انگریز نہین کہلا سکتا۔ مین جزایر ایونین (متصل یونان) مین پیدا ہوا۔ میری ماں کردشن نژاد (صوبہ کروشیا واقعہ آسٹریا) تھی۔ میری والدہ کے کئی رشتہ دار مسلمان ہین اور قبرس و کریٹ مین رہتے ہین۔ میرا دادا الجیریا مین پیدا ہوا تھا۔ مین مسلمان ہون۔ علانیہ کلمہ شہادت پڑھے مجھے دو برس ہوئے ہین۔ تقریباً ۱۰ برس ہوئے ہین مسلمان ہونے لگا تھا مگر کنڈی (سیلون کا مشہور ضلع اور شہر) کے لاٹ پادری کے سمجھانے پر جو میرا دوست ہے عیسوی مذہب کو نہ چھوڑا۔ جب خانگی جھگڑے شروع ہوئے۔ تو مین علانیہ مسلمان ہو گیا۔ اور بمقام کولمبو مسٹر حنیفہ کے مکان پر مسلمان شرفا کی جماعت کثیر کے روبرو ۱۲۔ ستمبر ۹۵ء کو مذہب اسلام مین داخل ہوا۔ اور ۱۵۔ اکتوبر ۹۵ء کو مینے اسلامی شریعت کے مطابق دوسری شادی کر لی۔

مقدمہ مذکور کولمبو کے ڈسٹرکٹ جج کے روبرو پیش تھا۔ اوسنے آخر کار مدعا علیہ کے برخلاف اور مدعیہ کے حق مین فیصلہ دیکر مسٹر عبدالحمید کے چلن پر سخت حملہ کیا ہے۔ جج مذکور کی رائے مین مسٹر موصوف نے فقط اس لئے اسلام قبول کیا تھا کہ اونکو مس ریوٹ کرناٹک سے نکاح کرنیکا موقعہ ملجاوے۔ بفرض محال اگر دونون نیک نیتی سے مسلمان ہوئے ہون پھر بھی سیلون مین مسٹر عبدالحمید ایک عیسائی کی حیثیت رکھتے ہین۔ اور عیسائی قوانین کے تابع ہین۔ بنابرین اونکا دوسرا نکاح ناجایز۔ اور مباشرت زانیانہ تھی۔ جج نے مسٹر عبدالحمید پر یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ وہ ۱۰ برس تک باطن مین مسلمان رہے۔ مگر بظاہر عیسائی بنے رہے اور عیسائی عورت کو اس دھوکہ مین رکھکر اوس سے تعلق زناشوئی قایم رکھا۔ یہ اخفا اونہون نے صرف ملازمت قایم رکھنے کے لئے کیا۔

انگلستان کے قصبہ ڈورلنگ مین ۱۹۔ اگست کو ایک ۳۶ سالہ نوجوان انگریز نے جو کئی قانونی کتابون اور ناولونکا مصنف اور محاسبی کے کام پر مامور تھا خودکشی کر لی۔ یہ شخص ماغی فتور کیوجہ سے ایکدفعہ پاگلخانہ بھی بھیجا گیا تھا۔ جہانسے رہا ہوئے اوسے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس شخص کے پرائیویٹ کاغذات پڑھنے پر معلوم ہوا کہ اسکو وارث تاج و تخت انگلشیہ ہونیکا خبط تھا۔ قیصرہ ہند اوسکی خیال مین غاصبہ ہین یہ شخص ہتھوفوٹ اور اسبارہ مین مسٹر سٹیڈ کا مرید تھا۔ اور روحانیات کا علم حاصل کرنیکے شوق نے اسکو دیوانہ بنا دیا تھا۔ جوری اور عدالت نے عارضی جنون سے خودکشی کرنیکا فیصلہ دیا +

مسٹر عبدالحمید نے بھی ایک دیوانی مقدمہ نابھائیڈ موقوفی کے ہرجانہ مین ایک لاکھ دس ہزار روپیہ دلانے کے لئے گورنمنٹ سیلون پر دائر کیا ہوا ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے طویل جوابدعوی داخل کیا۔ کہ مدعی کا دعوے چل ہی نہین سکتا۔

سچی جوانمردی پچھلی جنگ مین قصبہ دبرہ کا ایک تیرہ سالہ لڑکا مسمی عبداللہ بن امیر اللہ مجاہد بنکر عساکر عثمانیہ مین داخل ہوا اور کئی معرکون مین کمال شجاعت و دلاوری کے ساتھ لڑا۔ اس امر کی جب امیر المومنین کو اطلاع ملی۔ تو حضور ممدوح نے فی الفور والی مناسطرا کو حکم بھیجا کہ حضور اینجانب نے اوس شجیع و بہادر لڑکے کو دربار شاہی کا چاوش مقرر فرمایا ہے اوس کو جلد آستانہ علیہ بھیجدو۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کر دی گئی۔ بہادری بھی اسی کا نام ہے۔ اور قدرشناسی بھی اسی کو کہتے ہین +

فارسی اخبار اختر (جو کچھ عرصہ سے بند ہے) کا مالک طالب مہدی آفندی قسطنطنیہ مین اب پھر فارسی اخبار بنام خورشید جاری کرنے والا ہے + اعلیحضرت امیر المومنین کے نوٹس مین جو ابتدا سے ایک علمی نیوز پیپر کا جاری کرنا تھا یہ اخبار بھی ہے جسمین اون تمام نوٹون کا ترجمہ شائع ہوا کریگا جو امیر المومنین اخبارات کے ایڈیٹرون کے نام دیا کرتے ہین +

ہندوستان کی خبرین

احاطہ مدراس کی چھاؤنی پلادرم کے دو گورے شکار کھیلنے گئے۔ ایک گاؤن مین جاکر اونہون نے بے اندازہ شراب پی اور خرمستی کرنے لگے۔ دیہاتیون نے اونکو دق کرنا شروع کیا۔ اسپر ایک گورہ نے مجمع پر بندوق جھونک دی۔ کار توس مین چھرے تھے۔ آٹھ دیسی زخمی ہوئے۔ شور سُنکر چند پولیس والے سفید کپڑون مین دوڑے آئے۔ اور گورون کو گرفتار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اونمین سے بھی چند ایک زخمی ہوئے۔ چھاؤنی مین خبر پہنچنے پر ایک لفٹنٹ نے موقعہ پر جاکر گورہ سے بندوق چھین لی۔ فوجی عدالت مین ۱۱ ستمبر کو مقدمہ پیش ہوا۔ +

مدراس ہائیکورٹ کے پختہ فرش کا ایک حصہ جو رنگنی اینٹون سے پٹا ہوا ہے اجلاس کے برسات ہونیسے کچھ عرصہ پہلے خود بخود یک لخت اُٹھ کھڑا ہوا جس سے عدالت مین عام ہلچل پڑگئی۔ پہلے خیال ہوا کہ یہ زلزلہ کے آثار ہین جب کوئی زلزلہ نہ محسوس ہوا تو عام جاہل خیال کرنے لگ گئے کہ یہ کسی بہوت پریت کی شرارت ہے۔ +

بمبئی مین طاعون سے ابہی تک بدستور دو چار جانین روز ضایع ہو رہتی ہین نئے مریضون کی روزانہ اوسط پانچ چھ کے قریب ہے۔ پونا مین بھی طاعون برابر موجود ہے۔ بلکہ پچھلے دنون ایک انگریز فوجی افسر بھی بیمار ہوگیا ہے۔ +

سندھ کی طرف سے آنیوالے مسافرون درجہ سوم وانٹرمیڈیٹ کا جو معائنہ خانپور اسٹیشن پر ہوا کرتا تھا وہ بند کر دیا گیا ہے۔ البتہ بمبئی کیطرف سے آنیوالون کے لئے جنوبی پنجاب کے سٹیشنون پر ابہی برابر طبی معائنہ ہوتا ہے۔ +

دہلی مین مشترکہ سرمایہ سے چرٹ اور سگار بنانیکا کارخانہ جاری ہونیوالا ہے وہان کے چند عالی ہمت سرمایہ دار صنعت و حرفت کو فروغ دینے مین جو سرگرمی دکھلا رہے ہین اوس سے کامل یقین ہوتا ہے کہ انکے دن دہلی پولیٹکل دارالخلافہ نہ سہی ہندوستان کا تجارتی مرکز ضرور بنجائے گا۔ +

ایسٹ انڈیا ریلوے پر نوادیہ کے قریب جو تصادم ہوا تھا اوسکی پاداش مین یورپین ڈرائیور کو ۲۵۰ اور یورپین نایب سٹیشن ماسٹر کو ۱۵۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا اور یورپین گارڈ موقوف کر دیا گیا۔ کیا اگر دیسی ہوتے تو اونکے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوتا۔ +

میسور کی کانہائے طلائی واقع کلار مین ۱۱ ستمبر کی دوپہر کو سخت خوفناک حادثہ ہوا۔ سب مزدور تنخواہ لینے کے لئے کان سے باہر آرہے تھے کہ ایک شخص اوپر لے زینہ سے گرا۔ اور نچلے زینہ والون کو بھی ساتھ لیتا ہوا کان مین جو ۱۸۰۰ فیٹ گہری تھی اون لوگون پر جو وہان جمع تھے جا پڑا۔ ۵۴ ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔ +

پونا کے مجسٹریٹ نے اون دونون برہمنون سے جو بمبئی مین گرفتار کئے گئے تھے آٹھ آٹھ ہزار کے مچلکے اور چار چار ہزار کی دو ضمانتین فی کس ایک سال کیلئے طلب کین جنکو بہم نہ پہونچنے پر وہ ایک ایک برس کے لئے جیلخانہ بھیجدیئے گئے۔ +

کراچی مین ۱۴ ستمبر کی رات کو اینگلو انڈین جماعت نے کمشنر صاحب کی کوٹھی پر جلسہ کرکے ایک دوسرے کو والنٹیر فوج مین داخل ہونیکی تحریک کی چنانچہ اُسی وقت ایک سو سے زائد شخص سندہ والنٹیرز یا والنٹیران توپخانہ کی جماعت مین بھرتی ہو گئے۔ +

میرزا ضیاء الدین اکمل لاہوری نے جو چھ سات برس ہوئے بیرسٹری کیلئے وطن سے ولایت گئے تھے۔ مگر پہر وہان جاکر سوداگران چار کی ایک تجارتی کوٹھی کے ایجنٹ ہو گئے تھے۔ وائینا کے ایک سربرآوردہ ہفتہ وار اخبار کو انگریزی حکومت ہند کے برخلاف سخت مضمون لکھا ہے جس مین زیادہ تر وہی خیالات ظاہر کئے گئے ہین جو نیشنل کانگریس کے حامیون کے ہین۔ میرزا صاحب کو غالبًا یہ معلوم نہین کہ رعیت کو سلئے تباہ و برباد نہین ہو رہی کہ گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر دیسی نہین ہین۔ بلکہ اوسکی بربادی اور ناراضمندی کا باعث زیادہ تر خود اونکے دیسی بھائی ہی ہین جو سرکاری ملازمت مین داخل ہوتے ہی بالعموم رعیت کا خون چوسنا اپنا اہم فرض سمجھنا شروع کر دیتے ہین۔ یہ مانا کہ گورنمنٹ اعلی انتظامی عہدے دیسیون کو نہین دیتی۔ مگر یہ تو بتلاؤ ضلع بھر مین کتنے اعلے عہدے یورپین لوگون کے ہاتھ مین ہوتے ہین۔ زیادہ سے زیادہ تین، چار یعنی ڈپٹی کمشنری۔ پولیس کی سپرنٹنڈنٹی۔ سول سرجنی اور اگزکٹو انجینری۔ اب اگر گورنمنٹ یہ عہدے بھی کل ضلاع مین جیسے کہ بعض ضلاع مین اس وقت بھی پایا جاتا ہے بالکل دیسیون کو دیدے تو ان چار عہدون کے بلجانے سے ضلع کی تمام رعایا کو جو پانچ دس لاکھ کے قریب ہو کیا فایدہ پہونچ سکتا ہے۔ کیا اونکی تنخواہون کا تین چار ہزار روپیہ دو چار دیسیون کو بلجانیسے کل ضلع کے باشندے خوشحال اور فارغ البال ہو جائینگے۔ اسی طرح اگر پنجاب کے کل کمشنر دیسی ہو جائین تو اونکی تنخواہون کا تیس چالیس ہزار روپیہ ماہوار معدودے چند دیسیون کو ملنا کیا کل صوبہ کے باشندون کو دولتمند بنا دیگا۔ علاوہ برین ایسے عہدون کی تعداد ایک معمولی وسعت کے صوبہ مین سو ڈیڑھ سو سے زیادہ نہین ہوتی۔ اگر یہ سب کے سب دیسیون کو دیدیئے جائین۔ اور فاتح قوم کو فتح کے ثمرات سے ہی نہین بلکہ اونکی واقعی اعلی لیاقت اور قابلیت سے فایدہ اُٹھانے سے اونکو اور نیز ملک کو محروم کر دیا جائے تو کیا پہر بھی دیسی متلاشیان روزگار کی روز افزون تعداد کثیر ملازمت نہ ملنے پر شور و شغب برپا کرنے سے باز آجائیگی۔ ہرگز نہین۔ ملک مین عام ناراضمندی (جس سے انگریزی خوان فرسودہ دماغ بیکارون کی جماعت قلیل کی ناراضمندی مراد نہین) کے وجود سے کسی کو انکار نہین۔ مگر اس ناراضمندی کا زیادہ تر باعث کیا ہے۔ ہماری دیسی پولیس۔ جوڈیشل اہلکارون۔ ملازمان نہر و مال۔ الغرض ہر محکمہ کے دیسی ملازمون کی رشوت ستانی۔ بدسلوکی اور فرعون مزاجی۔ یہ درست ہے کہ جسطرح کا دیسی، بلا استثناء ہی نہین اوسیطرح کا انگریز عہدہ دار بھی پاک و صاف نہین۔ آخر یہ قوم بھی انسانون کی ہے فرشتہ نہین ہین۔ مگر انگریزی جماعت کے بگڑے دل افراد مین بھی زیادہ تر دیسی بھائیون کی مہربانی سے ہی اوصاف ذمیمہ پیدا ہوتے دیکھے جاتے ہین۔ گورنمنٹ کا بڑا قصور یہ ہے کہ وہ انگریز اعلی عہدہ دارون کو ماتحتون کی نگرانی کرنے کی تاکید نہین کرتی۔ اور ان انگریز اعلے افسران پر یہ الزام وارد ہوتا ہے کہ وہ دیسیون کو دیسی بہیڑیون سے بچانے کی پروا نہین کرتے۔ اور رعایا جہالت کی وجہ سے ادنی دیسی عہدہ دار کی بدکاریون کو بھی اوسے گورنمنٹ کا نایب سمجھکر گورنمنٹ ہی کیطرف منسوب کرتی ہے میرزا صاحب یا دیگر مدعیان حب الوطنی و ہمدردی قوم کو گورنمنٹ پر دیسیون کو اعلے عہدے نہ دینے کے بیہودہ اعتراض کرنیکی بجائے اوسی صیغہ ملازمت سرکاری کے گندی اور ناپاک اصطبل کی صفائی کی طرف متوجہ کرکے ملک مین عام تعلیم پہیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان سب برائیون کی تریاق تعلیم ہے جس وقت عام لوگون مین تعلیم کا رواج ہو گیا۔ اونکے خیالات خود بخود بلند ہو جائینگے۔ اون مین اخلاقی جرات پیدا ہو جائیگی۔ اور اُسوقت وہ کسی خائن ملازم کے ناجایز سلوک کو برداشت نکرینگے۔ اور نہ ہی ملازمون کو اونہین تنگ کرنے کی اس قدر موقعے ملینگے۔ اس مسئلہ پر جو بہت غور طلب ہے ہم مضمون انسداد رشوت مین مفصل بحث کر چکے ہین۔ اور آیندہ بھی انشاء اللہ العزیز گورنمنٹ اور ابنائے ملک کو توجہ دلاتے رہنے کی کوشش کرتے رہینگے۔

میرزا صاحب آجکل ہنگری کے کسی شہر مین ایک شہزادہ کے خاندان مین انگریزی زبان کے اتالیق ہین۔ پچھلے برس جب لنڈن مین انہون نے ایک انگریز عورت سے شادی کی تھی تو اوسوقت ہی ہمکو انکا ذکر خیر کسی قدر شرح و بسط سے کرنیکی ضرورت درپیش آئی تھی۔ اونکی مراسلتین اکثر پیسہ اخبار مین شایع ہوتی رہتی ہین جو بالعموم بہت کچھ قابل تعریف ہوتی ہین۔ مگر خدا کرے کہ وہ ہمارے معزز ہم عصر کا دماغ کسی ایسی تحریر سے جیسی کہ وائینا کے اخبار مین شایع کرائی ہے کبھی پراگندہ نہ کرین۔ اور اونکو ایسی نالایق تحریر کے مسودون کے چاک کرنیکی زحمت سے بچاسے رکھین۔ +

پونا کے قریب ۱۴ ستمبر کو دو مسافر گاڑیون مین تصادم ہوا۔ مگر آٹومیٹک بریک کی وجہ سے زیادہ نقصان نہ ہونے پایا۔ +

کشمیر کے قلعہ گوراہی کے پاس دریائے کشن گنگا پر جو آویزان پل بنایا گیا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے دو مزدور غرق ہو گئے۔ ایک بمشکل جانبر ہوا +

سیتاپور کی گورہ فوج مین ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ دو دن مین ۲۹ سپاہی فوت ہوئے +

گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی سے ڈر کر ضلع پونا کے دیسی اخبارات کے تقریباً بارہ اڈیٹرون اور مالکون نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو عرضی دی ہے کہ اُس اقرارنامہ کی فہرستون سے جو ہر سال مالک اخبارات و مطابع مجسٹریٹ کو بھیجتے ہین ہمارے نام خارج کر دیے جائین۔ کیونکہ ہم اپنے اپنے اخبارات سے اب کوئی تعلق رکھنا نہین چاہتے ان لوگون نے اپنی جگہہ اور آدمیون کو پیش کیا ہے جو اونی حیثیت کے آدمی ہین۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اُن لوگون کی تحقیقات کرنیکا جواب اڈیٹر اور مالک بننا چاہتے ہین حکم دیا۔ +

اضلاع مفوضہ حیدرآباد (برار) مین اون جنگی افسرون کو جنکی خدمات سول مین منتقل کر دی گئی ہون دیسی بالون کے امتحان پاس کرنے پر جو انعام ملین گے وہ آیندہ صوبہ مذکور کے خرچ مین (جو گورنمنٹ حیدرآباد کے سر پڑتا ہے اور اوسکو صرف فاضلہ آمدنی ایک خاص مقدار ریزرو رکھنے کے بعد ملتی ہے) ڈالا جائے گا +

بمبئی کے اخبار مظلوم دکن کے اڈیٹر عظیم الدین بن امیر الدین کو جو سرکار انگریزی کی رعایا نہین ہے گورنر بمبئی نے اختیارات زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۴ء سے کام لیکر ۲۴ گھنٹون کے اندر انگریزی علاقہ سے نکل جانیکا حکم دیا۔ وارنٹ کی تعمیل ۱۷ ستمبر کو ہو گئی۔ یہ شخص دو برس سے حیدرآباد سے بمبئی مین وارد تھا اور بھنڈی بازار مین کباڑی کی دوکان کرتا تھا۔ اخبار جاری کئے دوسرا برس تھا۔ اس مین وہ نہ فقط سرکار انگریزی بلکہ گورنمنٹ نظام عہدہ داران ریاست اور اکثر دیگر شرفا کو ایسی مغلظات سنایا کرتا تھا کہ گورنمنٹ کی خاموشی سے تعجب پیدا ہوتا تھا۔ اس شخص کی تحریرین پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ سر کیف پہرتا ہے سب سے آخری پرچہ مورخہ ۱۴ ستمبر مین ہی اُس نے مسٹر جسٹس بدرالدین۔ گورنمنٹ انگلشیہ۔ خفیہ پولیس بمبئی گورنر مدار المہام سرکار آصفیہ کی شان مین دل کھولکر ہزلیات تحریر کی تھین۔ گورنر بمبئی نے اچھا کیا کہ ایسے نالائق پر مقدمہ بنانے کی بجائے اوسے خارج الملک کر دیا۔ +

اسلامی خبرین

پاونیر کا مصری نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ اگر مصریون نے کچھ بھی شورش کی اور مصری فوج بھی اونکے ساتھ شامل ہو گئی تو پھر بھی انگریزی فوج اور سوڈانی پلٹن اونکا ایک دن مین ستیاناس کر دینگی۔ مصری وزارت عظمیٰ کا عہدہ بحالت موجودہ بالکل فضول ہے۔ ہان وہ خدیو اور انگریزی عہدہ دارون مین وکالت کا کام ضرور کرتا ہے۔ مگر یہ سمجھہ مین نہین آتا۔ کہ جب فرانس بندر بیزرتا (ٹیونس کا بندرگاہ) کو معاہدون کے برخلاف قلعبند کر رہا ہے۔ تو پھر مصر پر انگریزون کے کامل طور پر قبضہ کر لینے مین کیا چیز مانع ہو سکتی ہے۔ میرے خیال مین کسی دن اچانک جبکہ کسی کو توقع بھی نہوگی۔ ایسا ہو جائیگا۔ مصری رات کو یہ خیال کرتے ہوئے سوئینگے کہ وہ سلطان المعظم کی رعیت ہین۔ اور صبح اوٹھنے پر اون کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ سرکار انگریزی کی رعایا ہین"

مسٹر عبدالحمید لی میسوریر (موقوف شدہ سولیسن اور پولیٹکل ایجنٹ متراں (واقع جزیرہ سیلون) پر ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اونکی پہلی بیوی نے جو عیسائی مذہب ہے، قانونی علیحدگی (تنسیخ نکاح کی اس بنا پر نالش کی تھی کہ صاحب موصوف ازدواج مکرر کرنے سے زنا کے مرتکب ہو رہے ہین۔ کیونکہ اگر اونکی دوسری شادی کو جو مس ریوٹ کرناک سے کی گئی ہے مذہب اسلام جائز بھی مان لیا جائے پھر بھی انگریزی رعیت اور برطانیہ نژاد ہونیکی وجہ سے وہ دوسری شادی نہین کر سکتے تھے +

عورت مذکورہ نے شہادت دی کہ مین فرانسیسی نژاد ہون۔ مگر نکاح سے پہلے زیادہ تر انگلستان مین رہتی تھی۔ میری شادی ۲۵ فروری ۱۸۸۵ء کو لندن مین ہوئی۔ مین رومن کیتھولک مذہب ہون سنہ ۱۸۹۱ء تک خاوند کے ساتھ رہی۔ بعد ازان اوس سے علیحدہ ہو گئی۔ اوسنے سپر ظالمانہ سلوک کرنیکا دعوے کیا جو خارج ہو گیا۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین اوسنے طلاق حاصل کرنیکے لئے میرے برخلاف دعوی کیا وہ بھی خارج ہو گیا۔ میرے چلے آنے کے بعد اوسنے بہت کوشش کی کہ مین واپس چلی آؤن۔ مگر مینے انکار کر دیا تھا۔ یہ معاملہ نالش طلاق کی سماعت سے پہلے ہوا تھا۔

مسٹر عبدالحمید لی میسوریر نے شہادت دی کہ میرا باپ انگریزی تو پخانہ مین کرنیل تھا مین انگریزی رعیت تو ضرور ہون مگر انگریز نہین کہلا سکتا۔ مین جزایر ایونین (متصل یونان) مین پیدا ہوا۔ میری ماں کردشن نژاد (صوبہ کروشیا واقعہ آسٹریا) تھی۔ میری والدہ کے کئی رشتہ دار مسلمان ہین اور قبرس و کریٹ مین رہتے ہین۔ میرا دادا الجیریا مین پیدا ہوا تھا۔ مین مسلمان ہون۔ علانیہ کلمہ شہادت پڑھے مجھہ کو دو برس ہوئے ہین۔ تقریباً ۱۰ برس ہوئے ہین مسلمان ہونے لگا تھا مگر گنڈی (سیلون کا مشہور ضلع اور شہر) کے لاٹ پادری کے سمجھانے پر جو میرا دوست ہے عیسوی مذہب کو نہ چھوڑا۔ جب جانگی جھگڑے شروع ہوئے۔ تو مین علانیہ مسلمان ہو گیا۔ اور بمقام کولمبو مسٹر حنیفہ کے مکان پر مسلمان شرفا کی جماعت کثیر کے روبرو ۱۰ ستمبر سنہ ۹۵ء کو مذہب اسلام مین داخل ہوا۔ اور ۱۵۔ اکتوبر سنہ ۹۵ء کو مینے اسلامی شریعت کے مطابق دوسری شادی کر لی۔

مقدمہ مذکور کولمبو کے ڈسٹرکٹ جج کے روبرو پیش تھا۔ اوسنے آخر کار مدعا علیہ کے برخلاف اور مدعیہ کے حق مین فیصلہ دیکر مسٹر عبدالحمید کے چلن پر سخت حملہ کیا ہے۔ جج مذکور کی رائے مین مسٹر موصوف نے فقط اس لئے اسلام قبول کیا تھا کہ اونکو مس ریوٹ کرناک سے نکاح کرنیکا موقعہ ملجاوے۔ بفرض محال اگر دونون نیک نیتی سے مسلمان ہوئے ہون پھر بھی سیلون مین مسٹر لی میسوریر ایک عیسائی کی حیثیت رکھتے ہین۔ اور عیسائی قوانین کے تابع ہین۔ بنابرین اونکا دوسرا نکاح ناجایز۔ اور مباشرت زانیانہ تھی۔ جج نے مسٹر عبدالحمید پر یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ وہ ۱۰ برس تک باطن مین مسلمان رہے۔ مگر بظاہر عیسائی بنے رہے اور عیسائی عورت کو اس دھوکہ مین رکھکر اوس سے تعلق زناشوئی قایم رکھا۔ یہ اخفا اونہون نے صرف ملازمت قایم رکھنے کے لئے کیا۔

انگلستان کے قصبہ ڈورلنگ مین ۱۹۔ اگست کو ایک ۳۶ سالہ نوجوان انگریز نے جو کئی قانونی کتابون اور ناولون کا مصنف اور محاسبی کے کام پر مامور تھا خودکشی کر لی۔ یہ شخص ماغی فتور کیوجہ سے ایکدفعہ پاگلخانہ بھی بھیجا گیا تھا۔ جہانسے رہا ہوئے اوسے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس شخص کے پرائیویٹ کاغذات پڑھنے پر معلوم ہوا کہ کہ اسکو وارث تاج و تخت انگلشیہ ہونیکا خبط تھا۔ قیصرہ ہند اوسکی خیال مین غاصبہ تھین یہ شخص ہوسوٹ اور اسبارہ مین مسٹر سنیڈ کا مرید تھا۔ اور روحانیات کا علم حاصل کرنیکے شوق نے اسکو دیوانہ بنا دیا تھا۔ جوری اور عدالت نے عارضی جنون سے خودکشی کرنیکا فیصلہ دیا +

مسٹر عبدالحمید نے بھی ایک دیوانی مقدمہ نالجایئہ موقوفی کے ہرجانہ مین ایک لاکھ دس ہزار روپیہ دلانے کے لئے گورنمنٹ سیلون پر دایئہ کیا ہوا ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے طویل جوابدعوی داخل کیا۔ کہ مدعی کا دعوے چل ہی نہین سکتا۔

پچی جوانمردی۔ پچھلی جنگ مین قصبہ دبرہ کا ایک تیرہ سالہ لڑکا مسمی عبداللہ بن امیر اللہ مجاہد بنکر عساکر عثمانیہ مین داخل ہوا اور کئی معرکون مین کمال شجاعت و دلاوری کے ساتھ لڑا۔ اس امر کی جب امیر المومنین کو اطلاع ملی۔ تو حضور ممدوح نے فی الفور والی مناسطر کو حکم بھیجدیا کہ حضور اینجانب نے اوس شجیع و بہادر لڑکے کو دربار شاہی کا چاوش مقرر فرما دیا ہے اوس کو جلد آستانہ علیہ بھیجدو۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کر دی گئی۔ بہادری بھی اسی کا نام ہے۔ اور قدرشناسی بھی اسی کو کہتے ہین +

فارسی اخبار اختر (جو کچھ عرصہ سے بند ہے) کا مالک طلب مہدی آفندی قسطنطنیہ مین اب پھر فارسی اخبار بنام خورشید جاری کرنے والا ہے +

ہندوستان کی خبرین

احاطہ مدراس کی چہاونی پلادرم کے دو گورے شکار کھیلنے گئے۔ ایک گاؤن مین جاکر اونہون نے بے اندازہ شراب پی اور خرمستی کرنے لگے۔ دیہاتیون نے اونکو دق کرنا شروع کیا اسپر ایک گورہ نے مجمع پر بندوق جھونک دی۔ کارتوس مین چھرے تھے۔ آٹھ دیسی زخمی ہوئے۔ شور سُنکر چند پولیس والے سفید کپڑون مین دوڑے آئے۔ اور گوروں کو گرفتار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اونمین سے بھی چند ایک زخمی ہوئے۔ چہاونی مین خبر پہنچنے پر ایک لفٹنٹ موقعہ پر جاکر گورہ سے بندوق چھین لی۔ فوجی عدالت مین ۱۱ ستمبر کو مقدمہ پیش ہوا۔ +

مدراس ہائیکورٹ کے پختہ فرش کا ایک حصہ جو رومنی اینٹون سے پٹا ہوا ہے اجلاس کے برخاست ہونیسے کچھہ عرصہ پہلے خود بخود یک لخت اُٹھہ کھڑا ہوا جس سے عدالت مین عام ہلچل پڑگئی۔ پہلے خیال ہوا کہ یہ زلزلہ کے آثار ہین جب کوئی زلزلہ نہ محسوس ہوا تو عام جاہل خیال کرنے لگ گئے کہ یہ کسی بہوت پریت کی شرارت ہے۔ +

بمبئی مین طاعون سے ابہی تک بدستور دو چار جانین روز ضایع ہوتی ہین نئے مریضون کی روزانہ اوسط پانچ چھ کے قریب ہے۔ پونا مین بھی طاعون برابر موجود ہے۔ بلکہ پچھلے دنون ایک انگریز فوجی افسر بھی بیمار ہوگیا ہے۔ +

سندھ کی طرف سے آنیوالے مسافرون درجہ سوم و انٹرمیڈیٹ کا جو معائنہ خانپور سٹیشن پر ہوا کرتا تہا وہ بند کردیا گیا ہے۔ البتہ بمبئی کیطرف سے آنیوالون کے لئے جنوبی پنجاب کے سٹیشنون پر ابہی براہ راست معائنہ ہوتا ہے۔ +

دہلی مین مشترکہ سرمایہ سے چرٹ اور سگار بنانیکا کارخانہ جاری ہونیوالا ہے وہان کے چند عالی ہمت سرمایہ دار صنعت و حرفت کو فروغ دینے مین جو سرگرمی دکہلا رہے ہین اوس سے کامل یقین ہوتا ہے کہ یکدن دہلی پولیٹکل دارالخلافہ نہ سہی ہندوستان کا تجارتی مرکز ضرور بنجائے گا۔ +

ایسٹ انڈیا ریلوے پر نوادیہ کے قریب جو تصادم ہوا تہا اوسکی پاداش مین یورپین ڈرائیور کو ۲۵۰ اور یورپین نائب سٹیشن ماسٹر کو ۱۵۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا اور یورپین گارڈ موقوف کردیا گیا۔ کیا اگر دیسی ہوتے تو اونکے ساتھہ بھی ایسا ہی سلوک ہوتا۔ +

میسور کی کانہائے طلائی واقع کلار مین ۱۱ ستمبر کی دوپہر کو سخت خوفناک حادثہ ہوا۔ سب مزدور تنخواہ لینے کے لئے کان سے باہر آرہے تہے کہ ایک شخص اوپر لے زینہ سے گرا۔ اور نچلے زینہ والون کو بھی ساتھہ لیتا ہوا کان مین جو ۸۰۰ فیٹ گہری تہی اون لوگون پر جو وہان جمع تہے جا پڑا۔ ۵۴۰ ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔ +

پونا کے مجسٹریٹ نے اون دونون برہمنون سے جو بمبئی مین گرفتار کئے گئے تہے آٹھہ آٹھہ ہزار کے مچلکے اور چار چار ہزار کی دو ضمانتین فی کس ایک سال کیلئے طلب کین جنکی بہم نہ پہونچنے پر وہ ایک ایک برس کے لئے جیلخانہ بہیجدیئے گئے۔ +

کراچی مین ۱۴ ستمبر کی رات کو اینگلو انڈین جماعت نے کمشنر صاحب کی کوٹہی پر جلسہ کرکے ایک دوسرے گورا لنیئر فوج مین داخل ہونیکی تحریک کی چنانچہ اُسی وقت ایک سے زائد شخص سندہ والنیئر یا والنیئر ان توپخانہ کی جماعت مین بہرتی ہوگئے۔ +

میرزا ضیاء الدین اکمل لاہوری نے جو چھہ سات برس ہوئے بیرسٹری کیلئے وطن سے ولایت گئے تہے۔ مگر پہر وہان جاکر سوداگران چار کی ایک تجارتی کوٹھی کے ایجنٹ ہوگئے تہے۔ وائینا کے ایک سربرآوردہ ہفتہ وار اخبار کو انگریزی حکومت ہند کے برخلاف سخت مضمون لکھا ہے جس مین زیادہ تر وہی خیالات ظاہر کئے گئے ہین جو نیشنل کانگریس کے حامیون کے ہین۔ میرزا صاحب کو غالبًا یہ معلوم نہین کہ رعیت اپنے سلئے تباہ و برباد نہین ہورہی کہ گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر دیسی نہین ہین۔ بلکہ اوسکی بربادی اور ناراضمندی کا باعث زیادہ تر خود اونکے دیسی بہائی ہی ہین جو سرکاری ملازمت مین داخل ہوتے ہی بالعموم رعیت کا خون چوسنا اپنا اہم فرض سمجہنا شروع کردیتے ہین۔ یہ مانا کہ گورنمنٹ اعلی انتظامی عہدے دیسیون کو نہین دیتی۔ مگر یہ تو بتاؤ ضلع بہر مین کتنے اعلے عہدے یورپین لوگون کے ہاتہہ مین ہوتے ہین۔ زیادہ سے زیادہ تین چار یعنی ڈپٹی کمشنری۔ پولیس کی سپرنٹنڈنٹی۔ سول سرجنی اور اگزکٹو انجینری۔ اب اگر گورنمنٹ یہ عہدے بہی کل ضلاع مین جیسے کہ بعض ضلاع مین اس وقت بہی پایا جاتا ہے بالکل دیسیون کو دیدے تو ان چار عہدون کے بلجانے سے ضلع کی تمام رعایا کو جو پانچ دس لاکھہ کے قریب ہو کیا فایدہ پہونچ سکتا ہے۔ کیا اونکی تنخواہون کا تین چار ہزار روپیہ دو چار دیسیون کو بلجانیسے کل ضلع کے باشندے خوشحال اور فارغ البال ہوجائینگے۔ اسی طرح اگر پنجاب کے کل کمشنر دیسی ہوجائین تو اونکی تنخواہون کا تیس چالیس ہزار روپیہ ماہوار معدودے چند دیسیون کو ملنا کیا کل صوبہ کے باشندون کو دولتمند بنا دیگا۔ علاوہ برین ایسے عہدون کی تعداد ایک معمولی وسعت کے صوبہ مین سو ڈیڑہ سو سے زیادہ نہین ہوتی۔ اگر یہ سب کے سب دیسیون کو دیدیے جائین۔ اور فاتح قوم کو فتح کے ثمرات سے ہی نہین بلکہ اونکی واقعی اعلی لیاقت اور قابلیت سے فایدہ اُٹہانے سے اونکو اور نیز ملک کو محروم کردیا جائے تو کیا پہر بہی دیسی متلاشیان روزگار کی روز افزون تعداد کثیر ملازمت نہ ملنے پر شور و شغب برپا کرنے سے باز آجائیگی۔ ہرگز نہین۔ ملک مین عام ناراضمندی (جس سے انگریزی خوان فرسودہ دماغ بیکارون کی جماعت قلیل کی ناراضمندی مراد نہین) کے وجود سے کسی کو انکار نہین۔ مگر اس ناراضمندی کا زیادہ تر باعث کیا ہے۔ ہماری دیسی پولیس۔ جوڈیشل اہلکارون۔ ملازمان نہر و مال۔ الغرض ہر محکمہ کے دیسی ملازمون کی رشوت ستانی۔ بدسلوکی اور فرعون مزاجی۔ یہ درست ہے کہ جسطرح کا دیسی بلا استثناء ہی اوسیطرح کا انگریز عہدہ دار بہی پاک و صاف نہین۔ آخر یہ قوم بہی انسانون کی ہے فرشتہ نہین ہین۔ مگر انگریزی جماعت کے بگڑے دل افراد مین بہی زیادہ تر دیسی بہائیون کی مہربانی سے ہی اوصاف ذمیمہ پیدا ہوتے دیکہے جاتے ہین۔ گورنمنٹ کا بڑا قصور یہ ہے کہ وہ انگریز اعلی عہدہ دارون کو ماتحتون کی نگرانی کرنے کی تاکید نہین کرتی۔ اور ان انگریز اعلے افسران پر یہ الزام وارد ہوتا ہے کہ وہ دیسیون کو دیسی بہیڑیون سے بچانے کی پروا نہین کرتے۔ اور رعایا جہالت کی وجہ سے ادنی دیسی عہدہ دار کی بدکاریون کو بہی اوسے گورنمنٹ کا نایب سمجہکر گورنمنٹ ہی کیطرف منسوب کرتی ہے میرزا صاحب یا دیگر مدعیان حب الوطنی و ہمدردی قوم کو گورنمنٹ پر دیسیون کو اعلے عہدے نہ دینے کے بیہودہ اعتراض کرنیکی بجائے اوسی صیغہ ملازمت سرکاری کے گندی اور ناپاک اصطبل کی صفائی کی طرف متوجہ کرکے ملک مین عام تعلیم پہیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان سب برائیون کی تریاق تعلیم ہے جس وقت عام لوگون مین تعلیم کا رواج ہوگیا۔ اونکے خیالات خود بخود بلند ہوجائینگے۔ اون مین اخلاقی جرات پیدا ہوجائیگی۔ اور اُسوقت وہ کسی خائن ملازم کے ناجایز سلوک کو برداشت نکرینگے۔ اور نہ ہی ملازمون کو اونہین تنگ کرنے کے اس قدر موقعے ملینگے۔ اس مسئلہ پر جو بہت غور طلب ہے ہم مضمون انسداد رشوت مین مفصل بحث کرچکے ہین۔ اور آیندہ بہی انشاء اللہ العزیز گورنمنٹ اور ابنائے ملک کو توجہ دلاتے رہنے کی کوشش کرتے رہینگے۔

میرزا صاحب آجکل ہنگری کے کسی شہر مین ایک شہزادہ کے خاندان مین انگریزی زبان کے اتالیق ہین۔ پچھلے برس جب لنڈن مین انہون نے ایک انگریز عورت سے شادی کی تہی تو اوسوقت ہی ہمکو انکا ذکر خیر کسی قدر شرح و بسط سے کرنیکی ضرورت درپیش آئی تہی۔ اونکی مراسلتین اکثر پیسہ اخبار مین شایع ہوتی رہتی ہین جو بالعموم بہت کچھہ قابل تعریف ہوتی ہین۔ مگر خدا کرے کہ وہ ہمارے معزز ہم عصر کا دماغ کسی ایسی تحریر سے جیسی کہ وائینا کے اخبار مین شایع کرائی ہے کبہی پراگندہ نہ کرین۔ اور اونکو ایسی نالائق تحریر کے مسودون کے چاک کرنیکی زحمت سے بچاسے رکہین۔ +

پونا کے قریب ۱۴ ستمبر کو دو مسافر گاڑیون مین تصادم ہوا۔ مگر آٹومیٹک بریک کی وجہ سے زیادہ نقصان نہ ہونے پایا۔ +

کشمیر کے قلعہ گوراہی کے پاس دریائے کشن گنگا پر جو آویزان پل بنایا گیا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے دو مزدور غرق ہو گئے۔ ایک بمشکل جانبر ہوا +

ستیاپور کی گورہ فوج مین ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ دو دن مین ۲۹ سپاہی فوت ہوئے +

گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی سے ڈر کر ضلع پونا کے دیسی اخبارات کے تقریباً بارہ اڈیٹرون اور مالکون نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو عرضی دی ہے کہ اُس اقرارنامہ کی فہرستون سے جو ہر سال ملک اخبارات و مطابع مجسٹریٹ کو بھیجتے ہین ہمارے نام خارج کر دیئے جائین۔ کیونکہ ہم اپنے اخبارات سے اب کوئی تعلق رکھنا نہین چاہتے ان لوگون نے اپنی جگہہ اور آدمیون کو پیش کیا ہے جو ادنیٰ حیثیت کے آدمی ہین۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اُن لوگون کی تحقیقات کرنیکا جواب اڈیٹر اور مالک بننا چاہتے ہین حکم دیا۔ +

اضلاع مفوضہ حیدرآباد (برار) مین اون جنگی افسرون کو جنکی خدمات سول مین منتقل کر دی گئی ہون دیسی بالون کے امتحان پاس کرنے پر جو انعام ملین گے وہ آیندہ صوبہ مذکور کے خرچ مین (جو گورنمنٹ حیدرآباد کے سر پڑتا ہے اور اوسکو صرف فاضلہ آمدنی ایک خاص مقدار ریزرو رکھنے کے بعد ملتی ہے) ڈالا جائے گا +

بمبئی کے اخبار مظلوم دکن کے اڈیٹر عظیم الدین بن امیر الدین کو جو سرکار انگریزی کی رعایا نہین ہی گورنر بمبئی نے اختیارات زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۴ء سے کام لیکر ۲۴ گھنٹون کے اندر انگریزی علاقہ سے نکل جانیکا حکم دیا۔ وارنٹ کی تعمیل ۱۵ ستمبر کو ہو گئی۔ یہ شخص دو برس سے حیدرآباد سے بمبئی مین وارد تھا اور بھنڈی بازار مین کباڑی کی دوکان کرتا تھا۔ اخبار جاری کئے دوسرا برس تھا۔ اس مین وہ نہ فقط سرکار انگریزی بلکہ گورنمنٹ نظام عہدہ داران ریاست اور اکثر دیگر شرفا کو ایسی مغلظات سنایا کرتا تھا کہ گورنمنٹ کی خاموشی سے تعجب پیدا ہوتا تھا۔ اس شخص کی تحریرین پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ سر بکف پھرتا ہے سب سے آخری پرچہ مورخہ ۱۴ ستمبر مین ہی اُس نے مسٹر جسٹس بدرالدین۔ گورنمنٹ انگلشیہ۔ خفیہ پولیس بمبئی گورنر مدار المہام سرکار آصفیہ کی شان مین دل کھولکر ہزلیات تحریر کی تھین۔ گورنر بمبئی نے اچھا کیا کہ ایسے نالائق پر مقدمہ بنانے کی بجائے اوسے خارج الملک کر دیا۔ +

اسلامی خبرین

پاونیر کا مصری نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ اگر مصریون نے کچھ بھی شورش کی اور مصری فوج بھی اونکے ساتھ شامل ہو گئی تو پھر بھی انگریزی فوج اور سوڈانی پلٹن اونکا ایک دن مین ستیاناس کر دینگی۔ مصری وزارت عظمیٰ کا عہدہ بحالت موجودہ بالکل فضول ہے۔ ہان وہ خدیو اور انگریزی عہدہ دارون مین وکالت کا کام ضرور کرتا ہے۔ مگر یہ سمجھہ مین نہین آتا۔ کہ جب فرانس بندر پیز تار یٹونس کا بندرگاہ) کو معاہدون کے برخلاف قلعبند کر رہا ہے۔ تو پھر مصر پر انگریزون کے کامل طور پر قبضہ کر لینے مین کیا چیز مانع ہو سکتی ہے۔ میرے خیال مین کسی دن اچانک جبکہ کسی کو توقع بھی نہوگی۔ ایسا ہو جائیگا۔ مصری رات کو یہ خیال کرتے ہوئے سوئینگے کہ وہ سلطان المعظم کی رعیت ہین۔ اور صبح اونھنے پر اون کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ سرکار انگریزی کی رعایا ہین"۔

مسٹر عبدالحمید لی میسوریر (موقوف شدہ سولیسٹر اور پولیٹیکل ایجنٹ متر (واقع جزیرہ سیلون) پر ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اونکی پہلی بیوی نے جو عیسائی مذہب ہے، قانونی علیحدگی اور تنسیخ نکاح کی اس بنا پر نالش کی تھی کہ صاحب موصوف ازدواج مکرر کرنے سے زنا کے مرتکب ہو رہے ہین۔ کیونکہ اگر اونکی دوسری شادی کو جو مس ریوٹ کرناک سے کی گئی ہے مذہب اسلام جائز بھی مان لیا جائے پھر بھی انگریزی رعیت اور برطانیہ نژاد ہونیکی وجہ سے وہ دوسری شادی نہین کر سکتے تھے +

عورت مذکور نے شہادت دی کہ مین فرانسیسی نژاد ہون۔ مگر نکاح سے پہلے زیادہ تر انگلستان مین رہتی تھی۔ میری شادی ۲۵ فروری ۱۸۸۵ء کو لندن مین ہوئی۔ مین رومن کیتھولک مذہب ہون سنہ ۱۸۹۱ء تک خاوند کے ساتھ رہی۔ بعد ازان اوس سے علیحدہ ہو گئی۔ اوسنے سپر ظالمانہ سلوک کرنیکا دعوے کیا جو خارج ہو گیا۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین اوسنے طلاق حاصل کرنیکے لئے میرے برخلاف دعوی کیا وہ بھی خارج ہو گیا۔ میرے چلے آنے کے بعد اوسنے بہت کوشش کی کہ مین واپس چلی آؤن۔ مگر مینے انکار کر دیا تھا۔ یہ معاملہ نالش طلاق کی سماعت سے پہلے ہوا تھا۔

مسٹر عبدالحمید لی میسوریر نے شہادت دی کہ میرا باپ انگریزی تو پنچانہ مین کرنیل تھا۔ مین انگریزی رعیت تو ضرور ہون مگر انگریز نہین کہلا سکتا۔ مین جزایر یونین (متصل یونان) مین پیدا ہوا۔ میری ماں کرشن نژاد (صوبہ کروشیا واقعہ آسٹریا) تھی۔ میری والدہ کے کئی رشتہ دار مسلمان ہین اور قبرس و کریٹ مین رہتے ہین۔ میرا دادا الجیریا مین پیدا ہوا تھا۔ مین مسلمان ہون۔ علانیہ کلمہ شہادت پڑھے مجھہ کو دو برس ہوئے ہین۔ تقریباً ۱۸ برس ہوئے ہین مسلمان ہونے لگا تھا مگر گنڈاہی (سیلون کا مشہور ضلع اور شہر) کے لاٹ پادری کے سمجھانے پر جو میرا دوست ہے عیسوی مذہب کو نہ چھوڑا۔ جب خانگی جھگڑے شروع ہوئے۔ تو مین علانیہ مسلمان ہو گیا۔ اور یہ مقام کولمبو مسٹر حنیفہ کے مکان پر مسلمان شرفا کی جماعت کثیر کے روبرو ۱۲۔ ستمبر ۹۵ء کو مذہب اسلام مین داخل ہوا۔ اور ۱۵۔ اکتوبر سنہ ۹۵ء کو مینے اسلامی شریعت کے مطابق دوسری شادی کر لی۔

مقدمہ مذکور کولمبو کے ڈسٹرکٹ جج کے روبرو پیش تھا۔ اوسنے آخر کار مدعا علیہ کے برخلاف اور مدعیہ کے حق مین فیصلہ دیکر مسٹر عبدالحمید کے چلن پر سخت حملہ کیا ہے۔ جج مذکور کی رای مین مسٹر موصوف نے فقط اس لئے اسلام قبول کیا تھا کہ اونکو مس ریوٹ کرناک سے نکاح کرنیکا موقعہ ملجاوے۔ بفرض محال اگر دونون نیک نیتی سے مسلمان ہوئے ہون پھر بھی سیلون مین مسٹر لی میسوریر ایک عیسائی کی حیثیت رکھتے ہین۔ اور عیسائی قوانین کے تابع ہین۔ بنابرین اونکا دوسرا نکاح ناجایز۔ اور مباشرت زانیانہ تھی۔ جج نے مسٹر عبدالحمید پر یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ وہ ۱۸ برس تک باطن مین مسلمان رہے۔ مگر بظاہر عیسائی بنے رہے اور عیسائی عورت کو اس دھوکہ مین رکھکر اوس سے تعلق زناشوئی قایم رکھا۔ یہ اخفا اونھون نے صرف ملازمت قایم رکھنے کے لئے کیا۔

انگلستان کے قصبہ ڈورلنگ مین ۱۹۔ اگست کو ایک ۳۶ سالہ نوجوان انگریز نے جو کئی قانونی کتابون اور ناولون کا مصنف اور محاسبی کے کام پر مامور تھا خودکشی کر لی۔ یہ شخص ماغی فتور کیوجہ سے ایکدفعہ پاگلخانہ بھی بھیجا گیا تھا۔ جہانسے رہا ہوئے اوسے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس شخص کے پرائیویٹ کاغذات پڑھنے پر معلوم ہوا کہ اسکو وارث تاج و تخت انگلشیہ ہونیکا خبط تھا۔ قیصرہ ہند اوسکی خیال مین غاصبہ ہین یہ شخص ہتھوفوٹ اور اسبارہ مین مسٹر شیلڈ کا مرید تھا۔ اور روحانیات کا علم حاصل کرنیکے شوق نے اسکو دیوانہ بنا دیا تھا۔ جوری اور عدالت نے عارضی جنون سے خودکشی کرنیکا فیصلہ دیا +

مسٹر عبدالحمید نے بھی ایک دیوانی مقدمہ نابجائیہ موقوفی کے ہرجانہ مین ایک لاکھ دس ہزار روپیہ دلا پانے کے لئے گورنمنٹ سیلون پر دائر کیا ہوا ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے طویل جوابدعوی داخل کیا۔ کہ مدعی کا دعوے چل ہی نہین سکتا۔

سچی جوانمردی۔ پچھلی جنگ مین قصبہ دبرہ کا ایک تیرہ سالہ لڑکا مسمی عبداللہ بن امیر اللہ مجاہد بنکر عساکر عثمانیہ مین داخل ہوا اور کئی معرکون مین کمال شجاعت و دلاوری کے ساتھ لڑا۔ اس امر کی جب امیر المومنین کو اطلاع ملی۔ تو حضور ممدوح نے فی الفور والی مناسطر کو حکم بھیجا یا کہ حضور اینجانب نے اوس شجیع و بہادر لڑکے کو دربار شاہی کا چاوش مقرر فرمادیا ہے اوس کو جلد آستانہ علیہ بھیجدو۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کر دی گئی۔ بہادری بھی اسی کا نام ہے۔ اور قدرشناسی بھی اسی کو کہتے ہین +

فارسی اخبار اختر (جو کچھہ عرصہ سے بند ہے) کا مالک طلب مہدی آفندی قسطنطنیہ مین اب پھر فارسی اخبار بنام خورشید جاری کرنے والا ہے + اعلیحضرت امیر المومنین کے جلوس جوبلی کے موقع پر جو نظم و نثر مضامین اون کے حضور مین پیش ہوئے ہین اونمین سے ایک مضمون ہمارے ایک ہندوستانی دوست کا بھی ہے جو ابتدا سے انتہا تک بہت عمدہ ہے اور ہم اسکو بہت جلد شائع کرینگے +

وادی حلفہ سے بجانب صحرا ۲۷ - اگست تک ۵۵ میل ریلوے لائین تیار ہوگئی تھی اور ابو حمد ستر میل باقی رہگیا تھا - جہانتک اکتوبر کے اخیر تک لائین مکمل ہوجائیگی +

بلگیریا کے پرنس فرڈیننڈ نے بدوران اقامت قسطنطنیہ یلدز بازار کو دسہزار فرینک چندہ عطا کیا بازار مذکور کے لئے جو اشیا ۲۵ - اگست تک موصول ہوئین اونکی جملہ مالیت تیرہ لاکھ ۳۳ ہزار ۱۲۲ فرنش (دو لاکھ روپیہ) تھی +

سمرنا مین دو جرمنی سوداگر ۲۵۰ دونیم یعنی تقریبًا ۵۵ - ایکڑ اراضی خرید کرکے اوسپر چند جرمنی تارکان وطن کو آباد کرنیکا ارادہ رکھتے ہین - جنسے اراضی مذکورہ پر فن زراعت کے جدید ترین علمی طریقون سے مویشی کی پرورش - ہر قسم کے باغات اور انگورونکی کاشت اور مکھن و پنیر تیار کرایا جائیگا +

اطالین کاشتکارونکی ایک جماعت بہی کسی اندرونی ضلع ایشیا کوچک کو نقل وطن کرنا چاہتی ہے +

کل ہندوستان مین ایسی اعلی درجہ کی ریاست جسپر مغل خانوادہ حکمران رہا ہو صرف کمبے کی ایک ریاست ہے - جو صوبہ گجرات مین واقع ہے - بمبئی گزٹ اس ریاست کی نسبت لکھتا ہے - کہ وہ برابر ترقی کے میدان مین آگے - بڑہی چلی جارہی ہے - اور گو اس سال قحط کی وجہ سے محاصل مین بہت کمی ہوئی - پہر بہی خزانہ ریاست کا بقایا جو ابتدای سال مین ۳۱۰۷۰۶ روپیہ تھا - اختتام سال پر ۳۳۱۵۲۴ روپیہ ہوگیا اور امید ہے کہ سن رواں کے اختتام پر ساڑہے پانچ لاکھ سے زیادہ ہوجائیگا - یہ رقم نیلینڈ سے کیمبی تک ریلوے لائین بنانے پر خرچ کیجائیگی - چار لاکھ روپیہ کے عوض سرکاری ممکنات خریدے گئے ہین +

بہاگلپور کے مدرسہ اسلامیہ کی نسبت ہمعصر پنجاب آبزرور بڑے افسوس سے لکھتا ہے - کہ موجودہ انتظام کی خرابی سے طلبا کی تعداد چھ سو کی بجائے تین سے بہی کم رہگئی ہے +

سید نثار احمد مقدی رتہ انگل وہ کل سامان جو کارخانہ پارچہ بافی کے لئے ضروری ہوتا ہے - کالی کٹ (احاطہ مدراس) سے آئے ہیں - جہان وہ "عثمانیہ پارچہ بافی کمپنی" کے نام سے اسکارخانہ کو قایم کرنا چاہتے ہیں -

صوبہ جات متحدہ امریکہ کے مشہور شہر شکاگو کا ایک متمول سوداگر جسکی شادی کو اب پانچواں برس ہے - ہر سال اپنی بیوی سے نیا نکاح کرتا ہے - پہلی مرتبہ جب نکاح ہوا تو شوہر و زوجہ مین اقرار ہوا تھا - کہ یہہ شادی ایک برس کے لئے قایم رہیگی - اور اگر ایکدوسرے مین اتفاق رہا تو پہر تجدید کرلیجایا کریگی - چنانچہ اب تک پانچ دفعہ نکاح ہوچکا ہے - اور ایک کو دوسرے سے کوئی وجہ رنجش کی پیدا نہین ہوئی +

بالجیم کی مجلس بریسٹران نے کل دنیا کے بیرسٹرون کی انٹرنیشنل کانگریس قایم کرنیکی تجویز کی ہے - جسکو یورپ کے ہر ایک ملک اور جاپان کے مستند بیرسٹرون نے پسند کیا ہے - یہ مجلس قایم ہوجانے پر ہر ایک ملک کی جوڈیشل حالت - تقرری مجسٹریان اور قانونی معاملات پر بحث کیا کریگی +

ایک روسی ماہر علم کیمیا نے ایسا مرکب ایجاد کیا ہے جو کلوروفارم سے ہزارون گنا زیادہ طاقت رکہتا ہے - روسی گورنمنٹ اسکے گولے تیار کرا رہی ہے کہ جب وہ دشمن کی فوج مین جاکر پھٹین تو اس دوا کی تاثیر سے کل فوج بیہوش ہوجائے - انگریزی اخبار سرحدی لڑائیون مین اس گولے کے استعمال کی سفارش کرتے ہین +

عساکر قاہرہ عثمانیہ کے مجروح سپاہیونکو بتاریخ ۱۹ - اگست اعلیحضرت امیر المومنین کے روبرو تمغے اور فی سپاہی دو دو پونڈ نقد سلطان المعظم کی جیب خاص سے عطا کئے جانے کی خبر پچھلے ہفتہ کے اخبار مین درج ہوچکی ہے - اور یہ بہی لکہا جاچکا ہے کہ تحسین بے نے ہز امیر المومنین کی تقریر بہادران ترکی کو سنائی تہی - اب اوس تقریر کا عربی ترجمہ عربی خوان ناظرین کے لئے بجنسہ ذیل مین درج کرتے ہین +

عساکری واولادی الاعزاء

کان املنا المحافظة علی الصلح والسلم وعدم سفك الدماء لكن اليونان ابوا الا التجاوز علی بلادنا فنقضوا العهد فكان فرض عين علينا حفظ حقوقنا وان لا ندعهم يطؤا ارضنا. فاعتمدنا علی الله وشرعنا فی الحرب فالحم والشكر لله مائة الف مرة لقد كنا نحن الغالبين وماذا لك الا بعون الله وعنايته وامداده روحانية نبينا صلی الله تعالی عليه وسلم. فما اعظم منه مما ابرزه عساكری فی هذه المحاربة من الغيرة والجسارة وما اكبر افتخاری واخص بالذكر ما ابدوه من الحركات الحسنة فی المحلات التی دخلوها مظفرين فقد استحسنها الناس اجمعين. وانی ممنون مسعود من ذالك ايضًا. وقد امرت باعمال مدالية لتكون تذكارا افتخار للمنفريات التی نلناها فی حرب اليونان هذه وانی اعطی لكل منكم واحدة من هذه تحت هذا العلم المزين بكلمة الله تقديرًا لحق استقامتكم وصداقتكم وشجاعتكم.

کابل کے بازار مین ۶ ستمبر کو سخت آگ لگی - ۱۵۰ دوکانین جل گئین - چار آدمی ضایع ہوئے - اور کئی لاکھ کا سامان تباہ ہوگیا - سر سالسٹر پائین نے آگ بجہانیکے انجنون سے آگ کو بمشکل فرو کیا +

کریٹ مین ترکی فوج پرانی بارکون کی مرمت اور نئی بارکین تعمیر کررہی ہے +

گورنمنٹ عثمانیہ نے عساکر عثمانیہ مقیمہ تہسلی کے لئے موسم سرما کے پارچات بہی روانہ کردئے ہین +

موجودہ مہم سوڈان مین صرف مصری فوج (جسکے افسر البتہ اکثر انگریز ہین) سے کام لیا جارہا ہے - اوسنے ابو احمد کی فتح مین کمال شجاعت و دلاوری ظاہر کی ہے - جسپر مدبرین کو یقین ہوگیا تہا کہ فتح سوڈان کے لئے اکیلی مصری فوج ہی کافی ہے - مگر اخبار ٹایمز کا ایک نامہ نگار (جو غالبًا ایک آنریبل کا رجنیل ہے) اس خیال کی تردید کرکے تحریر کرتا ہے کہ مصری فوج پر بہروسہ کرنا شکستہ سر کنڈے پر تکیہ کرنا ہے - آجتک جسقدر مقابلے ہوئے ہین اونمین حملہ آور فوج کی تعداد درویشون سے چوگنی تہی - اور اس جگہ اوسکو پچھلے سال سے لیکر اب تک ایکہزار درویشون سے زیادہ کے ساتھ مقابلہ نہین کرنا پڑا - اور یہ ظاہر ہے کہ اس گئی گذری حالت مین بہی خلیفہ تعایشی پچاس ساٹھ ہزار سر بافتہ مردان جنگ آزما کی جمعیت رکہتا ہے - جنکے پاس گو ہتہیار اور سامان جنگ کافی نہون مگر وہ موجونکی پناہ مین اپنی جان و مال اور رنگ و ناموس کے لئے لڑائی کررہے ہونگے - اور ایسے شخصون کے مقابلہ کو لئے مصری فوج پر کبہی اعتماد نہین ہوسکتا -

پرنس ہنری ڈی اورلیان کو اُن مراسلتون کی معاوضہ مین جو اوسنے پچھلے دنون حبش اور مصر سے تحریر کی تہین - پیرس کے اخبار فگارو اور امریکہ کے اخبار نیویارک ہیرلڈ نے ساٹھ ہزار روپیہ نذر کیا +

بالعالی نے محمد صفر آفندی اڈیٹر اخبار الوقت کو جو پچھلے برس اخبار الوقت اور المنیر پر بلکہ معظم کی شان مین نامناسب کلمات لکہنے کے جرم مین مقدمہ بنائے جانے پر بہاگ گیا تہا - صوبہ حرسنہ (واقع ایشیای کوچک) کا ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مقرر کیا ہے +

مولود نبوی کی تقریب پر جو عالیشان مجلس مسجد عباسیہ مین ۱۴ - اگست کو منعقد ہوئی تہی - وہ شان و شوکت مین تمام گذشتہ برسون کی مجالس پر فوقیت لیگئی اور اوسمین دور دراز اقطاع و ممالک کے شیوخ و سادات کرام شامل ہوئے +

اسکندریہ مین ۱۶ - اگست کو ایک طالین مزدور اور ایک بوزفروش مین جہگڑا ہوگیا - ایکدوسرے مصری جو نہایت خوش شکل بلند قامت نوجوان تہا - مصری دوکاندار کی حمایت کی - طالین نے اوسے کچہہ سخت سست کہا - مصری نے اوسکو کمہ رسید کیا - طالین نے غضبناک ہوکر دوکاندار کی چہری اٹہاکر اوسکے پیٹ مین بہونکدی اور وہین سرد ہوگیا - یہ شخص اپنے محلہ مین نہایت ہر دلعزیز تہا - سب کو اسکے قتل سے سخت صدمہ پہونچا - دوسرے دن جنازہ اٹہایا گیا تو اہل محلہ نے موقع واردات پر پہونچکر جنازہ کو رکہدیا اور طالین آبادکارون کے مکانات کو لوٹنا شروع کردیا - تہوڑی دیر مین فوج اور گورنر پہونچگئے اور بلوہ فرو کردیا گیا - دو طالین ایک یونانی اور کئی دیگر اشخاص سخت زخمی ہوئے - ۲۰ مصری گرفتار کئے گئے ہین - مگر طالین قاتل کی نسبت خبر نہین ملی کہ وہ بہی گرفتار ہوا یا نہین

مطبع روز بازار امرتسر مین منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا -

بقیہ فہرست چندہ مجروحین اکریٹی روم بابت ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۵ ہجری از علاقہ کارنظام

حاجی محی الدین حسین صاحب ساکن دروازہ ڈبل پورہ - مولوی سید محمد علی صاحب منصبدار انفنٹری گنج
مولوی سید ابراہیم صاحب ساکن توپ بازار - سید محی الدین صاحب ساکن باغ محی الدین بارناد
سید عبدالقادر صاحب ساکن باغ مذکور - نجیب اللہ صاحب ساکن حسینی الم - مولوی یسین علیخان
صاحب سوم تعلقدار گلبرگہ - میزان مالہ لعہ

معرفت عبدالرزاق صاحب نائب میر منشی گلبرگہ | بانوی محمد عبدالغفار صاحب شرشتہ دار انعام گلبرگہ -

محمد منیرالدین صاحب محافظ دفتر محکمہ انعام - میر محبوب علی صاحب منشی محکمہ انعام - محمد نصرتالدین
صاحب منشی محکمہ مذکور - محمد اسداللہ خانصاحب محکمہ مذکور - قاضی رحمت علی صاحب محکمہ مذکور -
احمد حسین صاحب محکمہ مذکور - گنپٹیراؤ صاحب محکمہ مذکور - محمد عیسے خانصاحب محکمہ مذکور - مسمات
امیرالنساء والدہ عبدالغنی - مسمات شریف النساء مادر امیر علی - فقیر صاحب غیار ساکن گلبرگہ شریف -
قاسم علی خان صاحب منیار ساکن مذکور - احمد صاحب منیار ساکن مذکور - حاجی ہیر صاحب منیار ساکن مذکور
شیخ محمد صاحب وکیل ساکن مذکور - سید علی حسین صاحب وکیل ساکن مذکور - سید حسین صاحب
وکیل درجہ دوم - سید حسین صاحب وکیل - گوبند راؤ صاحب وکیل - مولوی ندیم اللہ صاحب مہتمم
لوکل فنڈ - مولوی سید کریم اللہ صاحب منصرم تحصیلدار - مولوی شریعت اللہ صاحب عامل پٹہ -
سید مخدوم محی الدین صاحب سررشتہ دار - مولوی عبدالرزاق صاحب نائب میر منشی گلبرگہ - مولوی
عبدالغنی صاحب سررشتہ دار مال - جولاہپرشاد صاحب پیشکار - نبی خانصاحب تمباکو فروش - ابراہیم
صاحب غلہ فروش - سید احمد صاحب - عبدالحی صاحب - نلجا پرشاد صاحب صدر خزانہ دار -
بلونت راؤ صاحب - کیشوراؤ صاحب وکیل گلبرگہ - خاصی بیگم صاحبہ بنت مظہر حسین صاحب
محمد صاحب گھڑی ساز ساکن گلبرگہ - غلام محی الدین صاحب منشی محکمہ صوبہ داری - سید محمد صاحب -
محمد یعقوب علی صاحب محافظ دفتر گلبرگہ - عبدالنبی اہلکار رسوم تعلقداری - حافظ محمد امام الدین صاحب
ناظر عدالت - اناجی شام راؤ صاحب - پنچم سنگ صاحب - گوپال راؤ صاحب ضلعدار تعلقداری گلبرگہ
بال کشن کہنڈیراؤ صاحب پیشکار رسوم تعلقداری - متفرق چپراسیان وغیرہ دوم تعلقداری -

میزان ..... ماہ لعہ

موفت نواب سعادت یار خان صاحب | نواب غلام غوث محی الدین خان صاحب - نواب محمد محی الدین خان
صاحب - نواب سید ابراہیم علیخان صاحب - مولوی سید رضوی صاحب وکیل - مولوی خواجہ
محمد حیدر صاحب وکیل - محمد قمرالدین علی خان صاحب فرزند سعادت یار خان صاحب - بخشی امیر علیخان صاحب
مولوی سید محمود صاحب - موسے رضا خان صاحب - فتح محمد صاحب ملازم سعادت یار خان صاحب
محمد سلطان صاحب - فخرو بی زوجہ محمد حسین - میزان ..... ماہ لعہ

معرفت مولوی عبدالقادر صاحب صوبہ دار دریگل | امت الرحمن عمل مولوی عبدالقادر صاحب صوبہ دار دریگل

احمد النسا بنت مولوی عبدالقادر صاحب مذکور - رحمت النسا بنت مولوی صاحب مذکور - محمد اسحاق
ولد مولوی عبدالقادر صاحب مذکور - میزان ..... الف

کمال الدین صاحب ساکن دریچہ بہرہ - مولوی سید ابراہیم علی صاحب - حکیم سید محی الدین صاحب
ساکن منڈی میر عالم - مولوی میر ابوسعید صاحب ڈاکٹر - مولوی اشرف حسین صاحب اتالیق حضور
میزان ..... ہے حالی ماہ کلدار -

معرفت سید امیر الدین صاحب محافظ دفتر محکمہ شمار انعام | مولوی سید نور احمد صاحب سررشتہ دار انعام

شیخ میران دستار بند - امیر الدین صاحب محافظ دفتر محکمہ انعام - سید یعقوب علی چشتی صاحب صیغہ دار رجسٹر
سید نجیب الدین صاحب مددگار محافظ دفتر - محمد اللہ بخش خانصاحب صیغہ دار منصب نویسی - سید یسین صاحب
مددگار صیغہ مرافعہ - محمد وزیر علی صاحب مددگار صیغہ انتظام - سید پیر محمد صاحب مددگار صیغہ انتظامی
جمال محمد صاحب صیغہ دار منصب نویسی - محمد بدیع الدین صاحب مددگار صیغہ ابتدائی - سید حیدر علیخان صاحب

مددگار صیغہ ابتدائی - عبداللہ خانصاحب مددگار صیغہ ابتدائی - سید یعقوب علی صاحب
صیغہ دار صیغہ رجسٹر - اسمعیل صاحب صیغہ دار رجسٹر محکمہ کمشنری - محمد ابراہیم صاحب صیغہ دار رجسٹر -
سید محمد صاحب ملازم صیغہ رجسٹر - سید احمد حسن صاحب نقل نویس - محمد عثمان صاحب صیغہ رجسٹری
محمد قاسم صاحب محافظ دفتر - رام راؤ جی صیغہ دار مرافعہ ثانی - نرسنگراؤ جی اہلکار پیشی محکمہ ڈپٹی کمشنر
محمد قاسم رول کش محکمہ کمشنری - محمد اعظم چپراسی محکمہ مذکور - محمد صاحب چپراسی محکمہ مذکور - محمد منیرالدین
صاحب مختار و ٹبل پورہ - محمد فریدالدین صاحب منصرم پیشی محمد حفیظ الدین صاحب صیغہ دار ابتدائی
محمد حمیدالدین صاحب صیغہ دار کلیات - سید احمد حسینی صاحب صیغہ دار رجسٹر - میزان ماہ لعہ

معرفت سید محمد علی صاحب ساکن ترپ بانار | حسین بی ماما سید علی قادری - سید خواجہ عبدالقادر
صاحب - جناب سید علی صاحب قادری منصرم مہتمم تعمیرات ساکن ترپ بازار ضلع حیدرآباد -
میزان ..... حالی ماہ کلدار

ابوالمسعود غلام محمود صاحب - عبدالغفور خانصاحب مدرس - حکیم محمد یعقوب صاحب -
میزان ہے

معرفت ڈاکٹر ولی محمد صاحب و ماما سیون | محمد میران صاحب عرف دادا کبیر - سید احمد صاحب
روزنامچہ نویس - محمد ولی اللہ صاحب گنتہ دار - محمد مہتاب صاحب موری رجسٹری - مرزا عبداللہ بیگ
صاحب وظیفہ یاب - عبدالرحمن قصاب - فاطمہ بی ماما دلہا صاحب گنتہ دار - شیخ گہڑ دستہ -
شیخ علی مومن - گل خانصاحب ملازم انادرگ کر - مولوی سید یسین صاحب صدر دارو غہ کروڑگری
محمد غیاث الدین صاحب منشی محکمہ مال - محمد ہدایت اللہ خانصاحب منتظم فوج - محمد نواز خانصاحب دیوڑھی
محمد سید شجاع الدین صاحب صدر مدرس - مولوی عبدالرحیم صاحب مددگار اول مدرسہ -
سید شاہ میان صاحب مددگار مدرسہ - سید حیدر صاحب مددگار مدرسہ - حاجی الہی بخش صاحب
چپراسی مدرسہ - محمد عثمان خان صاحب منصرم مددگار - طلباء جماعت سوم فارسی - مسٹر دامودہر
نارائن مددگار - مسٹر بکارام مددگار - مسٹر دتاتری مددگار - شیخ علی مومن چودھری -
امیر خانصاحب سوداگر قصبہ لالتور - شیخ فرید صاحب ملازم کروڑگری - محمد صاحب جوان کوتوالی
زین الدین صاحب سکہ ساز - اسماعیل خان چپراسی محکمہ سوم تعلقداری - مولوی نظیر احمد صاحب
اعرابی انصاری - حافظ البشیر احمد صاحب انصاری - سید نظیر احمد صاحب منشی کورٹ آف وارڈس
مولوی محمد احمد صاحب انصاری - محمد سلیمان صاحب وکیل - مولوی محمد وحیدالدین سوم تعلقدار
میزان .... لہ للہ حالی ماہ کلدار ہے

معرفت محمد عبداللہ صاحب | مولوی سید شفقت حسین صاحب صدر امین کوتوالی -
مرزا یعقوب بیگ ساکن دریچہ بہرہ - میزان سے

معرفت مولوی صلاح الدین صاحب | محمد عبدالباری صاحب منصبدار ساکن شکرگنج -

معرفت مولوی عبدالکریم صاحب تحصیلدار سدی پٹہ | عالیجناب ناصر محمد صاحب مقطعہ دار سدی پٹہ
جناب مولوی ضمانت علی صاحب امین تعلقہ سدی پٹہ - جناب مولوی لعل محمد صاحب وکیل ساکن مذکور -
مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مدرس ساکن مذکور - محمد یعقوب صاحب جمعدار پولیس ساکن مذکور -
مولوی محمد اسماعیل صاحب سررشتہ دار دوم تعلقداری - فقیر محمد صاحب مقدم کوتوالی سدی پٹہ
عبدالرحمن صاحب دفعدار کوتوالی - محمد حسن الدین صاحب میر منشی دوم تعلقداری - عالیجناب
مولوی عبدالکریم صاحب تحصیلدار سدی پٹہ - سید یعقوب علیصاحب اہلکار تحصیل سدی پٹہ
بالمبائی کسٹما ساہوسدی پٹہ - غلام محی الدین صاحب دکھنی - ولی محمد صاحب ملی ترکاپلی -
مسٹر لنگیا محرر امین کوتوالی - محبوب علی صاحب نویسندہ - مسٹر سرسیوان راؤ اہلکار تحصیل
سدنا ساہوسدی پٹہ - ٹیپو غوری صاحب سلحدار - سید مخدوم دفتر نہد - محمد عثمان صاحب
سوداگر - عمر دراز خانصاحب سلحدار - عبدالرحمن صاحب مقدم کوتوالی - شیخ محی الدین چپراسی تحصیل

وادی حلفہ سے بجانب صحرا ۲۷ - اگست تک ۵۵ میل ریلوے لائین تیار ہوگئی تھی اور ابو حمد ستر میل باقی رہگیا تھا - جہانتک اکتوبر کے اخیر تک لائین مکمل ہوجائیگی +

بلگیریا کی پرنس فرڈیننڈ نے بدوران اقامت قسطنطنیہ یلدز بازار کو دسہزار فرینک چندہ عطا کیا بازار مذکور کے لیے جو اشیا ۲۵ - اگست تک موصول ہوئین اونکی جملہ مالیت تیرہ لاکھ ۳۳ ہزار ۱۲۲ قرمش (دو لاکھ روپیہ) تھی +

سمرنا مین دو جرمنی سوداگر ۲۵۰ دونیم یعنی تقریبًا ۵۵ - ایکڑ اراضی خرید کر کے اوسپر چند جرمنی تارکان وطن کو آباد کرنیکا ارادہ رکھتے ہین - جنسے اراضی مذکورہ پر فن زراعت کے جدید ترین علمی طریقون سے مویشی کی پرورش - ہر قسم کے باغات اور انگورونکی کاشت اور مکھن و پنیر تیار کرایا جائیگا +

اطالین کاشتکارونکی ایک جماعت بھی کسی اندرونی ضلع ایشیا کوچک کو نقل وطن کرنا چاہتی ہے +

کل ہندوستان مین ایسی اعلی درجہ کی ریاست جسپر مغل خانوادہ حکمران رہا ہو صرف کمبو کی ایک ریاست ہے - جو صوبہ گجرات مین واقع ہے - بمبئی گزٹ اس ریاست کی نسبت لکھتا ہے - کہ وہ برابر ترقی کے میدان مین آگے - بڑھی چلی جارہی ہے - اور گو اس سال قحط کی وجہ سے محاصل مین بہت کمی ہوئی - پھر بھی خزانہ ریاست کا بقایا جو ابتدای سال مین ۳۱۰۷۰۶ روپیہ تھا - اختتام سال پر ۴۳۱۵۲۴ روپیہ ہوگیا اور امید ہے کہ سن رواں کے اختتام پر ساڑھے پانچ لاکھ سے زیادہ ہوجائیگا - یہ رقم نیلینڈ کمپنی تک ریلوے لائین بنانے پر خرچ کیجائیگی - چار لاکھ روپیہ کے عوض سرکاری منکات خریدے گئے ہین +

بہاگلپور کے مدرسہ اسلامیہ کی نسبت ہمعصر پنجاب آبزرور بڑے افسوس سے لکھتا ہے - کہ موجودہ انتظام کی خرابی سے طلبا کی تعداد چھ سو کی بجائے تین سے بھی کم رہگئی ہے +

سید نثار اللہ مقدی تھانگل وہ کل سامان جو کارخانہ پارچہ بافی کے لئے ضروری ہوتا ہے - کالی کٹ (احاطہ مدراس) سے آئے ہیں - جہان "وہ عثمانیہ پارچہ بافی کمپنی" کے نام سے اسکارخانہ کو قایم کرنا چاہتے ہیں -

صوبہ جات متحدہ امریکہ کے مشہور شہر شکاگو کا ایک متمول سوداگر جسکی شادی کو اب پانچواں برس ہے - ہر سال اپنی بیوی سے نیا نکاح کرتا ہے - پہلی مرتبہ جب نکاح ہوا تو شوہر و زوجہ مین اقرار ہوا تھا - کہ یہہ شادی ایک برس کے لئے قایم رہیگی - اور اگر یکدوسرے مین اتفاق رہا تو پھر تجدید کرلیجایا کریگی - چنانچہ اب تک پانچ دفعہ نکاح ہوچکا ہے - اور ایک کو دوسرے سے کوئی وجہ رنجش کی پیدا نہین ہوئی +

بلجیم کی مجلس بریسٹران نے کل دنیا کے بیرسٹرون کی انٹرنیشنل کانگرس قایم کرنیکی تجویز کی ہے جسکو یورپ کے ہر ایک ملک اور جاپان کے مستند بیرسٹرون نے پسند کیا ہے - یہ مجلس قایم ہوجانے پر ہر ایک ملک کی جوڈیشل حالت - تقرری مجسٹریان اور قانونی معاملات پر بحث کیا کریگی +

ایک روسی ماہر علم کیمیا نے ایسا مرکب ایجاد کیا ہے جو کلوروفارم سے ہزارون گنا زیادہ طاقت رکھتا ہے - روسی گورنمنٹ نے اسکے گولے تیار کرائے ہین کہ جب وہ دشمن کی فوج مین جاکر پھٹین تو اس دوائی کی تاثیر سے کل فوج بیہوش ہوجائے - انگریزی اخبار سرحدی لڑائیون مین اس گولے کے استعمال کی سفارش کرتے ہین +

عساکر قاہرہ عثمانیہ کے مجروح سپاہیونکو بتاریخ ۱۹ - اگست اعلیحضرت امیر المومنین کے روبرو تمغے اور فی سپاہی دو دو پونڈ نقد سلطان المعظم کی جیب خاص سے عطا کئے جانے کی خبر پچھلے ہفتہ کے اخبار مین درج ہوچکی ہے - اور یہ بھی لکھا جاچکا ہے کہ تحسین نے امیر المومنین کی تقریر بہادران ترکی کو سنائی تھی - اب اوس تقریر کا عربی ترجمہ عربی خوان ناظرین کے لئے بجنسہ ذیل مین درج کرتے ہین +

عساکری واولادی الاعزاء

کان املنا المحافظة علی الصلح والسلم وعدم سفك الدماء لکن الیونان ابوا الا التجاوز علی بلادنا فنقضوا العهد فکان فرض عین علینا حفظ حقوقنا وان لا ندعهم یطؤا ارضنا. فاعتمدنا علی الله وشرعنا فی الحرب فالحمد والشکر الله مائة العشرة لقد کنا نحن الغالبین وما ذالك الا بعون الله وعنایته وامداده روحانیة نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم. فما اعظم منة مما ابرزه عساکری فی هذه المحاربة من الغیرة والجسارة وما اکبر افتخاری واخص بالذکر ما ابدوه من الحرکات الحسنة فی المحلات التی دخلوها مظفرین فقد استحسنها الناس اجمعین. وانی ممنون مسعود من ذالك ایضًا. وقد امرت باعمال مدالیه لتکون تذکارا افتخارا للمنفریات التی نلناها فی حرب الیونان هذه وانی اعطی لکل منکم واحدة من هذه المدالیه تحت هذا العلم المزین بکلمة الله تقدیرًا لحق استقامتکم وصداقتکم وشجاعتکم.

کابل کے بازار مین ۶ ستمبر کو سخت آگ لگی - ۱۵۰ دوکانین جل گئین - چار آدمی ضایع ہوئے - اور کئی لاکھ کا سامان تباہ ہوگیا - سر سالسٹر پائین نے آگ بجھانیکے انجنون سے آگ کو بمشکل فرو کیا +

کریٹ مین ترکی فوج پرانی بارکون کی مرمت اور نئی بارکین تعمیر کر رہی ہے +

گورنمنٹ عثمانیہ نے عساکر عثمانیہ مقیمہ تہسلی کے لئے موسم سرما کے پارچات بھی روانہ کردی ہین

موجودہ مہم سوڈان مین صرف مصری فوج (جسکے افسر البتہ اکثر انگریز ہین) سے کام لیا جارہا ہے - اوسنے ابو احمد کی فتح مین کمال شجاعت و دلاوری ظاہر کی ہے - جسپر مدبرین کو یقین ہوگیا تھا کہ فتح سوڈان کے لئے اکیلی مصری فوج ہی کافی ہے - مگر اخبار ٹایمز کا ایک نامہ نگار (جو غالبًا ایک آنریبل کا رجنٹ ہے) اس خیال کی تردید کرکے تحریر کرتا ہے کہ مصری فوج پر بھروسہ کرنا شکستہ سر کنڈے پر تکیہ کرنا ہے - آجتک جسقدر مقابلے ہوئے ہین اونمین حملہ آور فوج کی تعداد درویشون سے چوگنی تھی - اور اس جگہ اوسکو پچھلے سال سے لیکر اب تک ایکہزار درویشون سے زیادہ کے ساتھ مقابلہ نہین کرنا پڑا - اور یہ ظاہر ہے کہ اس گئی گذری حالت مین بھی خلیفہ تعالیشی پچاس ساٹھ ہزار سربافتہ مردان جنگ آزما کی جمعیت رکھتا ہے - جنکے پاس گو ہتھیار اور سامان جنگ کافی نہون مگر وہ موچونکی پناہ مین اپنی جان و مال اور ننگ و ناموس کے لئے لڑائی کر رہے ہونگے - اور ایسے شخصون کے مقابلہ کے لئے مصری فوج پر کبھی اعتماد نہین ہوسکتا -

پرنس ہنری ڈی اورلیان کو اُن مراسلتون کی معاوضہ مین جو اوسنے پچھلے دنون جنبش ادمصری تحریر کی تھین - پیرس کے اخبار فگارو اور امریکہ کے اخبار نیویارک ہیرلڈ نے ساٹھ ہزار روپیہ نذر کیا +

بالعالی نے محمد صفر آفندی اڈیٹر اخبار الوقت کو جو پچھلے برس اخبار الوقت اور المنیر پر لکہ معظمہ کی شان مین نامناسب کلمات لکھنے کے جرم مین مقدمہ بنائے جانے پر ٹرکی کو بھاگ گیا تھا - صوبہ بر سہ (واقع ایشیای کوچک) کا ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مقرر کیا ہے +

مولود نبوی کی تقریب پر جو عالیشان مجلس مسجد عباسیہ مین ۱۴ - اگست کو منعقد ہوئی تھی - وہ شان و شوکت مین تمام گذشتہ برسون کی مجالس پر فوقیت لیگئی اور اسمین دور دراز اقطاع و ممالک کے شیوخ و سادات کرام شامل ہوئے +

اسکندریہ مین ۱۶ - اگست کو ایک طالین مزدور اور ایک تبوز فروش مین جھگڑا ہوگیا - ایکدوسرے مصری جو نہایت خوش شکل بلند قامت نوجوان تھا - مصری دوکاندار کی حمایت کی - اطالین نے اوسے کچھ سخت سست کہا - مصری نے اوسکو مکہ رسید کیا - اطالین نے غضبناک ہوکر دوکاندار کی چھری اٹھاکر اوسکی پیٹ مین بھونکدی اور وہین ڈھیر ہوگیا - یہ شخص اپنی محلہ مین نہایت ہر دلعزیز تھا - سب کو اسکے قتل سے سخت صدمہ پہونچا - دوسرے دن جنازہ اٹھایا گیا تو اہل محلہ نے موقع واردات پر پہونچکر جنازہ کو روکدیا اور اطالین آبادکارون کے مکانات کو لوٹنا شروع کردیا - تھوڑی دیر مین فوج اور گورنر پہونچگئے اور بلوہ فرو کردیا گیا - دو اطالین ایک یونانی اور کئی دیگر اشخاص سخت زخمی ہوئے - ۲۰ مصری گرفتار کئے گئے ہین - مگر اطالین قاتل کی نسبت خبر نہین ملی کہ وہ بھی گرفتار ہوا یا نہین

مطبع روز بازار امرتسر مین منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا -

بقیہ فہرست چندہ مجروحین اکبریٹ روم بابت ۱۵ ربیع الاول ۱۳۱۵ ہجری از علاقہ سرکار نظام

حاجی محی الدین حسین صاحب ساکن دروازہ ڈبل پورہ - مولوی سید محمد علی صاحب منصبدار افضل گنج
مولوی سید ابراہیم صاحب ساکن توپ بازار - سید محی الدین صاحب ساکن باغ محی الدین بارناد
سید عبد القادر صاحب ساکن باغ مذکور - نجیب اللہ صاحب ساکن حسینی الم - مولوی یسین علیخان
صاحب سوم تعلقدار گلبرگہ - میزان مالہ لعہ

معرفت عبد الرزاق صاحب نائب میر منشی گلبرگہ | بانوی محمد عبد القادر صاحب شتردار انعام گلبرگہ -

محمد منیر الدین صاحب محافظ دفتر محکمہ انعام - میر محبوب علی صاحب منشی محکمہ انعام - محمد نصر تالدین
صاحب منشی محکمہ مذکور - محمد اسد اللہ خانصاحب محکمہ مذکور - قاضی رحمت علی صاحب محکمہ مذکور -
احمد حسین صاحب محکمہ مذکور - گنڈیراؤ صاحب محکمہ مذکور - محمد عیسے خانصاحب محکمہ مذکور - سمات
امیر النساء والدہ عبد الغنی - سمات شریف النساء مادر امیر علی - فقیر صاحب منیار ساکن گلبرگہ شریف -
قاسم علی خان صاحب منیار ساکن مذکور - احمد صاحب منیار ساکن مذکور - حاجی پیر صاحب منیار ساکن مذکور
شیخ محمد صاحب وکیل ساکن مذکور - سید علی حسین صاحب وکیل ساکن مذکور - سید حسین صاحب
وکیل درجہ دوم - سید حسین صاحب وکیل - گوبند راؤ صاحب وکیل - مولوی ندیم اللہ صاحب مہتمم
لوکل فنڈ - مولوی سید کریم اللہ صاحب منصرم تحصیلدار - مولوی شریعت اللہ صاحب عامل پٹہ -
سید مخدوم محی الدین صاحب سررشتہ دار - مولوی عبد الرزاق صاحب نائب میر منشی گلبرگہ - مولوی
عبد العزیز صاحب سررشتہ دار مال - جولا پرشاد صاحب پیشکار - نبی خانصاحب تمباکو فروش - ابراہیم
صاحب غلہ فروش - سید احمد صاحب - عبد الحی صاحب - نلجا پرشاد صاحب صدر خزانہ دار -
بلونت راؤ صاحب - کیشو راؤ صاحب وکیل گلبرگہ - خاصی بیگم صاحبہ بنت مظہر حسین صاحب
محمد صاحب گھڑی ساز ساکن گلبرگہ - غلام محی الدین صاحب منشی محکمہ صوبہ داری - سید محمد صاحب -
محمد یعقوب علی صاحب محافظ دفتر گلبرگہ - عبد النبی اہلکار رسوم تعلقداری - حافظ محمد امام الدین صاحب
ناظر عدالت - اناجی شام راؤ صاحب - پنچم سنگ صاحب - گوپال راؤ صاحب ضلعدار تعلقداری گلبرگہ
بال کشن کہنڈیراؤ صاحب پیشکار رسوم تعلقہ داری - متفرق چپراسیان وغیرہ دوم تعلقداری -
میزان ..... مالہ لعہ

معرفت نواب سعادت یار خان صاحب | نواب غلام غوث محی الدین خان صاحب - نواب محمد محی الدین خان
صاحب - نواب سید ابراہیم علیخان صاحب - مولوی سید رضوی صاحب وکیل - مولوی خواجہ
محمد حیدر صاحب وکیل - محمد قمر الدین علی خان صاحب فرزند سعادت یار خان صاحب - بخشی امیر علیخان صاحب
مولوی سید محمود صاحب - موسے رضا خان صاحب - فتح محمد صاحب ملازم سعادت یار خان صاحب
محمد سلطان صاحب - فخر وبی زوجہ محمد حسین - میزان ..... مالہ لعہ

معرفت مولوی عبد القادر صاحب صوبہ دار ورنگل | امت الرحمن بیگم مولوی عبد القادر صاحب صوبہ دار ورنگل

احمد النسا بنت مولوی عبد القادر صاحب مذکور - رحمت النسا بنت مولوی صاحب مذکور - محمد اسحاق
ولد مولوی عبد القادر صاحب مذکور - میزان ..... الـــ

کمال الدین صاحب ساکن دریچہ بہرہ - مولوی سید ابراہیم علی صاحب - حکیم سید محی الدین صاحب
ساکن منڈی میر عالم - مولوی میر ابو سعید صاحب ڈاکٹر - مولوی اشرف حسین صاحب اتالیق حضور
میزان ..... ہے، حالی ماہ، کلدار -

معرفت سید امیر الدین صاحب محافظ دفتر محکمہ کمشنر انعام | مولوی سید نور احمد صاحب سررشتہ دار انعام

شیخ میران دستار بند - امیر الدین صاحب محافظ دفتر کمشنر انعام - سید یعقوب علی چشتی صاحب صیغہ دار رجسٹر
سید نجیب الدین صاحب مددگار محافظ دفتر - محمد اللہ بخش خانصاحب صیغہ دار منصب نویسی - سید یسین صاحب
مددگار صیغہ مرافعہ - محمد وزیر علی صاحب مددگار صیغہ انتظام - سید پیر محمد صاحب مددگار صیغہ انتظامی
جمال محمد صاحب صیغہ دار منصب نویسی - محمد بدیع الدین صاحب مددگار صیغہ ابتدائی - سید حیدر علیصاحب

مددگار صیغہ ابتدائی - عبد اللہ خانصاحب مددگار صیغہ ابتدائی - سید یعقوب علی صاحب
صیغہ دار صیغہ رجسٹر - اسمعیل صاحب صیغہ دار رجسٹر محکمہ کمشنری محمد ابراہیم صاحب صیغہ دار رجسٹر -
سید محمد صاحب ملازم صیغہ رجسٹر - سید احمد حسن صاحب نقل نویس - محمد عثمان صاحب صیغہ رجسٹری
محمد قاسم صاحب محافظ دفتر - رام راؤ جی صیغہ دار مرافعہ دفتر ثانی - نرسنگراؤ جی اہلکار پیشی محکمہ ڈپٹی کمشنر
محمد قاسم رول کش محکمہ کمشنری - محمد اعظم چپراسی محکمہ مذکور - محمد صاحب چپراسی محکمہ مذکور - محمد ضیاء الدین
صاحب مختار ڈبل پورہ - محمد فرید الدین صاحب منصرم پیشی محمد حفیظ الدین صاحب صیغہ دار ابتدائی
محمد حمید الدین صاحب صیغہ دار کلیات - سید احمد حسینی صاحب صیغہ دار رجسٹر - میزان مالہ لعہ

معرفت سید محمد علی صاحب ساکن ترپ بانار | حسین بی ماما سید علی قادری - سید خواجہ عبد القادر
صاحب - جناب سید علی صاحب قادری منصرم مہتمم تعمیرات ساکن ترپ بازار ضلع حیدر آباد -
میزان ..... صہ، حالی ساتہ کلدار

ابو المسعود غلام محمود صاحب - عبد الغفور خانصاحب مدرس - حکیم محمد یعقوب صاحب -
میزان

معرفت ڈاکٹر ولی محمد صاحب و نام سیون | محمد میران صاحب عرف دادا کبیر - سید احمد صاحب
روزنامچہ نویس - محمد ولی اللہ صاحب گنتہ دار - محمد مہتاب صاحب محوری رجسٹری - مرزا عبد اللہ بیگ
صاحب وظیفہ یاب - عبد الرحمن قصاب - فاطمہ بی ماما والد صاحب گنتہ دار - شیخ گہرڈ وسقہ -
شیخ علی مومن - گل خانصاحب ملازم انادرگ کر - مولوی سید یسین صاحب صدر داروغہ کروڑگری
محمد غیاث الدین صاحب منشی محکمہ مال - محمد ہدایت اللہ خانصاحب منتظم فوج - محمد نواز خانصاحب دیوڑھی
محمد سید شجاع الدین صاحب صدر مدرس - مولوی عبد الرحیم صاحب مددگار اول مدرسہ -
سید شاہ میان صاحب مددگار مدرسہ - سید حیدر صاحب مددگار مدرسہ - حاجی الٰہی بخش صاحب
چپراسی مدرسہ - محمد عثمان خان صاحب منصرم مددگار - طلباء جماعت سوم فارسی - مسٹر دامودھر
نارائن مددگار - مسٹر بگارام مددگار - مسٹر دتاتری مددگار - شیخ علی مومن چودھری -
امیر خانصاحب سوداگر قصبہ لاتور - شیخ فرید صاحب ملازم کروڑگری - محمد صاحب جوان کوتوالی
زین الدین صاحب سکہ ساز - اسماعیل خان چپراسی محکمہ سوم تعلقداری - مولوی نظیر احمد صاحب
اعرابی انصاری - حافظ البشیر احمد صاحب انصاری - سید نظیر احمد صاحب منشی کورٹ آف وارڈس
مولوی محمد احمد صاحب انصاری - محمد سلیمان صاحب وکیل - مولوی محمد وحید الدین سوم تعلقدار
میزان .... لہ للہ حالی ۲ کلدار صہ کلدار *

معرفت محمد عبد اللہ صاحب | مولوی سید شفقت حسین صاحب صدر امین کوتوالی -
مرزا یعقوب بیگ ساکن دریچہ بہرہ - میزان سے،

معرفت مولوی صلاح الدین صاحب | محمد عبد الباری صاحب منصبدار ساکن شکر گنج -

معرفت مولوی عبد الکریم صاحب تحصیلدار سدی پٹہ | عالیجناب ناصر محمد صاحب مقطعہ دار سدی پٹہ

جناب مولوی ضمانت علی صاحب امین تعلقہ سدی پٹہ - جناب مولوی لعل محمد صاحب وکیل ساکنہ مذکور -
مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مدرس ساکنہ مذکور - محمد یعقوب صاحب جمعدار پولیس ساکنہ مذکور -
مولوی محمد اسماعیل صاحب سررشتہ دار دوم تعلقداری - فقیر محمد صاحب مقدم کوتوالی سدی پٹہ
عبد الرحمن صاحب دفعدار کوتوالی - محمد حسن الدین صاحب میر منشی دوم تعلقداری - عالیجناب
مولوی عبد الکریم صاحب تحصیلدار سدی پٹہ - سید یعقوب علیصاحب اہلکار تحصیل سدی پٹہ
بالمبائی کسٹما ساہوسدی پٹہ - غلام محی الدین صاحب دکھنی - ولی محمد صاحب تالی ترکاپلی -
مسٹر لنگیا محرر امین کوتوالی - محبوب علی صاحب نویسندہ - مسٹر سر سیوان راؤ اہلکار تحصیل
سدنا ساہوسدی پٹہ - میٹپو غوری صاحب سلحدار - سید مخدوم دفتر بند - محمد عثمان صاحب
سوداگر - عمر دراز خانصاحب سلحدار - عبد الرحمن صاحب مقدم کوتوالی - شیخ محی الدین چپراسی تحصیل

عجیب غریب مراد آبادی پارچہ کی قلمی و سیاہ قلم ظروف

یہ مراد آبادی ظروف ایک عالم مین مشہور ہین جو سادہ اور منقش اور سیاہ قلم ہر قسم کے تیار ہوتے ہین اور ہفت اقلیم مین تحفۃً جاتے ہین انکی صناعی قابل دید ہونیکی وجہ سے مقبول عالم ہوگئے ہین تاجرانہ تہذیب کے اقتضا سے ہر قسم کے اسباب کی فہرستین سو دا گر شایع کرتے ہین مگر انکی ابتک کوئی فہرست نہ تھی۔ عام کی آسانی کیواسطے کہ بذریعہ ریل یا ڈاک خریدسکین یہ فہرست مشتہر کیجاتی ہے۔ بہار سال زر نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوتے ہین۔ خریدار اپنا نام اور پتہ اسٹیشن ریل۔ یا ڈاکخانہ تحریر فرماوین۔ جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ عہ روپے سے زاید کے خریدار کو اسرآنہ فیر ویبل کیشن دیا جاویگا۔ بڑی فرمائش کے ساتھ کسیقدر روپیہ پیشگی آنا چاہئے ٭

نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی	نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی	نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی	نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی	نام برتن	قیمت سادہ	قیمت نقشی
گی پلنگ نہری سیاہ قلم	عدد	۱۰ عدد	اوگالدان حیدرآدی کلان	۸ عدد	۱۲ عدد	حقہ کلان کھڑا	۶	۸ عدد	کلی پتلی کمر کی	فی سیر عدد	۸ عدد	پھولدان یعنی گلدستہ سیاہ قلم	لعہ و صہ	لے
پلنگ گول کلان	۱۰ عدد	عدد	" مجھولہ	۴ عدد	۸ عدد	" مجھولہ	۸ عدد	۱۲ عدد	کلی معہ گڑگڑہ	لعہ	صہ	فی جوڑے ۲	۱۰ عدد	۱۲ عدد
"	۱۰ عدد	۱۲ عدد	" خرد	عہ	۴ عدد	" خرد	عہ	۴ عدد	"	۱۲ عدد	۸ عدد	صراحی فی جوڑہ	عہ و ۴ عدد	۸ عدد
" مجھولا	۱۰ عدد	۱۰ عدد	اوگالدان گہٹیا معمولی کلان	۶ عدد	۸ عدد	فرشی اعلی قسم کلان	لعہ	۸ لعہ	"	۶	۸ عدد	آبخورہ	۶ و ۸ عدد	۱۲ عدد
"	۱۰	۱۰ عدد	" مجھولہ	۳ عدد	۶ عدد	" مجھولہ	۱۲ عدد	۱۲ عدد	کٹورہ بہاولپوری	۱۰	۱۲	بوریام	۱۲ و ۱۲	۱۲ عدد
" خورد	۱۰	۱۰ عدد	" خورد	عہ	۴ عدد	" خرد	۶	۱۰ عدد	۰	۰	۰	مرتبان	۶ و ۸ عدد	۱۲ عدد
خاصدان بڑا ہیا	۶	۸ عدد	"	۸ عدد	۶	فرشی معمولی کلان	عہ	۱۲ عدد	ہتالی اعلے قسم کلان	صہ	۱۰	تہالی سیاہ قلم	۱۰ و ۱۰	۱۰ و ۱۲
" نمبر ۱	صہ	۱۰	"	۸ عدد	۶	" مجھولہ	۱۴	۱۴ عدد	" مجھولہ	لعہ	صہ	شمعدان مور و بچھو	لعہ و ۱۰	۱۲ و ۱۴
" نمبر ۲	لعہ	صہ	" گہٹیا	عہ	۱۲ عدد	" خرد	۱۲	۱۴	" خورد	۱۰	۱۰	گلاس بڑا ہیا ۰۷ - انچہ	۱۲ عدد	۱۴ عدد
" نمبر ۳	۱۰	لعہ	"	۱۲	عہ	"	۱۰	۱۲	"	۶	۸ عدد	" ۶ - انچہ	۱۲	عہ
" نمبر ۴	۶	۸ عدد	پٹاری پاندان اشت پہلو سیاہ	لعہ	۱۰	گلاب پاش اعلی قسم کا	۸ عدد	۶	"	عہ	۱۲ عدد	" ۰۵ - انچہ	۱۰	۱۳
پچی نمبر ۱	۱۰	صہ	"	۱۰	لعہ	"	۱۲ عدد	۱۲	تہالی سیاہ قلم گہٹیا	لعہ	۸ لعہ	" ۰۵ - انچہ	۸	۱۰
نمبر ۲	صہ	۸ عدد	"	۱۰	۱۰	"	عہ	۱۲ عدد	بہنگی کلان	۱۲	عہ	گلاس گہٹیا کلان	۶	۷
نمبر ۳	لعہ	۸ لعہ	"	صہ	۱۰	ڈبیہ پان اعلی قسم	۸ عدد	۶	" مجھولہ	۱۲	۱۴	" مجھولہ	۵	۶
ت ہاتھ دھونیکا	۱۲ عدد	۱۲ عدد	"	لعہ	۸ لعہ	" مجھولہ	عہ	۸ عدد	" خورد	۸	۱۰	" خرد	۴	۵
	۱۰	۱۲ عدد	پٹاری گول	۸ لعہ	۸ لعہ	"	۱۲	عہ	کٹورہ کلان یعنی بادیہ	۱۰	۱۲	صندوقچہ سیاہ قلم	لعہ و صہ	وصہ
	۱۰	۱۰	"	۵ عدد	۸ عدد	"	۸	۱۰	کٹورہ مجھولہ	۶	۸	قلمدان	۱۰ و ۱۰ و	صہ
الدان بڑا ہیا	۱۲ عدد	۱۲ عدد	"	۷	۱۰	پرچ پیالہ	۸ عدد	۱۰	کٹورہ خرد	۴	۶	انگریزی قلمدان	۱۰ و ۱۰ و	۱۰
"	۱۰	لعہ	"	۱۰	۱۰	"	۱۰ عدد و ۱۲	۱۲ عدد و عہ	"	۳	۴	"	ص و لعہ و	۱۰

المشتہر

حاجی محمد عاشق علی سوداگر ظروف مراد آبادی مراد آباد مغتی ٹولہ متصل شفاخانہ مصرانی